

لسان الفقهاء خزية الله تعالى

فمن حافظ جميع دياره من كل شأنا حتى ياب ولا يستريح لها عاكفا على شأن  
عائش بالاعتد مشوق الشها لولي الهادي حضرت صاحبها وبقا من مؤلفي  
مجلد عيشه بالشيء من سبل في الجيد اوسى وادلم تعالى بركته

دیان باران

CHECKED 196

از حسن بی غلام علی شاه صاحب غنی مدینا عید الایوب لها الله و  
که خلفای پیر و سنگ خرام بکراته اند و در حیات پیر حق القاسم و حیدر بابا

بمطبع ساطع بزیور طبع مزین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام  
على رسوله سيد الكونين رسول الثقلين ومصطفى  
صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه وسلم

هو و نوحه جلوسيان اي كنم كا  
كلمتانه كيهي حال عصب كانه كرم

حافظ هي خداوند مجاور و حرم كا  
يوتي نه جلال و جمال جو تيري شان



مومچ عذاباتِ جہنم سے ہرگز  
 لکھو میری تقدیر میں چاہے ہر مشاؤ  
 بختاورد و عالم نہ کیا ہر تجھے کیا  
 کیا خوفیام کہ یہاں یہ فکری  
 مہت پیری کی وہ عنایت ہر خدا کی  
 ہر خانہ دل آج دلا غیرت گلزار  
 میں قطرہ ناچیز ہوں تو بحرِ طافت  
 کس طرح ادا شکر کر امت ہو گدا  
 ہوں گردِ دریا گھیر ہوں پال  
 مجھ کو تیرے برابر کا تصور ہر شبِ رونو  
 تیجانیہ کیا تعبیر کیا دل میں جگر بن

صدقہ ہر دلاسور دین شاہ امم کا  
 مالک تجھے خالق نہ کیا لوح و قلم کا  
 مدحت لکھو تیری نہایتِ دستِ م کا  
 حمال جو ہر احمدِ مرسل کو علم کا  
 ہوتا نہیں بند کبھی فضل و کرم کا  
 گلِ طرفہ کھلا شاہِ بخت تیرے قدم کا  
 ہر طفل ہر ساسا تیرے پاؤں قدم کا  
 پایا نہیں شاہ تیرے لطف و کرم کا  
 مشتاق نہیں دل سیرا گلزارِ ارم کا  
 نقشہ میرے نکھوت میں ہر محرابِ م کا  
 مسکن مجھے تیرا ہر نظر اپنے صنم کا

دل صورتِ نبل ہو گلشنِ پریشان

عالمِ نظر آیا جو تیری لف کرم کا

ہاتھ آئی ہر ایک کی ہر ایک شخص کو دست

منون نہ ہو تیری فیضِ اتم کا

جہاں جو ہو خواہیں نظرِ حافط

تارِ میری تقدیر کا مہتاب چمکا

انکھ نہیں لگا تاہر حبیبِ جگر افکار

مشتاق کیونکر ہو تیری خانِ قدم کا

امَّا بَعْدُ وَهَذِهِ سِلْسِلَةٌ مِنْ مِثَالِنِي فِي الطَّرِيقَةِ

الْحَسَنِيَّةِ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

جب سے عاشق ہو گیا ہو چو چکا چشت کا

دوست و دوستی نہ ہو چو چکا چشت کا

کس طرحِ ظلم مجھ پر ظلم و ظلم کا ہو

کیونکہ میں بھی بنو ہوا چو چکا چشت کا

دل میں زینِ گشتی سو و گدازِ عشقی

نامِ جب سے بسنا ہو چو چکا چشت کا

ظاہر نامِ نامی ہر نفس و زبان

پر میں باطنِ قیام ہو چو چکا چشت کا

نقش پامین بنگیا ہوں جگان چشت کا  
 میں بھی یک ادنیٰ کہ ہوں جگان چشت کا  
 میں تو یک بین ملا ہوں جگان چشت کا  
 وہ غلام با وفا ہوں جگان چشت کا  
 ناظر منظر ہوں جگان چشت کا  
 نام شیریں پر رہا ہوں جگان چشت کا

سایہ ظن ہما کا نقش دست گیا  
 اولیا غوث و قطب پادشہ نور تھیں  
 ہر وہ دوہشت اور در کو جو جاہود  
 مر تر مر تر بھی ٹھوڑے دن کے تھے  
 ہر دکا آئینہ مجاہدین نہو بیعت کے تھے  
 شکل غم غم ہوا بلبل عشر کا شہو

اچھو کہو سب محک و حبیب ذلہ خواہ  
 میں سگ بن گیا ہوں جگان چشت کا

اَللّٰهُمَّ بِحَرَمَتِ سَيِّدِ الْكَوْنِيْنَ رَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ  
 مُحَمَّدٍ مُّصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ  
 وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّم

اثینه خداتما صل علی نبینا

جای سجود عاشقان کج روز عارفان

متصف با صفات هر پیر تو هم ذات هر

عرش سیر لیکر تابش فرشت سیر لیکر تابش

سر و جمله نهایشت پناه اولیا

کوئی ندین هر داد سر کوئی نهی شفیق سر

گهر هر تیر اخدا کا گهر در هر تیر اخدا کا

شافع مدینین هر رحمت عالمین هر

جلوه حق هر بر ملا صل علی نبینا

منظر خاص کبریا صل علی نبینا

عین تجلی خدا صل علی نبینا

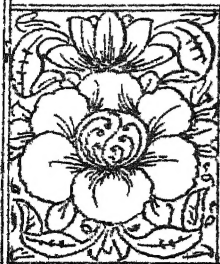
کز تهرین تربیتی صل علی نبینا

خسته دل کنی هر دو اصل علی نبینا

عاصیو نکاتیر هر سوا صل علی نبینا

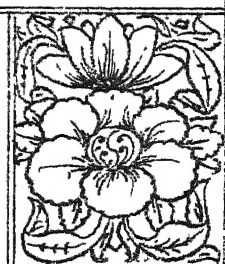
دست تو دست کبریا صل علی نبینا

ذات رسول کبریا صل علی نبینا



هو و یحیی مطهر خشر کور و زیاده

در دبی حبیب صل علی نبینا



دیکه محب کوزرافاطه خیر النساء

چشم ترجم سیر فاطمه خیر النساء

اپنے درگاہ فاطمہ خیر النساء

بنت رسول خدا زوہر شکلات

صاحب قلین کو والد حسنین کے

آسیہ ماجرہ مریم و بلقیس کے

اپنے روضہ میں کے مجاور بنو

اپنے شیر خدا اپنے حسنین میں

مخزن حج دوستی سعد بن حلیم و حیا

اندون سہا ریہون ضعف سہا چاہو

بخش شہادت کو اب کو خداسی کہے

گرچہ بہت ہو گئی پر نہیں تیر سوا

عارفہ و عابدہ فاضلہ و کاملہ

مانگے وہ کس درجہ فاطمہ خیر النساء

دافع رنج و بلا فاطمہ خیر النساء

مالکہ دوسرا فاطمہ خیر النساء

رتبہ تمہارا سوا فاطمہ خیر النساء

ہر یہ مراد عاقلمہ خیر النساء

جاؤں نجف کربلا فاطمہ خیر النساء

خسر و شاہ و گد فاطمہ خیر النساء

کچھ میری دعا فاطمہ خیر النساء

حشر میں تیر سوا فاطمہ خیر النساء

کوئی یہاں میرا فاطمہ خیر النساء

تجھسانہ پیدا ہو فاطمہ خیر النساء



اہل علاق و حجاز کو تیرا عشاق و  
 پنجتن پانک کا صاحب لاک کا  
 صدق خدیجہ کا ہو مجھ کو تصدق عطا  
 بی بی رقیہ کو اور زینب کلثوم کو  
 دو رہون رنج و محن بہر حسین حسن  
 انہیے باقر عیان ہو دو نکات ہما  
 حرمت تصدیق جعفر صادق کے  
 سوسے کاظم امام واسطے ان کو دے  
 عفو ہو میری خطا جاں رضا ہو عطا  
 زود تقی کو لے جلد تقی کو لے  
 اور حسن سکری جہدائی دی گئی بھی

ورد ہر صبح و مسافا طہمہ خیر لہا  
 دیجے تصدق ذرا فاطمہ خیر لہا  
 تاکہ ہو صدق و صفا فاطمہ خیر لہا  
 واسطے مجھ کو بچا فاطمہ خیر لہا  
 وپے زین لہا فاطمہ خیر لہا  
 منظر راز خفا فاطمہ خیر لہا  
 درد و الم سے بچا فاطمہ خیر لہا  
 منظر دل ہو صفا فاطمہ خیر لہا  
 بھر امام رضا فاطمہ خیر لہا  
 ہو میری حاجت فاطمہ خیر لہا  
 مجھ پر کرم ہو سدا فاطمہ خیر لہا

مجھ کو ہو عشق خدا فاطمہ خیر لہا

خیر سے ہو خاتمہ بھرنی فاطمہ

عاجز و کمین چہیت ہے کہ در کاغذ

جائے کہاں سید فاطمہ خیر لہا

الہی مجرمتِ مَدینۃ العِلْمِ وَالْمُطَالَبِ  
امام المشارق والمغربا میر المومنین علی ابن ابی طالب  
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

مالکِ کون مکان ہو یا علی یا علیا

حاجی رہا نہ گاہی ہو یا علی یا علیا

مصطفیٰ گمراہی ہو یا علی یا علیا

رہنما و گمراہی ہو یا علی یا علیا

فیض بخش قدسیاں ہو یا علی یا علیا

بادشاہِ انور جاہی ہو یا علی یا علیا

شاہِ مردانِ مرتضیٰ شگلکشایر خدایا

لا اِلهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰہُ اَلْاَعْلٰی اَلْاَسْفٰی وَ اَلْاَوَّلٰی

شمعِ ایوانِ ایتِ آفتابِ انما

ذاتِ اقدس کا تہین انسانِ جبریل طہ

مخزنِ ارالامانِ یاعلیٰ یایلیا

تاجِ بخشِ صوفیانِ یاعلیٰ یایلیا

چارُ بیِ رُگانِ یاعلیٰ یایلیا

احمدِ مرسلِ کجیِ جانِ یاعلیٰ یایلیا

مرشدِ کلِ چشتیانِ یاعلیٰ یایلیا

رہنمایِ سالکانِ یاعلیٰ یایلیا

وقفِ روینہاںِ یاعلیٰ یایلیا

اپسیرِ حرزِ جانِ یاعلیٰ یایلیا

سعدِ لطائفِ طلقِ مطلعِ انوارِ حق

پایِ ہر خرقہ کوئی کوئی کلاہِ خسروی

حاملِ بابرِ امانتِ والیِ ملکِ دلا

جسمِ جسی تمھارے حق میں حضرت کہا

اگر دسویں فخری نظامِ حفظ

اولیا غوثِ قطبِ نبی بنِ اسدِ بیا

کچھ زبان سے عرض کر نیکی محجرت

ہر حکمِ سیری حفاظتِ کونہ کر دوسرا



اس جلیبِ خستہ کی لہو نیگِ مخمخِ خیر

شافعِ کلِ عاصیانِ یاعلیٰ یایلیا



الہی مجرمتِ سیدِ شبابِ اہلِ الجنۃِ غریق

بحر عشق و بلا مولانا امام ابی عبد الله  
الحسین شهید کربلا رضی الله تعالی عنه

روز محشر هر آج و اویدا

شاه مضطرب هر آج و اویدا

سخت مضطرب هر آج و اویدا

غم اکبر هر آج و اویدا

روقی مادر هر آج و اویدا

آل الحضر هر آج و اویدا

کون همسر هر آج و اویدا

خون مین تر هر آج و اویدا

بے برادر هر آج و اویدا

غم سرور هر آج و اویدا

قتل اکبر هر آج و اویدا

دل نبی و علی و زهرا

غم صغیرین هر صغیر کا

دیکھ کر لاشه علی صغیر

در دین مبتلا پریشان حال

بی بیان کس طرح مدینه جان

خاص عیسا رسول خدا

کیا کہون حال حضرت زینب

دشتِ غربتین دیکھو بڑا چادر  
 طالمونکا طرفہ حضرت کے  
 خاک و خونین شہید میر پور  
 تشنہ جانِ ادہ دشتِ کربل  
 جو کہ رہتا تھا دوشِ احمد پر  
 جاے حیرت کہ بوسہ گاہِ نبی  
 سرورِ اولیا کا نیزے پر  
 خشک لبثہ تر دہنِ بکیر  
 خونکی بارشِ زمینِ باران  
 ماتم شہِ مین شہرِ بانوٹے  
 ساتھ لے اپنے لشکرِ جنات

بنتِ حیدر ہے آج واویلا  
 سینہ چھوڑ کر آج واویلا  
 علی اکبر ہے آج واویلا  
 ابنِ حیدر ہے آج واویلا  
 تہِ خنجر ہے آج واویلا  
 خون سے تر ہے آج واویلا  
 سرِ اطہر ہے آج واویلا  
 شاہِ کوثر ہے آج واویلا  
 آسمان پر ہے آج واویلا  
 زار و مضطر ہے آج واویلا  
 آیا زعفران ہے آج واویلا



خاک بستر ہے آج واویلا

خود پیمبر ہے آج واویلا

نہیں حیدر ہے آج واویلا

کہتی مادر ہے آج واویلا

کیا یہ محشر ہے آج واویلا

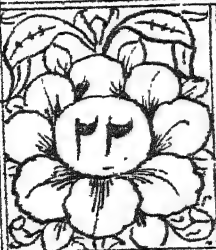
بسکے حقین ہے آیت تطہیر

گرد آلودہ و برہنہ سر

فاطمہ پاس ہے نہ نانا جان

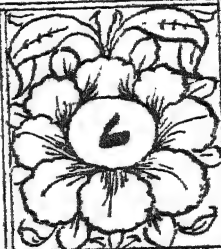
خاتمہ نچتن کا ختم ہوا

آج بے گور و بے کفن چھین



تن سے حضرت کے ای جلیب جدا

سر انور ہے آج واویلا



الہی بھرت بہترین اہل زمین واقف

ابراہیم و قضا امام ضامن حضرت ابی الحسن

علی الرضا رضوان اللہ تعالیٰ عنہ

کہاؤں جای بھلایا علی امام رضا

تمہارے درگاہ کیا علی امام رضا

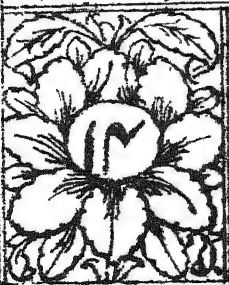
جہاں میں آپ سوایا علی امام رضا  
 بچا لو بچتین پائے کہ تصدق سے  
 تمھاری نام سگر تا ہو سنبھلتا ہے  
 جہاں میں میرا نگار ہر نہ ماس کے  
 ملا کر دن تپوری میں خالک مشہد کی  
 مجھے تو دور و دالم رنج و غم نکھیرا ہے  
 خبر لو جلد میری مجھ پیہ سخت ہر مشکل  
 ہمارے دل کی مرادیں تمام صاف ہو  
 گناہ گار و نکو بھر خدا بچا لیجے  
 کھیلنے کے تاخیر امید سگر دے  
 ہماری ہاتھ چرب عاصیوں نے تو کیا

نہیں ہر کوئی میرا علی امام رضا  
 ہر مجھ پیہ سخت بلایا علی امام رضا  
 ضعیف کے ہو عصایا علی امام رضا  
 درجناب سوایا علی امام رضا  
 ہر دردِ دل کی دوا یا علی امام رضا  
 کرم کر و بخدا یا علی امام رضا  
 ہو سب کے عقد کشایا علی امام رضا  
 طفیل آلِ عبا یا علی امام رضا  
 خدا سے ملکر ذرا یا علی امام رضا  
 ادھر بھی چشم ہو دایا علی امام رضا  
 وہ سب کے لیجے یا علی امام رضا

ہمارا سلسلہ جاری رہتا تھا  
 کبھی تو خواجہ تشریف لائے  
 نجات پائے سفینہ اوس کا کھونا  
 گناہگار یہ ہے کہ تلو گھیریں گے  
 کرینگے عرض کہ امت نبی کی حاضر  
 غریب عاجز و سبکین خوار و زاریو  
 حساب ملت لاد سے نواسا ہوں  
 اچھی نزع میں اور گور میں قیامت  
 خود آتے ہیں سکی مدد کو سہا

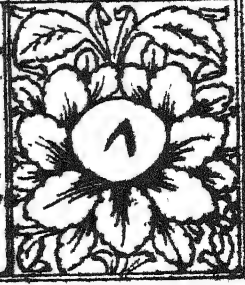
ق

بحق شیر خدا یا علی امام رضا  
 جمال پاک کھایا علی امام رضا  
 ادب سے جسے کہایا علی امام رضا  
 براہِ عفو خطایا علی امام رضا  
 خدا کے سامنے جایا علی امام رضا  
 بڑا ہوں یا ہوں بھلایا علی امام رضا  
 اب اور در نہ پھرایا علی امام رضا  
 کہوں زبان سے سدایا علی امام رضا  
 کہ جسے دل سے پڑایا علی امام رضا



صیب تہ کو تم اپنے بخشو تہ

خدا سے روزِ جزا یا علی امام رضا



مین تیر مردگار گداهون یا علی موسی رضا

طالب خداهون یا علی موسی رضا

اتجھین لازم کرنا حال پر میر گرم

دستگیری کچھ جلدی خدا کیو اسطے

گھر ہی بیت من روز تیر اور اشفا

خاک مال مال ہر اشک نہ بہت میری

خیر کچھ ملجا تیر مرد سہ یا ابن علی

عاجزی فوط غیری سبکی کو حال من

اندون سکے سو کچھ سو جتا جگہ نہیز

دوست سب دشمن ہو اپنی پر اڑ ہو گئے

بوسنجا اس کے مین اسنہل سکتا

نام تیر مرد گداهون یا علی موسی رضا

نام لیو اپکا ہون یا علی موسی رضا

سخت کھل مین پھنسا ہون یا علی موسی رضا

سسر بیدیت پاہون یا علی موسی رضا

خاک کہتی ہر دوا ہون یا علی موسی رضا

مین سحاب کیمیا ہون یا علی موسی رضا

مین بھکاری مانگتا ہون یا علی موسی رضا

نام تیر اڑ رہا ہون یا علی موسی رضا

دبدم مین کھتا ہون یا علی موسی رضا

اسنو کو دیکھتا ہون یا علی موسی رضا

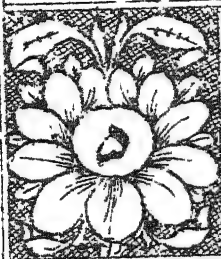
اندون بیدیت پاہون یا علی موسی رضا

المدیامظہرقیاضالممد

بج و غم میں مبتلا ہوں یا علی موسیٰ رضا

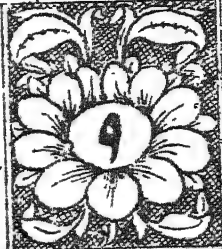
تھام لو مجھ کو حسین ابن علیؑ کی سٹ

ضعف میں گریں رہا ہوں یا علی موسیٰ رضا



میں تو ہوں عاجز خلیل اور آپ ہیں میرے طیب

تندرستی چاہتا ہوں یا علی موسیٰ رضا



نور عین ظہور ہے میرا

قصر دل کوہ طور ہے میرا

یچھ ہی عین شعور ہے میرا

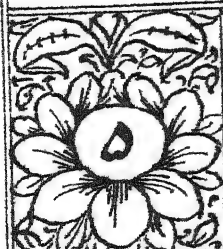
خواب غفلت حضور ہے میرا

ہر طرف خاص نور ہے میرا

دمبدم ہوتی ہر تجلی حق

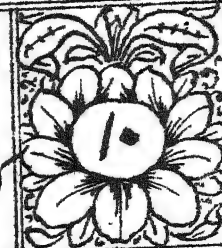
وہ ہی الان ہر کماکان

بیخودی خود سر عین دانش ہے



دمبدم پاس ہو وہ اپنی خلیل

کب صنم مجھ سے دور ہے میرا



نزع میں ہو دھیان اور دگر گاہ

لے چلے تو شہنم اپنی راہ کا



ہو خدا سایہ رسول اللہ کا

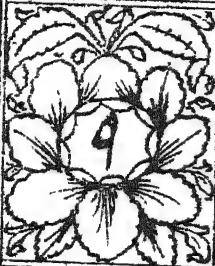
مدعا پورا ہو حاجت خواہ کا

سے بھر دسا آگہی درگاہ کا

جانکنی میں قبر میں اور حشر میں

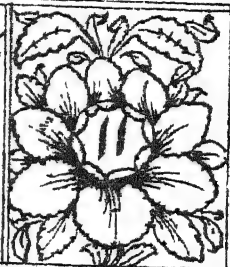
رحم بر من یا شفیع الذین

حافظ ہر دو جہان لار دین



آرزوے وصل ہزار صلیب

یا آگہی ہو وصال اوس ماہ کا



رستہ لے خرد تو اپنے گھر کا

شفتہ پھسکہ ہر کہہ کا

سب کو دہو کا ہوا قبر کا

لایا ہوں یہ خط اوسی پسند کا

رکھنا نہ خیال اپنے سر کا

کب خوف کرے وہ شور و شر کا

آیا ہے خیال اوسکے در کا

جسکو کہ دکھائیں تمنے نفین

آیا جو وہ مہر شب لب بام

اوس مہر قاسے کہیوقاصد

جسے کہ وصال کی ہوس میں

جو نوش کرے شرابِ وحدت

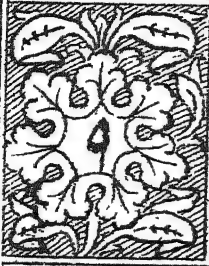
ق

دل میں تو خیال ہر سحر کا

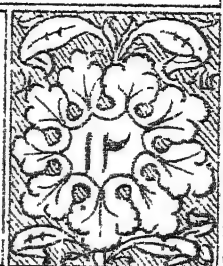
یہاں آنکھ کھلی دھان وہ سر کا

کیا فائدہ تجھ سے اس شبِ وصل

شبِ مرغِ سحر نے سر کی آواز



عالم ہر فلکِ حافظِ دین  
بیچارہ حبیب ہر کدھر کا



الہی مجرمتِ شیخ المشایخ خواجہ امین الدین  
ابی ہبیرۃ البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سگِ بنگیا ہونہیں امین الدین بصری کا

کہ سو جانِ فدا ہونہیں امین الدین بصری کا

کہ لہو مبتلا ہونہیں امین الدین بصری کا

کہ ادنیٰ لگاہ ہونہیں امین الدین بصری کا

فقیرِ بانو ہونہیں امین الدین بصری کا

دلا عاشق ہو نہوں امین الدین بصری کا

یہاں حلقِ بان ہر محبتِ نکلی ایمان

میں عاشقِ نامِ پر تو کمرِ قریبِ بان کا دم پران

نہ مطلبِ سلطنت ہے نہ خوشنماںِ بستان

میرے شکلِ امین ہر نعمتِ الٰہی بصری کا

براہوں یا بھلاہوں میں اللہ میں بصری کا

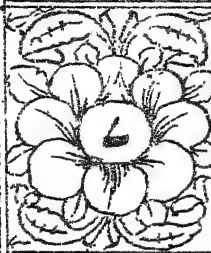
کہ پروانہ ہوا ہوں میں اللہ میں بصری کا

تو دیوانہ بنا ہوں میں اللہ میں بصری کا

کسی کو میری کیا پروا کی محجھ کو کیا پروا

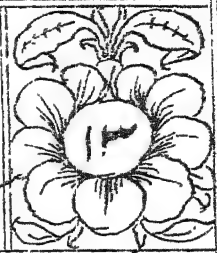
ہو اوکو شمع کا ایک عالم دل سے پروا

فدا ہوں نام پر خواہ سید اللہ میں جنت کے



جیسا خونی محشر خلوت دل میں نہیں مطلق

کہ باغ عاشق ہوا ہوں میں اللہ میں بصری کا



سنبھل ہوا سائبان میری لوح قرار کا

تا گفتنی ہو حال دل بقتل قرار کا

لیوے نہ نام شبر کویت قرار کا

بار دگر نصیب ہو موسم بہار کا

کھسکا رہا مے بھی کسی بقیہ قرار کا

عالم ہر سایہ دار تیرے پردہ دار کا

دل مبتلا ہو طرہ چپان یار کا

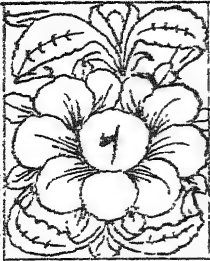
کیا ہم بیان کرین غم بھران یار کا

ہم ہیں ہ بادہ نوش کہ کیجر عہ جو ہے

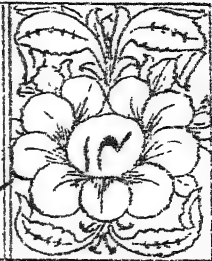
رکھتے ہیں رز و چمنستان ہرین

یار نہ بھول جائیں کبھی دوسری ہم

پاتے ہیں فیض سب درد و کت یار کے



حامی بین حکم حافظ دارین امر حبیب



کیا اوسکو خوف گردش لیں ونہا کا

سب نے دیکھ کر سے کہا محمد دریشان

کاشی جبر صغیر میں میرا ارمان نکلا

دعای ایکاجونکا تو پریشا نکلا

جس گھڑی منٹھ سے میری نام سلیمان

کفن اس کشتہ کا شاید میرا دامان بچا

شب جو وہ ماہِ نقابِ سرِ ایوانِ بخت

روتے روتے جوگی اٹھ سو وہ آن ملا

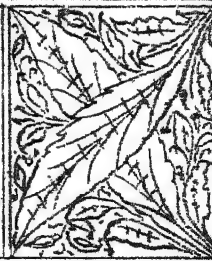
دل ہو بیتا ابھی تک شبِ غم کی ہے

جن انسان ملک سبکو مستخر پایا

ہو کے انجان جنازہ کہہا جاتا ہے



قبر سے تا بقیامت یہ کفایت ہر حبیب



مرنے دھن سے جو یا حافظہ دوران

الهي مجرمت شيخ المشايخ رحمة للعالمين

مَجْبُورُ الْإِسْلَامِ الْمَشَائِخِ مُحَمَّدٌ تَوَاجَدَ نِظَامُ الْحَقِّ الدِّينِ

مُحَمَّدًا بِسَيِّدٍ أَحَدٍ بَدَا يُؤْنِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ



یا حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الہی شاہنشا



ہوں بحرِ خودی کے طوفان میں کشتی کو میری آبِ پارِ گما



ہمدم ہر نہیں غمخوار نہیں اس وقت میں کوئی یا نہیں



اب تیرے سوا اب تیرے سوا محبوبِ خدا محبوبِ خدا



گو ہوں میں بُرا گو ہوں میں بُرا کب ہوں میں کب ہوں نہیں بھلا



پر ہوں میں تیرا پر ہوں میں تیرا اس کے در میں جاؤں کو نسی جا



انعام بھی ہو اگر ارم بھی ہو ملنے کا کبھی پیغام بھی ہو



ساقی ہو سب ہو جام بھی ہو تادل کو ملے آرامِ ذرا

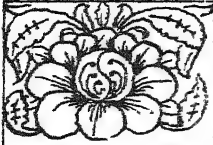


مان رہے تیرے میں آیا ہوں یہ بدِ شرافتِ محشرِ شرف

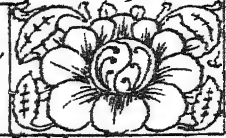


اب جا کے کہاں اب جا کہاں اس کے درِ سوا اس کے درِ سوا





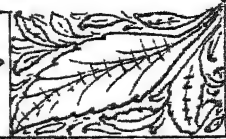
ہی نقلِ حضر سے یہ پیدا جب کہ ہو پیدا یہ فلک



تسا نہ کوئی پیدا ہی ہوا تسا نہ کوئی ہو گا پیدا



روضہ پیرے جو آتا ہے وہ دلی مرادین پاتا ہے



محبوب الہ محبوب الہ دیدار تو اپنا مجھو دکھا



صدقہ سے فرید الحق دین کے حاصل ہون مقاصد سب



بیچارہ جلیبِ غمگین کے از بھر خدا از بھر خدا

کر سفر اپنے وطنیج ہم بیت اللہ کا

عاشقانِ جھگو کیسا عشق ہم اللہ کا

ہاتھ سے من چھوڑ اس مرشدِ گاہ کا

تاکہ حاصل ہو تجھ رتبہ فنا فی اللہ کا

یہ صفات اللہ دیکھو عکس ہر اوست کا

جو تجھے منظور ہو جا ناگر اس کی راگ

سیرِ وحدت کر رہیں کثرتِ بہو ہم

پیر نامنطور ہو دریا وحدت میں اگر

محو کر دی تو خودی اپنی خدا کی ذات

ذاتِ وہ ہرگز نہیں اس کی مغایر بھی نہیں

دیکھ تو ہر قدم پر نقش ہر اللہ کا

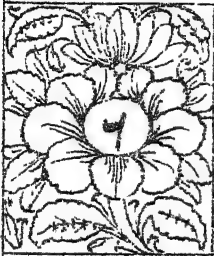
ہر بہت شکل نکند دل سے تیرا کجا

نام لے ہر گز نہ تو اب راہ او گمراہ کا

شرح جہت میں جلوہ گر ہو کوئی عالمین

بے عیانت بزم مرشد آن برآ

اوس جو در خاص سہو ظاہر ہو سہار جو



پہلے سبکی نفی کر پھر بھول اپنے کو حبیب

فائدہ اوس دم کر گیا متشالا اللہ کا



خضر بن راستا نہیں ملتا

عاشقی کا مزا نہیں ملتا

بے مر کے خدا نہیں ملتا

ولے غفلت دلا نہیں ملتا

اب کوئی دوسرا نہیں ملتا

پیر بن مدعا نہیں ملتا

جب تلمک لیے نہ سر پہ بناوی

یہ میرے رہنما کا اہم ارشاد

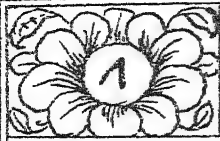
ہے موصوف ہر صفت میں نام

سیر دوسرا میں دیکھ سکا

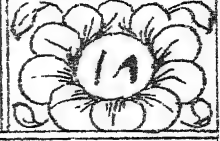


میں خود اپنے کو ڈھونڈتا ہوں حبیب



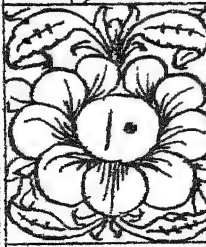


# محکم میرا تپا نہیں ملت



مجھے دے پیرِ مغان بھر کر جامِ توستہ کا  
 ذرا خوشی سے سناتے پیامِ توستہ کا  
 بچھا دیا ہے وہ صیادِ دامِ توستہ کا  
 و خیفہ دل سے ہر صبح و شامِ توستہ کا  
 جہاں ہے خواجہ سلیمانِ نامِ توستہ کا  
 ہزارِ پختہ سے بہتر ہے خامِ توستہ کا  
 پیاجو ساقی کو ہاتھ نہی جامِ توستہ کا

ہزارِ شکر کہ میں ہوں غلامِ توستہ کا  
 خدا کی واسطے اے قاصدِ صبارِ قتا  
 ہزاروںِ طائرِ دل کیوں نہی اسٹین آں پھسین  
 زیبا ہے نامِ سلیمان ہونگے میں تصویر  
 خدا نصیب ہے اقدارِ ہمیں اسکی  
 کروڑ زائدِ خلوت نشین سے فضل ہے  
 ابھی تنگ میری سر میں خمارِ باقی ہے



# پتا ہمارا نیو چھو بیٹھ سب پہ ظاہر ہے حبیبِ بندہ حاکمِ غلامِ توستہ کا

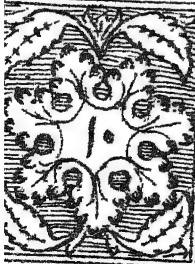


حسنِ خدا داد دکھا کر گیا

کون مجھے آج جگا کر گیا

نقش قدم ہو گئے ویاں سیکڑن  
دیکھو تو عالم کو بتِ نازنین  
کسکی تھی بھیاں کہ قاتلِ نواج  
چونک میں بیدار ہوا خواب سے  
دور میں سرد ملین ہر ایک سرو  
طائر دل کو میری صیاد نے  
خلمِ دستم سہا نہ لکھا کہین  
کیون ٹھون فرما دہ شیریں ادا

چلتے ہی چلتے جواد اگر گیا  
ایک کرشمے میں فدا کر گیا  
بیٹھے ہوئے آنکھ لڑا کر گیا  
سینے سے اوسنے جو لگا کر گیا  
جب سے محرمِ حسن پلا کر گیا  
دام میں الفت کے پھنسا کر گیا  
آپ ہنسا ہمسکورد لا کر گیا  
شربتِ دیدار پلا کر گیا



ذوق سے اب مست ہو ہوں حلیب

جامِ محبت جو پلا کر گیا



ہوا بر باد نہ فرزانہ بنا

عشق میں تیرے جو دیوانہ بنا

اپنے اوپر مجھے پر دانہ بنا

کون بیٹھا ہر یہ مستانہ بنا

دل زاہد میں بھی مینا نہ بنا

انگٹھ سے نکلا تو دردانہ بنا

حالتِ عشق میں دیوانہ بنا

کعبہ دل کو تو بتانہ بنا

راہ میں عشق کے مردانہ بنا

کوچہ یار میں آخانہ بنا

شمع روئے سخن محفل میں فرا

ہو کے انجان کہا جانا رہے

شورِ شیریں ہر کس مست کا آج

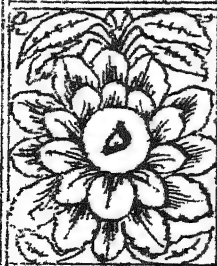
عشقیں اوس رُردن کے جو شک

دیکھ حالتِ سیری کہتی ہر جانا

تب مسلمان کہو لگا تجھ کو

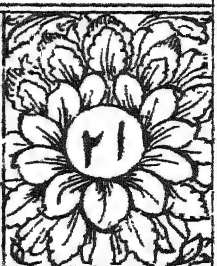
الفتِ بت میں جو جاننا رہا

خانانِ خویش برادر سب چھوٹ



اپنے حافظ پر حبیبِ نالان

واہ کیا نہ ب تو دیوانہ بنا

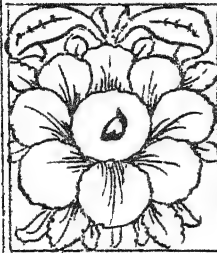


کہیں دامت کہیں عذرا دیکھا

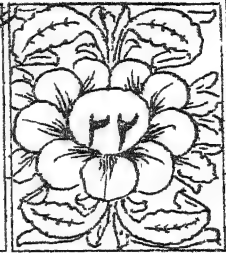
جلوہ یار میں کیا کیا دیکھا

اوسکو ہم کسوت لیسے دیکھا  
اوسکو نہر رشتہ میں یکساں دیکھا  
طرفہ ہر قطرہ میں زیاد دیکھا

پھن آیا تھا جو مجنوں کا لباس  
ہر تعین میں نیا اوسکا لباس  
ہمنے ہر ذرہ میں دیکھا خوشید

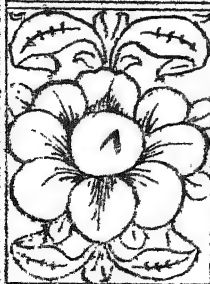


کج مخفی میں نہاں تھا جو حبیب  
دامِ ناسوت میں آگیا دیکھا

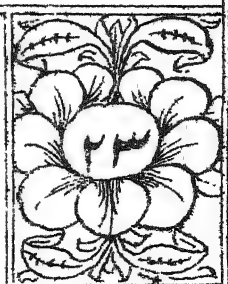


تاکہ کو چھین تیر ہوئے ٹھکانا پنا  
کوئے دلدار میں ہمنے کیا خانہ پنا  
کر دیا تیر ملامت کا نشانہ پنا  
کوئی جابے نہیں آبِ دانہ پنا

ای پری جلد بنا مجھ کو دیوانہ پنا  
خانہ آباد ہے آپکا ای حضرت عشق  
شست باندھیں ادھر سا قیاسِ جان  
رزقِ رزقہ دہ اکو ملا جنت میں

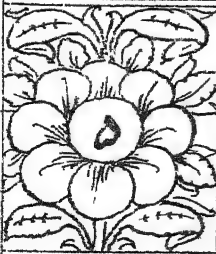


یاسے سمت کھڑی ہو کر پڑی ہنسنے  
ای حبیب آج ہر مقبول دکانہ پنا

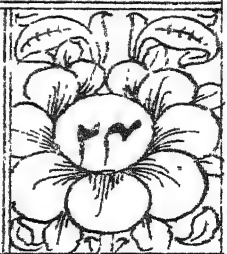


نہین کوئی ہمت محمد علی کا  
 ہر دلو بھڑ سہا محمد علی کا  
 ملے کچھ تو سایا محمد علی کا  
 ہوا سر میں سودا محمد علی کا  
 ہوں عاشق خدا محمد علی کا  
 ہر فیضان سارا محمد علی کا  
 ہر عالم میں چرچا محمد علی کا

ہر ہر جاے جلوہ محمد علی کا  
 گنگا رہوں کیا لٹھ سہر ہر پردا  
 میری لاش کو خیر آبادین  
 کیوں نف ساهوں پ نشان بکسر  
 تودی دور ہو خود وہ ہو جلوہ فرما  
 جو ہر نظر چشمین نور مطلق  
 دے نانا دانے خود نام اپنا



حبیبِ نواسا ز در پردہ ہر دم  
 ہر شیدا و رسوا محمد علی کا



ننلا کوئی جگہ اور ٹھکانہ اپنا  
 پھر تو آیا نہ نظر کوئی بیگانہ اپنا

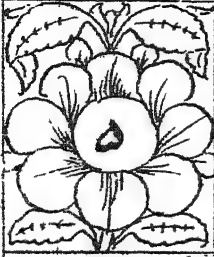
یارِ زجبے کھایا ہمین خاتہ اپنا  
 جب کھلی اپنی تین نشان انا اللہ کی

آپ خود ہو گیا کس درجہ دیوانہ اپنا

خود بخود ہو گیا صاحب خانہ اپنا

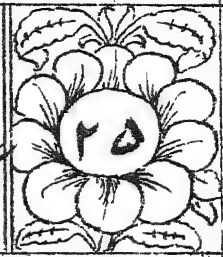
شیخ منصور انصاری کی صد کرنا لگا

جب گھلی قلب حقیقی کی حقیقت ہو



اپنی حافظہ کر تصدق حبیب نادان

ملک گویا ہر مقصود کا دانہ اپنا



مثل مجنون مزاج ہر اپنا

رمز الفقر تاج ہر اپنا

یار پہلو میں آج ہر اپنا

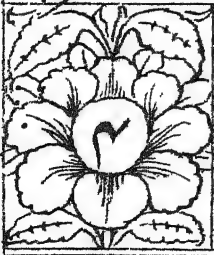
ہندو میں اب تو راج ہر اپنا

عشق لیے رواج ہر اپنا

کیا کریں تخت تاج شاہی کو

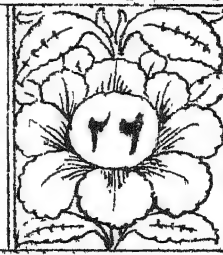
ہر طرف جسکو دھونڈتے تھو گل

شاہ اجمل کے تصدق سے



حسن میں ہر حبیب لاثانی

درد بھی لا علاج ہے اپنا

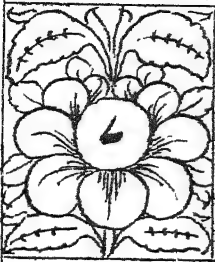


جان گدازی سرور ہر اپنا

عشق بازی غرور ہر اپنا

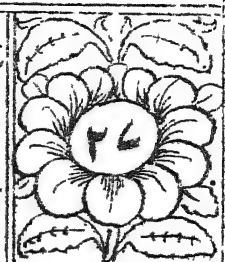


میرا پینام کون بھنچا کر	تاسہ بر مجھ سے دور ہے میرا
ہر گہا حافطہ دو عالم کا	بادشاہ ہی حضور ہے میرا



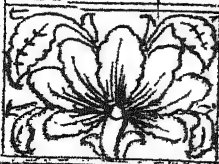
نثر یہ اپنے حبیب کا جلوہ

بیکھ جو آنکھوں میں نور ہے میرا

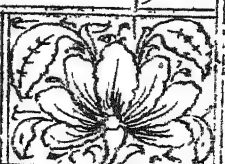


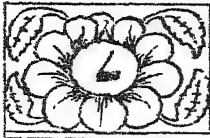
نرنا کوئی زمانہ میں خیر اپنا  
 دل ہوا دامِ محبت میں گرفتار اپنا  
 موحباً صل علی احمد مختار اپنا  
 ورنہ شہرک سے بھی نزدیک ہو دل پار اپنا  
 دیکھو کون کھڑا ہے پس دیوار اپنا  
 دل وحشی کو کیا دم میں گرفتار اپنا

کیا کروں کس سے کہوں حالِ دل اپنا  
 شکر کی بجائے ہوں مردِ الطافِ خدا  
 انبیا اور اوالعزم یہ کہتا ہوں  
 اپنی ہستی کو سو کوئی نہیں پہچان  
 بھوکے انجان قلیب سے کہتا ہوں  
 چشم بد دور وہ چہ تون ہو عجب باز بھری

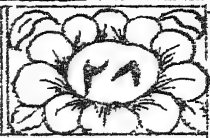


نہ حبیب اپنا کوئی ہر نہ کوئی اپنا حبیب





ہاں مگر ایک ہی بس حافظِ دیندار اپنا



ضعف سے مرض کہیں پیدا ہوا

اوس جگہ تازہ چمن پیدا ہوا

اوس جگہ تازہ ذوق پیدا ہوا

کچھ عجائب انجمن پیدا ہوا

کس لئے پھر ماؤ میں پیدا ہوا

مرتے دم رنگِ حسن پیدا ہوا

عشق میں دیوانہ پن پیدا ہوا

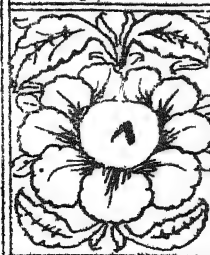
جس زمین پر پاؤں اوس گل بکھا

چاہِ یوسف میں گرا ہی جو کوئی

خلوتِ دل میں جو دیکھا غور کر

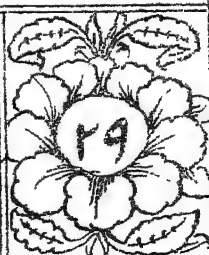
اپنی ہستی کے سوا کچھ کھتی تھا

عشقِ اہلبیت میں ایسے ہے



دھونڈتا جس گل کو پھرتا تھا حبیب

شَرِ حق وہ گلبِ ن پیدا ہوا



ہو مطلوبِ حاصل مرادِ دلی کا

ہو اہونِ غبارِ بے مہ کی گلی کا

یہ ہر اصلِ مطلبِ حبیبِ علی کا

یہ کرمِ ذرہ کو بیضا بنایا

ہوں بیکل کلی دلی کملار ہی ہر

عجب کیا ہی ہو خاک پر تو ترابی

غفیرت سمجھ لے حیاتِ دورو

بلا کو بلا مہ کو مہ بنے نجانا

تو دہو ماتھ آبِ حیات بقا

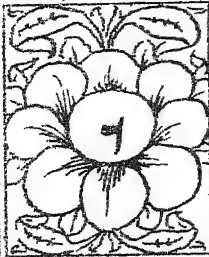
ہو کل دلو کیوں قت ہی بیکل کا

یہ ذرہ ہی برباد مہ علی کا

یہ موقع نہیں ہر دلا کا ہلی کا

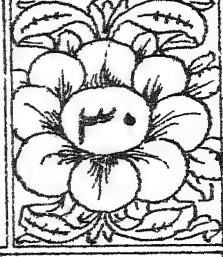
ہمیں درد ہی جب سنا د علی کا

ہو خضر بقا وقت ہی عاقلی کا



حبیبِ علی ہے غلامِ کمینہ

محمد علی کا محبتِ علی کا



کچھ بلا کر مجھے وہ فرمایا

نینِ تصدق ہوں نام پر اس کے

سیم کا منہ پہ ڈال کر کے نقاب

شانِ حافظینِ خود عیان ہو کر

غیر حق پھر نظر نہیں آیا

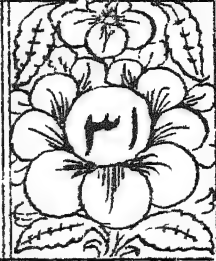
جو عدم سے وجود میں لایا

خود بخود شاہدِ اندل آیا

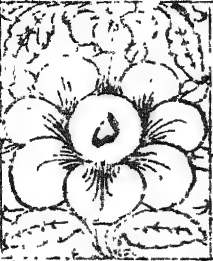
وہ مجھے اپنی شکل بتلایا

خوبرو جملہ خوب ہیں لیکن

پر میرے دل کو کچھ دہشت بیٹا



دیر و کعبہ میں ہر اگرچہ حلیب



جو اوسے پایا آپ میں پایا

دل میرا کس پر دیوانہ ہو گیا

تیرے مرگان کا نشانہ ہو گیا

وے قسمت غیر سرب ہر گلہ

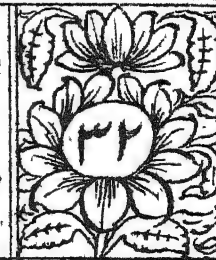
جو کہ اپنا تھا بیگانہ ہو گیا

عشق نے یہاں تک کیا رسوا

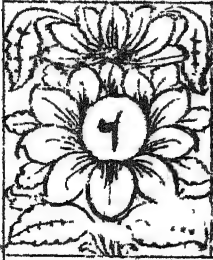
ہر طرف میرا فسانہ ہو گیا

فتنہ خوابیدہ پس جاگا دلا

آنکھ لڑنے کا بہانہ ہو گیا



اوس بے میکش کا عاشق ہو چلیب



محتسب جس کا دیوانہ ہو گیا

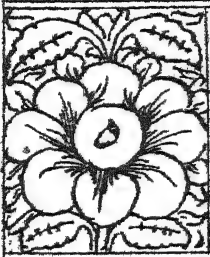
ایجنون کس کا تصور آگیا

جی میرا کونین سے گھبرا گیا

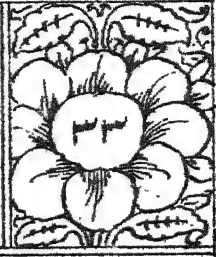
ہر بلا شک عارف باللہ د

ذات کو اپنے جو کوئی پا گیا

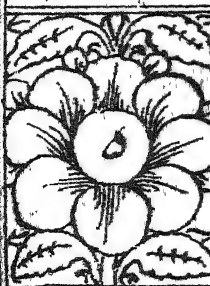
کوئی ایسی ہو کوئی شیرین سخن	پر مجھے میرا پیار بھاگیا
جو کوئی ثابت قدم ایسی نہیں	عشقی رہ میں وہ ٹھوکر کھایا
دوسرا مجھ کو نظر آتا نہیں	اپنی صورت جسے دکھلا گیا



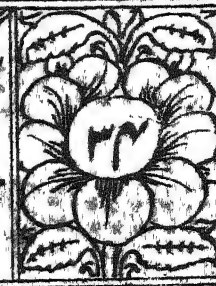
روبرو آنکھوں کے رہتا ہر جلیب  
جلوہ او سکا سب جہان میں چھایا



حضرت منصف نور سر جو کیا دار کا	دار سے رتبہ ملا نام ہوا دار کا
زادہ خلوت نشین نہ پائے زان نہو	نجیہ کرم ہو گیا احمد مختار کا
آنکھ میں ہر جس کا نور عین صبر ہوگا	دل میں تصویر بندہ آنکھوں میں پیا کا
بیتے ذرا صبر باجھ نہیں کی دُن کا	رکھے سنبھل کے قدم کو چہرہ دلدار کا

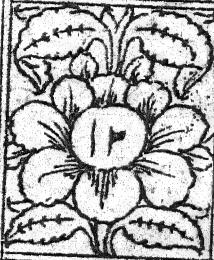


ہو گئی مشکل مری مہر ہی کیا جلیب  
نام جو مینے لیا حیدر کرتا رکا

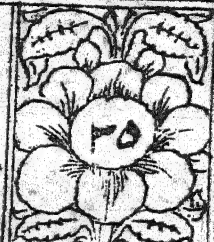


زلفِ سیه کو دیکھ کر سر میں سر سو اہوا  
 پتہ سا وہاں روئی ہر جگہ کو گہوا  
 پڑ جا کر اوسکی نظر اٹھیا تو کھینچا  
 مست زبان پر نہ تو ایسا ہوا ویسا

تیری ہوا میں ہر پرچی باد اور سو اہوا  
 تالا شمع کرتا ہے تو اوسکی ہر چہ جستجو  
 کیوں رہ ہر زاہد آج سے گھر دل کے  
 لڑکا صبا دق ہے تو مٹکوی گزرتجو



عجب غرضِ طبع کی تریب متشکر فرمایا مجھ  
 تو ام حبیبِ مستمِ دل عاشقِ ناچھا ہوا



میں دسکا ہونے ہر میرا انا انا انا  
 کہوں کیا ماجرا اپنا انا انا انا  
 ہر جلو یار کا برپا انا انا انا  
 ہوا یہاں نہیں ہوگا انا انا انا  
 ہر دیو نہ جہان دسکا انا انا انا

مجھے عشقِ اوتن کا انا انا انا  
 عجب یہ حال الفت کا انا انا انا  
 مدینہ میں بچھیں چشت میں میر تو میں  
 ولایت میں سیاتیں سجاو تیں شرافت  
 وہ گھر ہے خدا فضا وہ چھر ہے کمالی

طہر خواص ہر جا انا انا انا

ہر ایند عشق چا انا انا انا

ہر رتبہ فقر کا بالا انا انا انا

کوئی لہیا نہیں دیکھا انا انا انا

عجب از ہر اوسکا انا انا انا

محبت جی ہو پیدا انا انا انا

دلا اور پڑا کی نکر تقدیر کعبہ میں

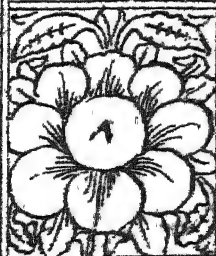
دکھن میں پڑن اور حیرت میں

دلا الفقر خیر خاص رشاد محمد

کر شہرہ را دایم ناز میں وحسن کی کتا

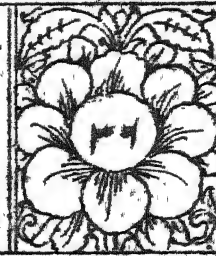
کہوں تو کھنہ نہیں لکھوں لکھنہ نہیں

ہو ہر نزلہ اور گر گیا ایوں کس کو کا



حلیب پناہی کو کر کو سجدہ یوں ملک کو

یہ نظم خواص ہر جگہ انا انا انا



انگوٹھ میں دید کا منظر بنا دیا

انگوٹھ میں شکر اشک کو زایر بنا دیا

تو نے دم مقیم مسافر بنا دیا

دلو حرم حرمت دل بس بنا دیا

حاجی بنا ہونے لہر لہر اکرام

فہرست میں تجھ کو یہ انفاق کا نہیں



سنگریہ کو نط سے جو ہر بنا دیا

قاصد نے میری رو حکو طائر بنا دیا

ابھرنے کو نکو کھینچ کے ڈاکر بنا دیا

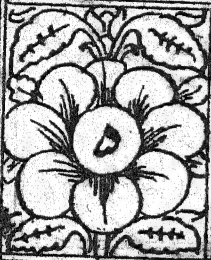
کیا صاستی کو مفتی شاعر بنا دیا

فیضانِ بحر ترا کبوتر نجف میں لکھ

اور رنگی ادھر سے اور دہر نامہ بر کو <sup>دیکھ</sup>

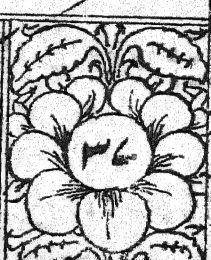
تاثیر یار کم نہیں آہن رسا ہر

منہ سے نکال پان یاواہ رخصت



کسی خمارستی کا ہر پھل شریب

ساقی نے میری آنکھ کو ساغر بنا دیا



قد را فراموشی قدر اب ہر مقدّر اپنا

جبکہ ادیگانے شافع محشر اپنا

بارِ عصیان گراں دوش ہر پیکر اپنا

زنجِ فرزند نہ مادر نہ براور اپنا

اوجِ سپما فلک آج ہر اخت اپنا

موجِ حاصلِ علی کہتے دوڑنگا

یارِ رسول عربی کچھ سبکدوش نہیں

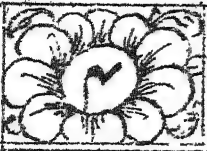
کوئی یگانہ مان کامِ حجاز ذاتِ نبی



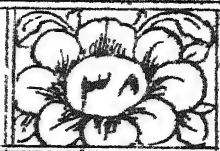
آرزو ہر حبیبِ جگر افکار اپنی





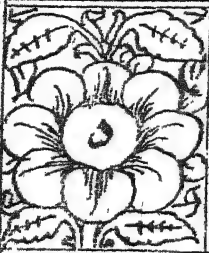


بعدِ مُردنِ کمرِ گشتِ یس بسترِ پنا

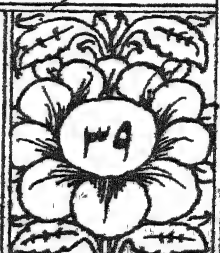


کہ دیوانہ اپنا بنایا تو ہوتا  
شرابِ محبتِ پلایا تو ہوتا  
کبھی خوابِ مینِ سیرِ آیا تو ہوتا

ذرا مجھ کو چھرا دکھایا تو ہوتا  
مجھے مھر سے آفتابِ کراست  
نہوئی ہر ملاقاتِ ظاہرِ مینِ مشکل



حبیبِ پڑا خوابِ غفلتِ مینِ وہ



ذرا مھر سے آج گایا تو ہوتا

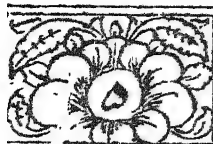
ہنستے ہو پھر آنکھ لڑانا نہیں چھا  
ایسے میرے آنکھ جانا نہیں چھا  
ای جانِ ہنکوں جانا نہیں چھا  
یہ کالی بلا سر پہ چڑانا نہیں چھا

دیکھو یہ غریب کو ستانا نہیں چھا  
تھا ایک مانیتے تیرا طالبِ دید  
ہم آتشِ فرقتِ جلا جاتی ہیں شمع  
گزشتہ نہ ہو لفِ سیفِ کام کا اڑل

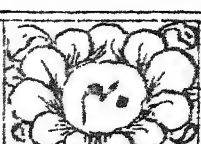


دلِ خانہ کعبہ ہر حبیبِ جگرِ افکار





ای قبیله من کعبه کا دانا نهین اچھا



اوصفات اندین دیکھو صفاتِ مصطفیٰ

قدرت حق ہر بلا شک معجزاتِ مصطفیٰ

ہر ظہورِ عالم ایجادِ ذاتِ مصطفیٰ

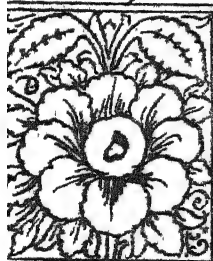
اب بخش تشنگان ہر مانِ امتِ مصطفیٰ

ذاتِ بیچونین ہر نورِ ذاتِ مصطفیٰ

آپ خود عین تجلی آپ خود حرارتِ بر

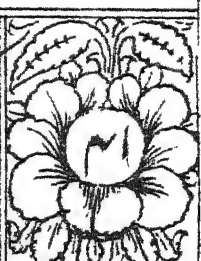
لا تعین کو تعین ہو گیا ہر کیفِ کم

اب حیرت نکلیں سیرِ اب ہر جہاں



کیون نشانِ ہجرت میں ہر توشہِ حرمِ حبیب

ہر جہاںِ ہجرتِ مطلق جہاتِ مصطفیٰ



نارِ دل بھڑکی کر دگن یا شگلکشا

تھم کر دپ کر م سے پار یا شگلکشا

اندون میں من بہت ناچار یا شگلکشا

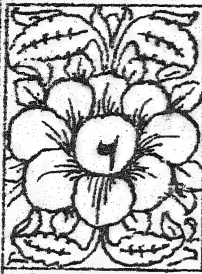
کر دیا حید کرار یا شگلکشا

ہو گیا طرارِ تن بھر زار یا شگلکشا

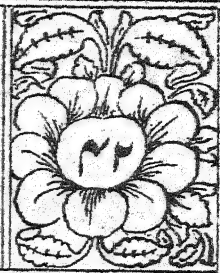
میری کشتی چلتی چلتی اگنیِ طوفان

کبھی میری مدد بھر شہب کی بلا

یا علی یا ایلیا یا بو حسن یا بو تراب

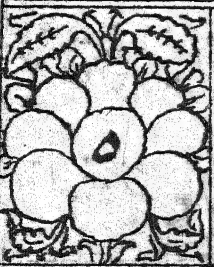


اس حبیب تن کو از برای بخت  
ہو عطا پھر دولت دیدار مشکلا

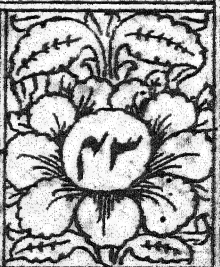


غفلت کا وہاں پر تہہ ہو طویرا  
خوشیاد و قمر میں تابان ہو تویرا  
ہر گلین جاودان ہو نور و طویرا  
ہر حدیث پیاری ادراک دیرا  
کیا سو دیگا زاہد عجب غر تویرا

غائب ہو جو تجھ سے تو ہو حضورا  
ہر گلین ہر ثمرین ہر شاخ و پھر تویرا  
ہر رنگ عین ہر ہر بو میں تو نہاں  
اطلاق تیر شان ہر گھر تیرا مکان  
اپنی خودی مٹا کر ہر دم خدا کر



ہر عکس و سکاہر جا آئینہ ساعیان  
دیکھ کر حبیب اسکو کر رنگ و تویرا



انگھو نہیں پھر گیا ہر سماں ہو  
یار بکرم ہو مجھ تو یہ حافظ

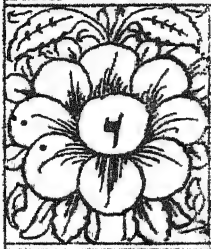
منظور چشم ہو گیا جلوہ حضور کا  
غائب ہو چو یاد سے دایم حضور کا

ناصر ہو خوف کیا ہمیں شور نشور کا

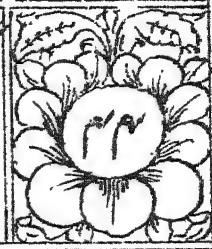
اطلاق دور ہو گیا نزدیک دور کا

چھڑکا ہر زخم دل پہ نیک ملیج کو

ہر جلوہ اس کا مردم خیدہ چشم



گلکشیدہ حافظِ دین بہارِ حبیب  
ہائے ن قصودار جو لون نام حور کا



وہ کیونچہ دگر کرے سنے نام سنگر کا

مدام آتا ہر تمک سلام سنگر کا

بچھا دیا ہر وہ صیاد دام سنگر کا

جولائی باد صبا پیام سنگر کا

خیال دل میں کھو صبح و شام سنگر کا

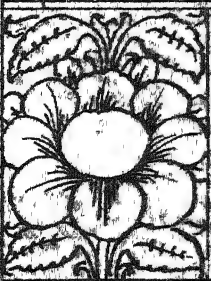
پیاجو ساقی کو تا تو نسو جام سنگر کا

میں تم کو دیتا ہوں ہر عاشق و مباد

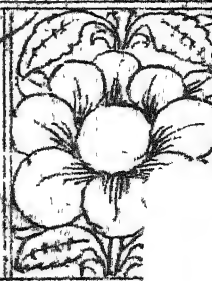
دلون کے صید کو بشک دانہ آبید

خوشی ہر پھول کے دل سیر باغبان ہو

جناب خواجہ سلیمان کی نگہ بین



کرنیکے عرض ملا نک خدا روزِ حبا  
حبیبِ مستمکین ہر غلام سنگر کا



بغیر یک ہر ایک تجھ در آگاہ

قرار دین خواص ہر ایک خیال

بزرگ غنچہ کیا پسوں گل کی تار

ہمارا فرق جان میں دل ہو آہو

گیا میں کچھ سحر جو باغ جنت میں

بیان خوبی صفت کمال کیا

جھپک کچھ پان میں کس ہیں سچ

ہوئی نصیب اتالی نسبت

وہ افتاب قیونین ز رہتا

ہمارا کیا کی نسبت خاص دی

تھار عشق شات کی اپ جا

ہر ایک شخص دل نہ تو ان کھا

عزیز و ہجر وہ یوسف کا پھر تار

مجھے وہی گل اندام یاد آگاہ

عوض میں اس بات کہ نہ خود بخوار

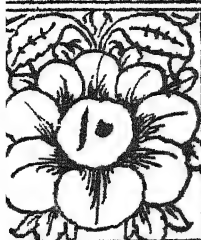
وہ گل کی دین کل ہو تار

میں جس سے ہنس کے ملا وہ ہر دوار

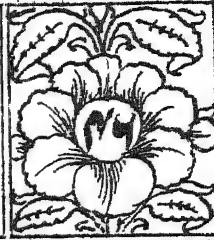
کہ دیکھتا نفس کن جا

جو دلہانہ

کسینے ہنسکے جو عاشق اپنی باریکیا  
تو میرا پار مجھے دیکھو یاد آنے لگا



حلیب ہمسکین کی طرف دیکھو



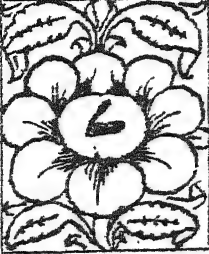
ہر ایک نے ورین اگر اوسے دبانے لگا

کاوش حیرت مگار سونے ندیا  
رات بھر مجھ کو میرے یار سونے ندیا  
رات بھر زلف سیہ مارنے سونے ندیا  
قبر میں جسرت دیدار سونے ندیا  
ایک دم پاس مجھ پر یار سونے ندیا  
عشق کے قافلہ سالار سونے ندیا  
پھر آرومی و عطار سونے ندیا  
آؤ فیض کے الوار سونے ندیا

پاس مجھ کو دل بیمار سونے ندیا  
وصل کی اتکٹی دغدغہ فزین  
تکو اوس مہر لقا کا تھا تصویر  
دل میں  
تتا تھی تیر و مٹی کی  
ہم ساری  
نظم

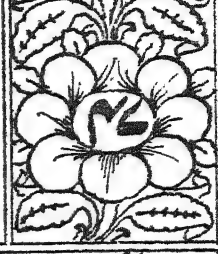
پھر اوساک ہسیار سونے نیا

جب ٹی چست کمر باندہ کھٹا لپ آیا



اقدراو سکی حضور میں کٹی عمر حبیب

خواب غفلت میں کہ بھی یار سونے نیا



خواجہ بندہ نواز ہے اپنا

تو غریب التواز ہے اپنا

کیونکہ حق بے نیاز ہے اپنا

جو کہ پوشیدہ راز ہے اپنا

دیکھو قصہ دراز ہے اپنا

در توبہ ابھی ہے باز اپنا

پیر کیسودراز ہے اپنا

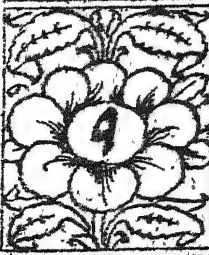
مجھ گنہگار کو بڑی ہر مسید

خلق سے مجھ کو کچھ نیا نہیں

پیر و مرشد ہے آپ پر ظاہر

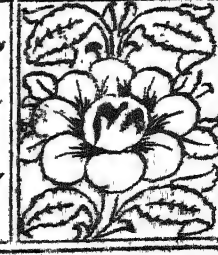
قیس و فریاد سے کئی درجے

ہوں گنہگار پر بہت ہر مسید



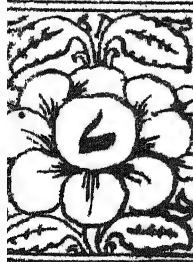
ہم کینے میں تیر در کربیب

عشق میں دل گداز ہے اپنا

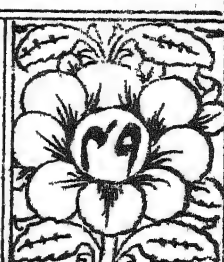




دلِ برنجِ شیخِ مینِ ہم تو دیکھا	ہے خورشیدِ درمیں قطرِ مینِ دریا
ذرا پیرِ کامل سے مطلب سمجھ لے	الذنا سیراتِ استراکھا
یہ ہے نسبتِ تخی کی کر معنی	توئی قیس و فریاد تو ہی زلیخا
یہ تعلیمِ استادِ معنی نو دی ہے	نظرِ مین نہ آد کوئی غیرِ حق کا
یہ ہے حکمِ کتبِ مین جو کوئی آد	ہے تعلیمِ اولِ خودی سے گزرجا
پلایا مجھ ددو مادرِ نرگھ کے	تماشا تو اب دیکھ لے اینما لکا
پدر نے مجھ کو دین لے لے لے	تو پہچان لے کواہی جان بابا
مٹا اپنی ہستی کو اولِ فنا ہو	ملے تب تو ریتہ فنا لے فنا ہو



سمجھ غیرِ حق ہی نہیں کوئی ہرگز  
جیسا اگر تو ہی طالبِ خدا



ہوں مستانہ حافظِ محبت علیہ

ہوں یوانہ حافظِ محبت علیہ



جلو کین نش چون لغتین شین بھر

غنیرت سمجھ دے درخز اہداسم

ملک کہتہ ہیں لیچرہ ادب کی

بیان کیا کروں غیراج مبارک

خلاف شرع پر نلاؤ عقیدت

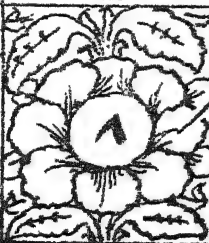
ہو پ دہ حافظ محمد علی کا

ہو میخانہ حافظ محمد علی کا

یہ ہے خانہ حافظ محمد علی کا

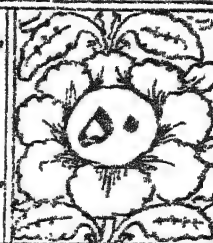
ہو شامانہ حافظ محمد علی کا

ہو فرمانا حافظ محمد علی کا

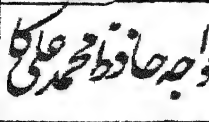


جیسا میری چشم روزا زل

ہے پیانہ حافظ محمد علی کا



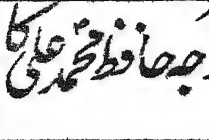
یا الہی مجھے کر توشید اخوابہ حافظ محمد علی کا



عشق صادق مجھے ہو دپید اخوابہ حافظ محمد علی کا



دل ہو دیوانہ کو حافظ جان ہو پر دانہ رو حافظ



ہے نکھونین ہر دم سراپا خوابہ حافظ محمد علی کا



مجھ کو آج کچھ اونکی خوشبو دیکھ کر دل میں گھبراہٹ

نقش ہو دل پہ وہ روئے زیبا خواجہ حافظ محمد علی کا

ایک عالم ہر میرے پہ مفتون خیر آباد کا ہونین مجھ کو

میرے سر میں ہر ایاہر سودا خواجہ حافظ محمد علی کا

عابد و نگو غور عبادت زاہد و نگو ہر مستی طاعت

دو جہان میں ہر ہم کو سہارا خواجہ حافظ محمد علی کا

حور و جن ملک اور انسان ان کو ہر ہر چیز فرما

مرتبہ حق سے فرمایا اعلیٰ خواجہ حافظ محمد علی کا

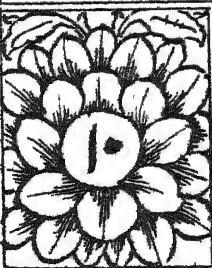
اوسکی حاجت روائی ہوئی ہر اوسکی مشکل کشائی ہوئی

ورد جسے کیا نام والا خواجہ حافظ محمد علی کا

سامنے تھے روز قیامت مجھ کو لاکر فرشتے کہیں گے

۵۱ ہر حبیب کہیں نام لیوا خواجہ حافظ محمد علی کا

مین غلام خواجہ بندہ نواز کا	پایا خطاب شیخ سے گیسو دراز کا
گلبرگہ شریف میں جو غشتے گیا	ملنے لگا مزار اور روزہ نماز کا
مانگو کمال عجز سے منت فشین	تا فائدہ حصول ہو تدر دنیا کا
تربت جو اونکی دیکھا تو اللہ بر دیدہ	سجد میں گر پڑا ہوا دھوکا نماز کا
اوس کا طفل اور جوانو پین چون	ہر زاغ کو یہاں کی تو دعویٰ ہار کا
سید ہر اور امام ہر نایب نبی کا ہے	وقف ہر وہ خدا کے تو راز دنیا کا



خادم کو اونکی دیکھا کہتے ہیں ملک  
یہ ہر حبیب دیکھو کسی عشق باز کا



فیض ہفت ایمین پھیل اللہ کی	پڑ گیا ہر بند میں کہ معین الدین کا
بادشاہ ہر زمانیکہ وہ کہتا ہر شرف	جو غلام خاص ہو لا معین الدین کا

حقہ و قدر عطا کی ہو اید ز باج

والی ہندستان حبیب محمد زلیا

ادنیٰ شانی تھا حبیب اللہ

ایک قطب المشائخ خود پیر زلیا

کیونہ دور وں چاکر کثیر و طریف

بند دنیا قیغہ سنیکیوں آزاد

حشر کے کل مریدین امیر

شیر رحلہ برکتا معین الدین کا

بج رہا ہندین کا معین الدین کا

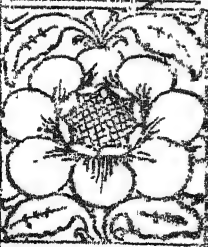
تاکہ محبوب کا ہو چرچا معین الدین کا

مرتبہ کس قدر بالا معین الدین کا

سرمیں پیر ہو گیا دلا معین الدین کا

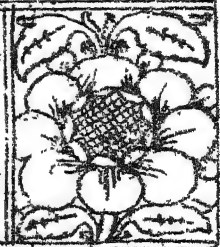
عاشق دیوانہ اور شہ معین الدین کا

کس قدر باری ہو چھپا معین الدین کا



حشین بیجا حشیت کو بولیں ملک

ایک خاصہ کچھتا معین الدین کا



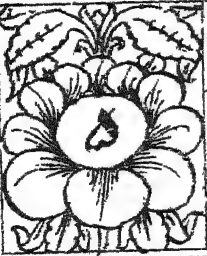
۵۳ ردیف باءِ واحد ۶

اپنر توں کوں در آہنسا و صبا

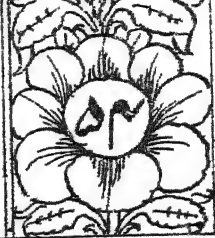
خوابین کے کچھ کل کھا و صبا

اس میں شریفی مبارک کو تو لاؤ صبا  
چشم گریا من میں آگے لگاؤ صبا  
وعدہ وصل مجھ اب تو سناؤ صبا  
اپنے دلمیں کہ بھی تم اوس کو نہ لاؤ صبا

خلوت دل ہر اقامت کھار خضر  
مھر ہو ذرہ پہ گر خاک قدم اپنی ذرا  
برق و شعل ہر ہوائی حبس کی نذر  
بیزیر جانب سے تمھیں جو بھائی

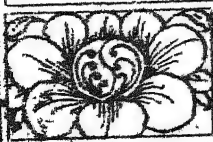


عزیز تار یہ اب تہی صلیب مضطر  
پاس سے میرے کہ بھی آپ بجاؤ صبا



ہو گئے سیکڑوں ننھی عجیب  
اوس کے آنکھوں میں ہر تار عجیب  
پاؤں میں پر گئی زنجیر عجیب  
بڑھائی خلق میں تو قیر عجیب

نظر یار کا ہے تیر عجیب  
انکھ کے ملتے ہی لچھیں لیا  
رشتہ الفت جانان کی سیر  
اوس کے قدموں پہ رکھا جس نے



پیر و مرشد میر و حافظ ہیں صلیب



نہو ایسا کوئی پیہ عجیب

۶

اوسکے زلفوں کا ہلانا ہر غضب

المدام شامِ غریبان المدام

عشقیں تیریں نہیں یک چشم تر

خانہ دل پہنے خالی کر دیا

عرض کر اوس بیتِ احوال لی

دامِ لفت میں بھنس رہیں سب سب

ہو سحرِ عشرت کی جاوِ غم کی شب

آہ سرد رنگِ رد و خشک لیں

کہے یہ تشریف تم لوگوں کی

سر جھکا کر دست بستہ با ادب

کیا ہوئی تقصیر بندہ جلیب

سُن ہون میں سُنتم نہیں ہو میری

۵۶ مرہف باءِ فارسی ۹

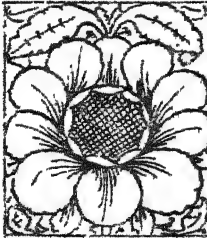
ذرہ ذرہ میں خود عیان ہو پآ

کل شئی محیط ہو بیشک

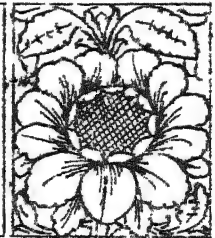
جان ہر شان میں نہان ہو پآ

پھر جوڈ ہو نہ اتولا مکان ہو پآ

دیکھت آپکا نہیں ممکن	ہاں صفا تو نہیں دعیان ہوا
آپ ہر جا ہو کہاں ہونڈوں	خود مکین آپ ہر مکان ہوا
مسئلہ خیر و شر کا بتلا کر	خوب یاد تھی گمراہان ہوا
عشق بازوں میں آپکا ہر اثر	خوب رویوں میں جاودان ہوا
محہوساتی ہو خم ہو اور خم	رنگت ہو بو ہو گلستان ہوا
آپ سجدہ کھل ملائکت ہو	خالق جملہ مرسلان ہوا



آپ محبوب ہو اور آپ حبیب  
آپ خود اپنے راز دان ہو آپ



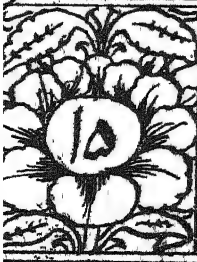
## مرہیف تاء فوقانی ۱۲

دل میرا باغ باغ ہو اور سینہ بہشت	صد تیرا کجا بھی یا خواجگان بہشت
وہ چشم حشر ذرہ پہ ہو خواجگان بہشت	دل داغ عشق سے گل و فغا ہو بہشت



حسرت نہ پھر فخرِ قصرِ بہشت کی  
 کیا خوبِ مرتبہ ہر مردِ اینِ چشت کا  
 منکرِ کسیرِ ہمین اندیشہ کچھ نہیں  
 دلکنی میں عیش کا بویا ہر تھم  
 چشتی نظامی فخری سلیمانی قطبی  
 گل کی روش میں ریح پھول جاؤ  
 منظرِ چشمِ حق جو ہو اہمِ طریقِ چشت  
 گریب پرست گزریں سو خواجگانِ کبھی  
 ہو پر عبا قبرِ میری گل برنگِ باغ

گر رگہ ز سرِ چشت ہا کھٹے ایک  
 دیدارِ حق ہر دید میں اور بہشت  
 ہوزیرِ سرحد میں جو چہ کی انکاشت  
 پھولی پھولی برنگِ گلستا ہمارِ کشت  
 صدگر لکھی کا تب قدرے سر تو  
 ادھر مزار پر اگر اک عندلیبِ چشت  
 بہتر ہی پارِ صاؤں اس سلسلہ رت  
 ز تار توڑیں کلمہ پڑھیں پڑھیں کشت  
 ادا کر دبا دگر خاک کو چشت



مجھ کو حبیبِ حق نہیں دُرِ حشر کا  
 حافظِ حسینِ سیرِ خواجہ سہاقِ شاہِ چشت





آج محبوبِ خدا کی ہر چہ افغان کی رتا  
 رہبرِ دراہنما کی ہر چہ افغان کی رتا  
 قبلہ شاہِ گد کی ہر چہ افغان کی رتا  
 ذرۃ التاجِ ولایتِ شہِ عالمی منصب  
 چاہِ حورینِ لیلیٰ کو آتی ہیں ہینا  
 اولیا عوٹ افراد کا مختار جو  
 جنِ ایشیا و ملکِ حبس کہ ہیں قبلہ پست  
 نائبِ ملکِ سلیمان ہر حافظِ میرا  
 خیر آباد کو امیرِ طالعِ میمون لیل  
 حورینِ حیرانِ ہنر و ہنر اس جلوہ  
 دلین ہر شوق تو ہر دیدہ امتیاز

ہادی راہِ ہدائی ہر چہ افغان کی رتا  
 واصلِ ذاتِ خدا کی ہر چہ افغان کی رتا  
 کعبۂ اہلِ صفائی ہر چہ افغان کی رتا  
 عالمِ علمِ خدا کی ہر چہ افغان کی رتا  
 یوسفِ نازِ لقا کی ہر چہ افغان کی رتا  
 اوسِ امامِ دوسرا کی ہر چہ افغان کی رتا  
 آج اوسِ قلمِ شکستہ کی ہر چہ افغان کی رتا  
 صفِ شہرِ سبا کی ہر چہ افغان کی رتا  
 اوسِ معجزِ صفائی کی ہر چہ افغان کی رتا  
 واہِ کسنازِ وادائی کی ہر چہ افغان کی رتا  
 سرِ فیضِ عطا کی ہر چہ افغان کی رتا

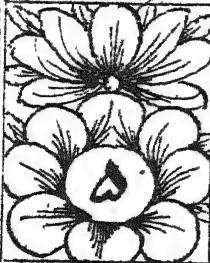
بلیاغِ جنان پھولی ہر اور گل ہر پیا	آج کس برنجا کی ہر چہ راغان کی آ
ہر گد اشاہ ہر مسند ہر حصیر محفل	نائب ملک کی ہر چہ راغان کی آ
کیون نہ غنچہ امید ہمارا گلزنک	ہر ہر شہر سب کی ہر چہ راغان کی آ

و جدینے انکیو جان حبیبِ مشتاق	۱	۵۹
اوس نواس از غنا کی ہر چہ راغان کی آ		

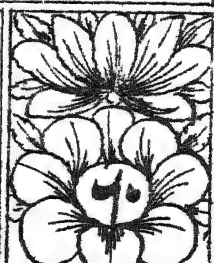
انکھ نہیں جادو سے اور میں بڑے	سرتاپا اپنی چین میں ہوا دوست
راہِ سراغ دھونڈ رہیں ہر بادوست	کیا حجب کیا ہر میں نقشِ پادوست
عمرت دراز باد کہ آئے جاگئے	اپنی بقا کی چاہی بھر بقا دوست
جنت میں بھی بنی لگا دوزخ تک پھر	پھر تار ہونے ہوئے تار دوسرا دوست
زیر زمین شئی ہے نہ چھو لہر سما و لگا	دو پھول کھنکھسیر و سجد پر گرا دوست
ہمو غذا قبیر دوزخ سے کیا ہوڈ	یا بخت ہر در دوست سر دوست

وہ شب شب بات ہر روز روز  
 ہو جاوے گامین کہ باہر سرور  
 کیا عاشقوں کو خوف جو مردانہ ہا  
 زادیہ حال بھی کہیں آتا ہر حال  
 لکھو تو جاہلانہ صحیفہ میں دہر  
 کعبہ میں تیکہ میں کلینیک میں  
 نذرین کرین زکریا دعا کرین

جسوقت راہِ محسوس گھر سے آدو  
 جای کفن و حجب و مگر قربا دوست  
 جان نہیں عزیز اگر آزاد دوست  
 کیا تجھ سے ہم بیان کریں ماجر ادو  
 دلمین ہر قدر میرے شوق لقا دوست  
 دیکھا نظیر کونئی نہ آیا سوا دوست  
 یادش بخیر چین ہی کیا کیا دوست



یہاں سیکڑوں میں نام چھوٹے کر جانشان  
 میں ہر جلیقہ ایک نہیں کچھ فدا دوست

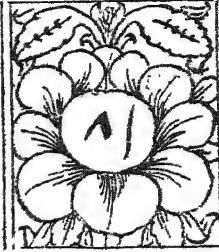


کتابی رخ تمہارا کلام اندکریو  
 جامدلمین نے پھر شد آگاہ کیو

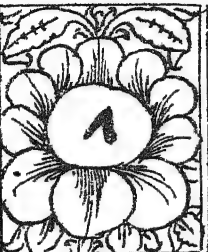
سیر ابرو ہی کسیر بد بسیم اندکریو  
 سد ابرو رخ کار کھیو ابطہ طالع

ذرا تو غور کر پھر خانہ دل پر خدا کا  
بغیر از پیر کامل کی عنایت کے نہیں

نظر آؤنگی بیشک اس عینت کی صورت  
کہ لوحِ دل سے ہو و محبوب جاکر صورت

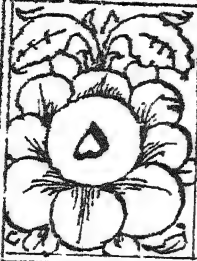


حبیبِ نظر کو بعدِ حلت کے خداؤں کا  
محبتیں جلد کھلا دیں رسول اللہ کی صورت



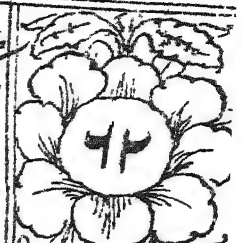
انکھو نہیں بسی خواجہ سلیمان کی صورت  
جو سنا آیا میں آو غور سے دیکھا  
کہتے ہیں ملک بارِ امانت اوٹھایا  
حافظ کی سی صورت کوئی دیکھ بھی نہیں  
جو جن و بشر اور ملائکہ ہر سرور  
اب کوئی بھی صورتِ محمدی بھائی نہیں  
اپنے کو ذرا جان پہچان کے صبا

اور دلمیں جمی حافظِ قرآن کی صورت  
معلوم مجھ ہوتی ہی پہچان کی صورت  
امیرِ صلِّ علیٰ حضرت انسائی کی صورت  
کس بدبہ و عربی کس شان کی صورت  
وہ فخرِ جہان خواجہ سلیمان کی صورت  
انکھو نہیں بسی حافظِ قرآن کی صورت  
تو آنظر تجھ کو تیرے جان کی صورت



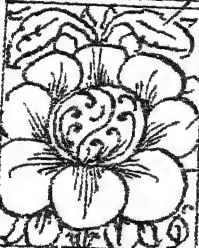
مک غور تو دیکھ حسیب نخستہ

چھتی نہیں ہر صبا عرفا کی صورت



اور نام محمد پر حلقی ہر سداست  
کیونکر کہ محمد کی حق پاس ہر بعثت  
راحت ہر مجھوت آفرحت ہر مجھوت  
ہاں بعد زماں کیا حال ہوئی بھد

معبود کی ہر شرمین آتی ہر نظر قدر  
ایمانیہ شادان ہونیکا محل آما  
اب چشتی در پر میں کشتا ہونیکا  
میں چھوڑ کہا جاؤں جانو تیر و فدا



مجھ پیر یار و سپر تو حل حسیب حق

محشر میں کہیں یار بجا دہ میری عزت



۶۳ مرہیف شاء مشاء ۱۳

الغیاث ام نوریزدان الغیاث  
کیجئے اب میری در مان الغیاث

الغیاث ام شاہ شاہان الغیاث  
ای طبیب النور جان ہون جان ب

بینوایان برگ و بیسایان زمین  
 راه بحدود هر طرف پھرتانمین  
 سائے تیرے کریں گے نبی  
 یا علی مشکاک مشکاک کشا  
 یا حسن بصری شہد الاکرم  
 خواجہ براہیم بلخی بادشا  
 خواجگان چشت خاطر جمع ہو  
 یا معین الدین معین اولیا  
 یا سلیمان جہان قطب مان  
 حافظ ہر دو جہان عاشق

چاہتا ہوں تھیں سامان الغیاث  
 رہ دکھا خضر بیابان الغیاث  
 حشر میں جملہ رسولان الغیاث  
 شاہ مردان شیریزدان الغیاث  
 جانشین شیریزدان الغیاث  
 بادشاہ بادشاہان الغیاث  
 دل سر اسر ہو پریشان الغیاث  
 یا نظام فخر خوابان الغیاث  
 رہنما جن انسان الغیاث  
 مالک ملک سلیمان الغیاث

بندۂ ناچیز و بیچارہ خلیب

ہو وہ سرگردان حیران لغو شاہ

## ۶۴ مرادیف جیم تانری ۱۴

حقے جو محمد کو بلایا شب معراج	خمار خدا یکا بنا یا شب معراج
جبریل نقابتیں تھرا و صبح صفا	کشان و تجل سے و یا شب معراج
جنبہ آرد وہ مہر چھپر چمکا	ہر سنگ میں تھا طور کا جلوہ بہر
دکھلائی یا حمد ملک و رسل کو	اللہ کی قدر کا تھا شب معراج
وہ حسن او ادا نہ او نصیب شیا	قربان جو او نصیب دیکھا شب معراج
دخاں جو ہو مسیہ اقصا میں محمد	تھے جملہ رسل دیکھ کر شب معراج
وہاں قدس عالم میں بھی ہر گناہ	راک او نافرشتوں کو جو کا یا معراج
کس نے وہ نازک ناز عجب شہ آیا	نعلین بھرنے او تارا شب معراج
جب شہ پہ نغمہ و صلت ہوا	تھا برگ نوا عالم بالا شب معراج



<p>اے کہ گنہگار لوگو! اے کہ          تازانہ واجبِ شکر گو بنوی کو          بدیں کی ریش پھو کہ مخلوق تھی بنا          وہاں شکر جا رہی فقر کا خرقہ</p>	<p>اے کہ گنہگار لوگو! اے کہ          تازانہ واجبِ شکر گو بنوی کو          بدیں کی ریش پھو کہ مخلوق تھی بنا          وہاں شکر جا رہی فقر کا خرقہ</p>
---	---

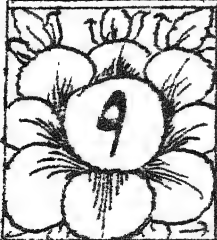
<p>۱۶</p>	<p>قربان حبیبِ ہر سوارِ جہان          جو شاد ہو اسکو یہ قصہ شبِ معراج</p>	<p>۱۵</p>
-----------	---	-----------

<p>حبیبِ مہرِ حضرت شکر گنج          ہین زہدِ الالبینا حضرت شکر گنج          بحقِ مرقضِ حضرت شکر گنج          نظرِ بر حالِ حضرت شکر گنج          نہیں ہر دوسرا حضرت شکر گنج</p>	<p>محبتِ کبریا حضرت شکر گنج          رئیسِ الاولیا حضرت شکر گنج          مرادینِ میرِ دلکی کجِ حاصل          فرید الدین غیاثی یا غیاثی          معینِ سیرِ سوا اس ماسوا میں</p>
--	---



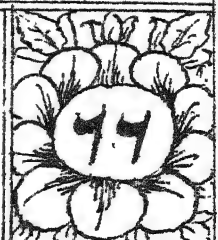
وسیلہ پیش و پس عالم کو ہر اور  
 کیونکر ہو دہل سہر بستہ کل  
 کرد بھر خداتم جلد پوری  
 تجھے بندالم اور پنج غم سر  
 ہوئی تلخی مشکل کیا ہی سرین  
 میں گرتا ہوں مجھ تم تھا تو ہو  
 کہا کر آپکا احوال اپنا  
 تمھارا ہوں تمھارا ہوں تمھا

ہمارا پیشوا حضرت سکر گنج  
 میرا شگشا حضرت سکر گنج  
 ہماری مدد کا حضرت سکر گنج  
 کرد جلدی رہا حضرت سکر گنج  
 کہا جیتا رہا حضرت سکر گنج  
 ضعیف و ناکو صا حضرت سکر گنج  
 کہہ نہیں کہیں سہر جا حضرت سکر گنج  
 بُرا ہوں یا بھلا حضرت سکر گنج



خبر لہجہ حبیبِ ناتوان کی

تمھارا ہر گدا حضرت سکر گنج

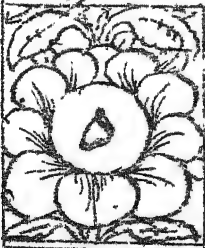


نغمہ زینِ سخنِ شہجہ ہر گلزارِ آج

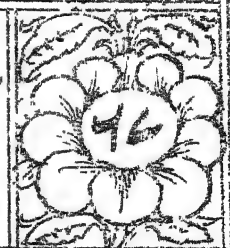
دل ہر گویا چمنِ چہ لہرِ آج

سرخرو تاکہ ہوں کسی سرکار میں  
 صورت ہو زینِ حاضر تیرے دریا میں  
 گل سا پھول لائے دل چاہے دل میں  
 کیون خوشی ایچ چڑھوں کہ بازار  
 بادِ عیسٰی ہے حقیقت تیری ز قمار  
 گفتگو بشین ہے کچھ قریب داریں  
 قل ہو دیگا جہانِ عشق بازار میں آج

یا آٹھی میرا عیوب کو نہر سا شون  
 کچھ تو دید ال سلیماں تیرے منجھو  
 باغِ جنت ہو مبارک تجھے ہر زاہد  
 ناپسیر کے بیٹھا ہو جو میں ہر نقیر  
 گو رہ عروہ صد لہ بھی دیکھتے ہیں  
 یا گریسو عارضین ہر کفر و اسلام  
 ابروِ قاتل خونریز نہ تیغ ہے کبھی



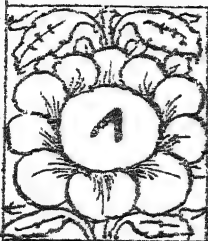
حافظِ دین کی محبت میں ہو سب  
 پادۂ شوق سپا خمدۂ یار میں آج



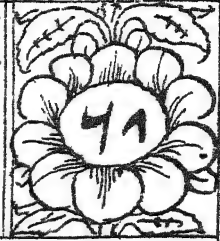
خانۂ دل کو ہوشاہری بیتا بند آج  
 ایہ تم شریفِ ادا حسبِ بند آج

زاہد اگر دل نہ نکلیں میرے حبِ جاہ آج  
 سرِ عشقین میں کیا خیمہ کھڑا

خوشه کدخج خوشن هو کر مین پستی	بخشود پیکر من احمد رسوا ایستاد
پهونک دنگا زرق و برق بهتر از ابدی	سینه بریان جو سرزد بهر و دل آج



جیب پاکو چپ ده محبوبا احمد حبیب  
خلق حیرت یکاری نکیه نگاه آج

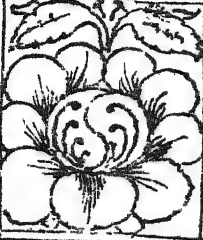


## مدیف جیه فارسی

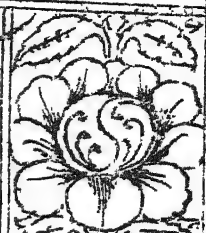
جلوه گرای نه تمین جان چپ هرچ	گر مکن نه مکان تیر مکان چپ هرچ
کینا نیت مین بالیکه کردن قصه	هنو دید آتیر اباغ جنا چپ هرچ
بادشاسکی نه خوشن امیر کی س	گر مایا تو پھر سار جی جان چپ هرچ
کیفیت دلا باده کشی حاصل	گر نه پیر مغان محکم کان چپ هرچ
صفا کرد کوز بانکی جفا مین	پیش اربابنا اهل با چپ هرچ
گر بقا چا تو بود ذات خدای فانی	یحه جو هستی به تیری هم و گمان چپ هرچ

ترجیان بحر جان جهان پیچ پیچ

جان اپنی تو سمجھ لے بنی اجانکو



کر حبیب اپنی اور نہ مادر پیچ  
عشقین دیکھ فلان اپنی پیچ پیچ



## ۶۹ مرید فناء معجمہ ۱۰

شہ تمکین سلطان المشائخ

نظام الدین سلطان المشائخ

فرید الدین سلطان المشائخ

سعید الدین قطب الدین کاکلی

بدہ لشکین سلطان المشائخ

پریشان حال ہوا باندہ نوین

مین ہون غمگین سلطان المشائخ

خدا کیو اسطحاب رحم کیجے

پرترتین سلطان المشائخ

ملک فقر اساکینو کمر تم ہو

کے تحسین سلطان المشائخ

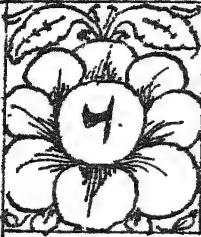
تمامی اولیا نے دیکھہ تمکو

علاؤ الدین سلطان المشائخ

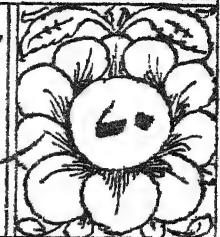
جمال الدین بابر الدین اسحاق

مین ہوں مسکین سلطان اشانج  
کہے آمین سلطان اشانج

کرم ہو مجھ پہ محبوب اکھمی  
نصیر الدین عا او سودت با

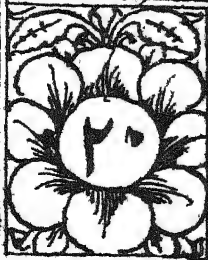


حبیب کترین با حیر کے تین  
کر و تعلقین سلطان اشانج

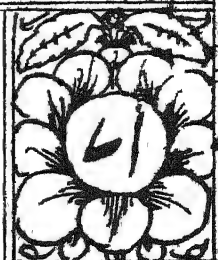


کوئی نظر میں میر نہ آو سو اشانج  
گر قرب میں نصیب ہو مجھ کو کاشانج  
پھر کیا پتا لگا جو اگر آس کاشانج  
مجھ کو دم خیر جو صورت دکھاشانج  
طالب کو اپنی چاہ تو بدین کاشانج

یار بھاری آنکھ میں دین کاشانج  
منکر نکیر کو میں الونکا دواں  
امید وار ہوں کہ خطا پر نہ نظر  
مر جا دنگا میں بار خوشی کو جان  
وہ شان فیض بخشی کی ہر میر کی



ہمراہ پر بھائیوں کو عاصی حبیب بھی  
مخشر کردن ہر گناہ یر لوامر شانج



# مرثیہ دال مہملہ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی  
وَفَالِجَتِهِ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ

بَعْدَ كُلِّ خُلُوقَاتِكَ

ہر عرش تا فرش عیاں شاخ محمد  
بند کو پکار و سگد زبان محمد  
ہر طور کا شعلہ رخ تابان محمد  
روشن ہر چراغ رخ تابان محمد  
کہتے ہیں یہ مطالع یوان محمد  
انگھو نکو دکھا دو رخ تلبان محمد  
خود خالق اکبر ہر شاخ و ان محمد

اللہ اکبر اوج سرایوان محمد  
ہون نہ رہا ملک خوان محمد  
سو سو کو دکھا دو رخ یوان محمد  
آباد ہر تاحشر شبستان محمد  
طوبہ سے ملا دو رخ ذیشان محمد  
نکلا ہر کدہر چاندین قربان محمد  
کیا منہ ہر جو نعت لولاک تم

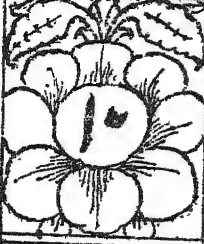
سنبیل سنجیتی هر نسیم چمن اگر  
 هر عالم خبر دست تا عالم ناست  
 یار اهنما دو جهان جان فدا این  
 پشیشیه دل با ده توحید سحر  
 اندر کلمات هر مه عید بنا کر  
 ای باد صبا تو میر انگیزد لعل  
 کیا طائر دلگوهر میر شوق یار  
 جب حضرت مطلق از تنزل کیا بنا  
 عالم کو کرین یہ روز بر چشم زدن  
 عیسٰی ملک سبز پہن آیین پر  
 هر موی بدن پر توحید الہی

ق

دیکھ ہر کہیں کلن چان محمد  
 بخش روضہ وابستہ مہمان محمد  
 ہمنام محمد علی و شان محمد  
 ای ساقی خاتم عرفان محمد  
 ای صل علم نور گریبان محمد  
 سرور کو عوض خائن بیابان محمد  
 دکھلاؤ خدا مجھ کو گلستان محمد  
 اوں شاخ انبی سے ہوئی شان محمد  
 رکھتے ہیں تصرفی گدایان محمد  
 بھاری ہر بہت پلہ مینان محمد  
 ہر طوطی حق کو رخ تابان محمد

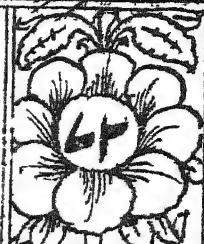
یارِ پُر آں پے یارانِ محمد

صدقہ سوادِ نگوئی سیری حاجات



تو مانا کجیب نے الہی حقے عایحہ

محشرین رہا سایہ دامنِ محمد



فردیس بہتر ہوا دھین کوئی محمد

صحا کج لیجاتی تھیں مان بو محمد

جانو اسی انداز پہ ہو محمد

محرابِ ہم ہی مجھے ابرو محمد

ولہل کر یہ دور کا یہ گیسو محمد

دکھلائی خدا جلد محمد

گھبر کر دیکھو نگاوان سو محمد

اصل علمِ نرگس جادو محمد

عشا قلو کو شہر لب جو محمد

جس طرف جاتا تھو وہ سیدِ قبل

ای اُفتیو کل کی سفا دہ کر گئے

کعبہ میں کھڑی ہو کر اودھری کر گئے

لشہس سے اودھری خ نور سے ہویدا

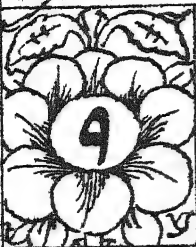
مین قبر میں جا ہی نہیں کے گئے

محشرین مجھ سامنے تھک کر گئے

جن چشم کو بیمار ایا بکر و عمرین



ای حیدر کرار تیرے کل سیری حل کر  
یا شاہ پنچ قوت بازوی محمدؐ



جنت میں بجائے گا صلیب دل شیا  
جب تک نہ نظر آنے اوتے ہو محمدؐ



برائے محمدؐ برائے محمدؐ

سوائے محمدؐ سوائے محمدؐ

ذرا اپنی صورت کھا کر محمدؐ

ولائے محمدؐ ولائے محمدؐ

گدائے محمدؐ گدائے محمدؐ

شنائے خدا اور سنا محمدؐ

کہ دیوانہ اپنا بنائے محمدؐ

خطاب خدا ہے برائے محمدؐ

دکھا دی خدا یا لقا محمدؐ

نہ آنے نظر دوسرا منجھو یا رب

مجھے نزع میں گور میں یا الہی

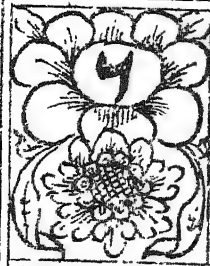
ہو ایمان ہمارا ہو ایمان ہمارا

ہیں جستی نظامی و فخری تمام

دعائے آخری دہم نہ منجھو

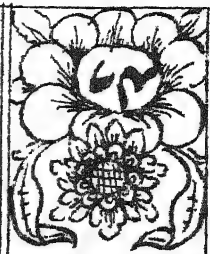
سیری التجا ہو یہی امی الہی

الانسان سترے انسان سر کا



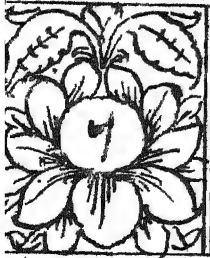
حبیب کین ہر دل جان

دل سے محمد فدا محمد



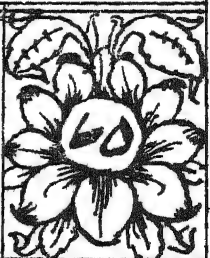
ہو نادک مرگنا نکا سوار مبارکباد  
ہمکو تو تیرا کوچہ دلدار مبارکباد  
پھر قتل کو عاشق تلو مبارکباد  
ہنستے ہو آتا ہوا وہ یار مبارکباد  
منصور عاشق کو ہوا مبارکباد

اوس شوخ کو انگھو نکا بیمار مبارکباد  
ہر مومن کا فر کو ہر مسجد تہ خانہ  
ابر کے تیرے بسمل ہیں جان لکھو  
معلوم نہیں کتنے اس راہ میں دہین  
دعویٰ اتنا حق تھا عرفا جو ہو چکا



جب کہ حبیب نے قضا کا میں کہلایا

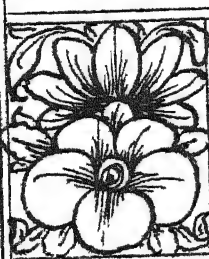
دیتے ہیں مجھ کو سب یار مبارکباد



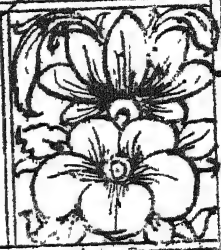
مجھ کو وہ یار ہو مبارکباد  
تیری تلو ار ہو مبارکباد

سرخ دلدار ہو مبارکباد  
قتل کرنے کو نفس دشمن کے

دل زاہد کو باغِ جنت میں	ق	گل و گلزار ہو مبارکباد
ہم کو اوس لربا کو چر کے		در و دیوار ہو مبارکباد
جو کہ دعویٰ کرے انا الحق کا		پھر اوسے دار ہو مبارکباد



ہر صلیب ضعیف دیدہ راہ  
اوسکا دیدار ہو مبارکباد



الہی مجرمت شکیۃ المشایخ خواجا ابی الفضل  
عبدالواحد ابن مرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹

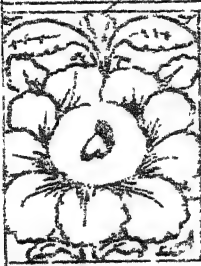
نہ خواجہ گل ولیا ہو عبد احد ابن مرید	مرشد گل صفیا ہو عبد احد ابن مرید
جانشین مصطفیٰ ہو عبد احد ابن مرید	خاص محبوب ہو عبد احد ابن مرید
دفع کیجی از برہم حضرت مشکشا	محبت چو نازل ہوا ہو عبد احد ابن مرید
سرور گل ولیا اور بادشاہ صفیا	طالبونکار رہنا ہو عبد احد ابن مرید

درد و غم رنج و الم ہو و در سیر  
 سنگ در پارس اور کسیر جانشین  
 آخر تک خوف کب ہو و مرید نکو  
 وقف راجع نہو سالک تیر و دربار  
 کب فقیر و نکور ہی ظل ہما کی آرزو  
 دید یا جسکو کلاہ چتر شاہی پہنے  
 شیخ نہت حسن بصر کیا خلیفہ نامدا  
 حل مشکل کوئی جس نے پکارا آپکو  
 پاس کب آوے اور کے آفت رنج الم  
 نام نامی آپکا ہر واوٹھنے بیٹھتے  
 بیکسی کے حالین دیکھو نکو دستگیر

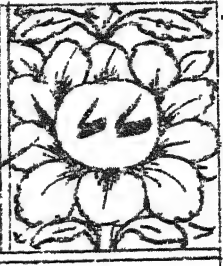
آپسے بھیہ التجا ہو عبد احد ابنید  
 نظر تیری کہیں ہو عبد احد ابنید  
 شافع روز جزا ہو عبد احد ابنید  
 کیونکہ تجھسا ہما ہو عبد احد ابنید  
 خود تو ہی ظل خدا عبد احد ابنید  
 گو گدا پر بادشاہ عبد احد ابنید  
 وقف سر خدا ہو عبد احد ابنید  
 او کی چھتر جا رو ہو عبد احد ابنید  
 درد جس نے گریا ہو عبد احد ابنید  
 ہم ضعیف و نکو عسا ہو عبد احد ابنید  
 واقع رنج و بلا ہو عبد احد ابنید

بجز سر از خدا هر عبد احد بنید  
 و در هر برج و بساط عبد احد بنید  
 ذات حقیر چون دستان عبد احد بنید

جو که این غنای معنی و نکات معنی  
 حال شکل کلمات هم مبارک است  
 کیون مرد و نکون نه و تبه فانی شد

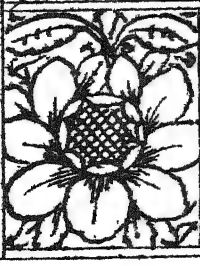


اس حبیبی تا تو انکی حال شکل کلمات  
 کون اب تیری سو عبد احد بنید

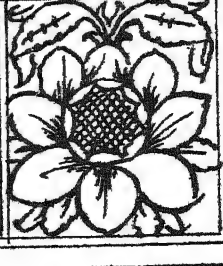


نسب محمد خدا سجد ای محمد  
 که خود منظر کبریا محمد  
 اولو العزم و اهل لوا محمد  
 گل باغ برگ و نوا محمد

نبو لو خدا ای خدا محمد  
 بظاهری انسا پنهان محمد  
 و د عالم من ایسا هو انه هو کا  
 های گلزار مازاغ کا سر و عین



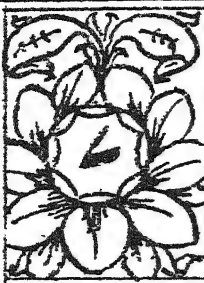
عجب بنم لواک کا شمع روشن  
 حبیب با جنانکی ضیا محمد



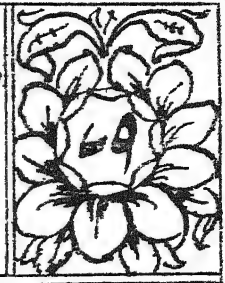
الهی مجرم شایخ المشایخ شیخ الایقیا  
 ۷۸ شیخ حسن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰

پناہ مال کھانا خواجہ حسن محمد  
 ایسا ساز مع خواجہ حسن محمد  
 بندہ ہونے پر در کا خواجہ حسن محمد  
 تجھسا ہونہ ہو کا خواجہ حسن محمد  
 حافظ حبیبی کا خواجہ حسن محمد  
 ہر طرح تجھ کا خواجہ حسن محمد  
 ہر طایفہ کا خواجہ حسن محمد  
 ایسا جو دو تھو کا خواجہ حسن محمد  
 دونوں جہان میں کا خواجہ حسن محمد

رخسے بقا کرو خواجہ حسن محمد  
 تیرے سو امیر اب کوں سو دین  
 کیا لیکر نہیں ہی بس ہر تیری  
 ہر کوں پر تجھسا اور دستگیر تجھسا  
 نور کیا تجھ سے تان ہر دو جہا  
 عیسے نصیر کا سو کلیمہ کا  
 محبوب حقے تم ہو طوبیٰ کے تم  
 دنیا میں ہر خور و رکھ شیرین رکھ  
 فخری نظم کیو فیاض آ پی ہو

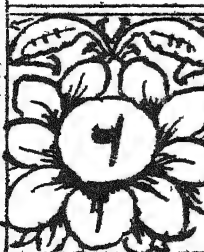


صدو جان نیکا کر رسم مجھ پیہو  
ہیں حبیب تیرا خواجہ حسن محمد



رہوں مست مجو جمالِ محبت  
شرفینِ ہر دیکھو تو آلِ محبت  
جمالے تو دلمین جمالِ محبت  
سدا رکھ تو دلمین خیالِ محبت  
یچھ ادنیٰ ہی ایدل کمالِ محبت  
ہر معلوم حق کو کمالِ محبت

خدا یا ہو حاصلِ صالِ محمد  
محمد کا سایہ محبت علیٰ ہین  
ذرا پوچھ کر مرثیہ پہرے  
ہر گز خوفِ تجھ کو دم و سپہن کا  
پچا ونگے اتنت کور و زینت  
خدا کے سوا کون جتا رہے



حبیبِ خدا آپ عاشق ہو  
عجایبِ ہر حسنِ جمالِ محبت

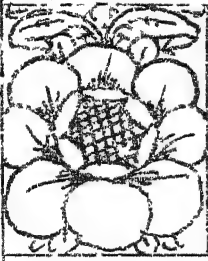


کہ ہر جبریلِ دربانِ محبت

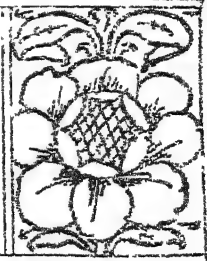
عجایبِ شانِ ہر شانِ محبت



ہمارے جانکی نیا ہر حقیقت	ہیں لاکھوں جان قربان محمد
دلاجین و ملک ہیں و کمر تاج	دو عالم زیر فرمان محمد
جو دیکھا آپکو دیکھ اذکو	خدا کی شان و شان محمد
ابا بکر و عثمان حبیبہ	ہیں خاص ان خاصان محمد



جمعیہ کترین ہر نام حبکا  
وہ ہر ذلکہ کش خوان محمد



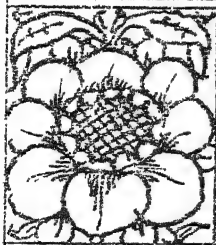
## ۱۱ مرادیت ذال معجمہ ۱۰

خیر آباد سے آیا کاغذ	میر اموالا مجھے بھی کاغذ
سُسے عشا تکرول بھول گئے	کچھ عجیب ہوم چایا کاغذ
مٹھف ہر جو باد صاف الہ	اوس لی نو مجھے بھی کاغذ
مہربانی سے میر و خواجہ نے	بعد مدت مجھے لکھا کاغذ

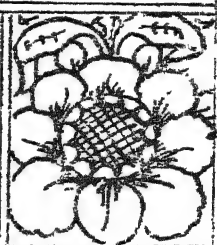


جلد بھنچا ہے ہمارا کاغذ  
 کچھ کسید طور سے دکھایا کاغذ  
 ہو گیا فنجھ کو مسی کاغذ  
 مجھ کو حضرت نے جو بھی لگا  
 کس کے نزدیک سے آیا کاغذ

نامہ بر بھ رسول اکرم  
 پانوں پر گرت دم جانان کے  
 اگنی جان تن جی جان میں  
 نئے اجباب مبارکباد  
 دیکھ کر خط کو میرے فرمایا



نام سننے وہ حبیب عاشق کا  
 پڑھ کے پھر حبیبین رکھا کاغذ



۸۲ مرید راء مہملہ ۱۴

الہی مجرمات امیر المومنین امام المتقین  
 حضرت اباب کر صدیق رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

## ۸۲ حبیبی کرمز الایمان ۱۴

وزیرِ مصطفیٰ صدیقِ کبر

پس از جملہ نبی اول ہن سب

سنی معراج میں حضرت حق

مدد اوسوقت میری کیجے گا

رسولِ ناشمی سے بخشوانا

تمہاری مدح کرتے تھے ہمیشہ

مجھے رنج و الم سے کچھ محفوظ

حقِ خوہگانِ چشتِ مجھ پر

عنایتِ حافظِ دین کی ہمیشہ

تمنا ہے کہ میں آنکھوں سے دیکھوں

امامِ اتقیا صدیقِ کبر

ہمارے پیشوا صدیقِ کبر

تمہاری سی صد صدیقِ کبر

جو ہر روز جزا صدیقِ کبر

ہماری بھی خطا صدیقِ کبر

جنابِ مصطفیٰ صدیقِ کبر

یہی ہے التجا صدیقِ کبر

کرم ہوا آپکا صدیقِ کبر

رہ میری یہ یا صدیقِ کبر

مزارِ مصطفیٰ صدیقِ کبر

شہ ہر دوسرا صدیق کب  
 بحق مصطفیٰ صدیق کب  
 تمہارا نقش پانچ صدیق کب

سمجھتے ہیں تمہیں محبوب  
 مجھے اپنا جمال پاک کھلا  
 بڑا تعویذ میرا درد دل کا



حبیب تہ یا ایران اوٹھے  
 یہی ہر مدعا صدیق کب



الہی بخومت حضرت امیر المؤمنین امام  
 المسلمین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

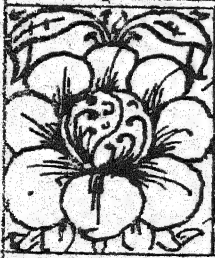
یا امام المسلمین حضرت عمر  
 ناصر دین متین حضرت عمر  
 ہودہ شاہ عادلین حضرت عمر  
 مصطفیٰ کو جانشین حضرت عمر

یا امیر المؤمنین حضرت عمر  
 کفر پر اسلام کو غالب کیا  
 عدل سے جسکے جہاں آباد ہو  
 فی الحقیقت حضرت صدیق بعد

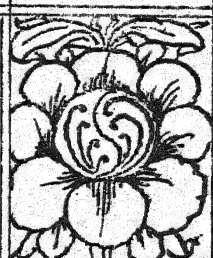
اے خوش رو تیری تعریفیں  
بعد سیر و گریہ ہوتا کوئی  
کشمکش سے نفس کش کے نہایت  
حشر کو دن آبرو رکھنے میری  
جسے تو بہ ماتھ پر میری کیا  
دفتر عرصیا نکلو دھوا لیں میرے

ق

بولا ختم المرسلین حضرت عمر  
تو نبی ہوتے یقین حضرت عمر  
دیجئے میرے تئیں حضرت عمر  
ہو نہ رسوا میں کہیں حضرت عمر  
دواؤں نہیں خلد میں حضرت عمر  
خود کر اما کا تبین حضرت عمر



اس صلیبِ خستہ کی بیخے خبر  
ہر تیرے در کا کہیں حضرت عمر



الہی مجرمیت شیخ المشایخ خواجہ علودینی

۱۲ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸۴

فخر نو بابر ہما خواجہ علودی نبوی

چشتیہ نو پیشو خواجہ علودی نبوی

آپکے در پرین کیمر دست بستہ باد باد

کونئی خرقہ کوئی پاتا پاتا ہر گلہ سرور

آپکے دیر بنے خشتی نظامی صباری

ایدن بیکسین جان بیکسین از روم محرم

رحم کر خواجه امین الدین ہیرہ کمر

نر خچین رو گویند روم حشمہ نر بھی

وقف راج نہوسا کتیر عریبار

میر و مرشد میر و مرشد میر و مرشد

اندون ہر ورق قصیدہ طبعی فن

رہبر و راہ ہدایت ہونہ کم جھہ ہما

ملتی شاہ دگر خواجه علوی دینو

تاج بخش اولیا خواجه علوی دینو

فیض پرچہ جاسیخا خواجه علوی دینو

ورد رکھہ صبح و سنا خواجه علوی دینو

حال رہندہ گویا خواجه علوی دینو

سر پہ ہر سائیر خواجه علوی دینو

راہ حکما رہتا خواجه علوی دینو

کر میری حاجت خواجه علوی دینو

پار جلد کی لکنا خواجه علوی دینو

رہبر و رہتا خواجه علوی دینو

دیدہ رحمت ہو و اخوابہ علوی دینو

۶

۸۵

شرابِ وصل کا دی جام یکبار  
 جهان آجا و تیرا نام یکبار  
 یہی پھنپا نیو پیغام یکبار  
 نذارم جز دُرت آرام یکبار  
 ہوئی دنیا میں طاری شام یکبار

کبھی ایسا قی گلفِ مِ کیبا  
 کلیجیِ تحامِ لونِ اے ماہِ پیکر  
 صبا کو چھینو سکے گنبدِ ہوا  
 بسیرِ بوستانِ باغِ اعدا بست  
 چھپا جب مہرِ درجِ حلقہ جہا

حلیب اس منہ کی کیا لافِ محبت

۷

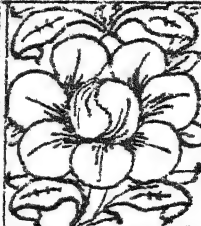
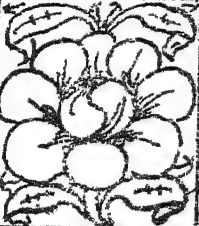
۸۶

ابھی نچتہ تو ہوا ی خام کیبا

ہم کو کافی نہ نقطہ حلقہ دینا رکھ  
 بنکنا رشکِ چمنِ مجسمہ نگار کا گھر  
 کہ بنا تھا دل میں سیراویں کا گھر

در بدر کون کچھ چھوڑ کر دلدار کا گھر  
 خواہ میں کاجو شرفِ سیرِ پاس  
 اس قدر مشقِ تصویق کی کھینچی خود کو

بہم لڑکپن سے ضعیفی کو سرسہ پہنچے	پھر خدا جانیں کہ چھوڑ کر گھر گئے
اپنے مقصد کو یاد دہو پہنچا چاہا	چھوڑتے بھر خدا ساکت شہید گئے
میرے ہاتھوں میں پرے عکسین نہ لگتا	چشم بلی بن کر گرس ہمارا گھر

	احمدیہ نے اپنا گناہوں کی تمھیں کیا پڑا	
ہو شفاعت کے لئے احمدیہ کا گھر		

الہی محرمات شیخ المشایخ سلطان الزاہدین  
قدوة العارفين حریق الحبیب خواجه فرید الحق  
والدین مسعود گنج شکر اجدادہنی

۱۷ رضوان اللہ تعالیٰ عنہ ۱۸

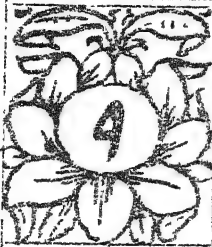
مقتدا فخریان بن حضرت گنج شکر	پیشوا افارغان بن حضرت گنج شکر
حق تعالیٰ رازدان بن حضرت گنج شکر	فیض بخش قسیان بن حضرت گنج شکر

عاشقی او کو طر یقین صد ا ختم کی  
 خسر شیریں باکو نام شیریں لب  
 ہنسکہ تو بین ہنستہ خواہد ہند الو  
 جو درد و کشت نظر الیاد و خلد  
 کوئی خاطر نہیں کایستہ و ستیا  
 کیونچہ او کی اشارت میں سہاورد  
 غم نہیں ہم بھٹی ایت پر کھبی اجا  
 جسے کی او کی غلامی و اسل ہو ہوا  
 ہم مقولہ ہم سیکار و نکاہر ساد  
 گو طہر او کو خوارق کا ہر طہر مان  
 سلسلے میں آجو آیا امان اسکو

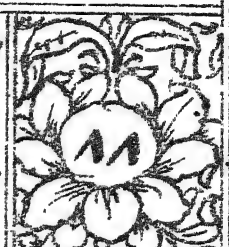
بادشاہ اشقان ہیں حضرت گنج شکر  
 ناطق شکر نشان ہیں حضرت گنج شکر  
 خسر ہندستان ہیں حضرت گنج شکر  
 مرکز دارالامکان ہیں حضرت گنج شکر  
 دستگیر بکشا ہیں حضرت گنج شکر  
 چارہ ہچا رگان ہیں حضرت گنج شکر  
 مادی کل گمران ہیں حضرت گنج شکر  
 رہنما طالبان ہیں حضرت گنج شکر  
 افتاب اصیا ہیں حضرت گنج شکر  
 راز مخفی میں عیا ہیں حضرت گنج شکر  
 مخزن الامان ہیں حضرت گنج شکر



دَہ پروردِ ذرہ کو چمکا دیں آفتاب	کس طرح مہربان ہیں حضرت گنج شکر
جایا میری طیت پر تہ ہیں تھیں	بسجائے ہون بانی ہیں حضرت گنج شکر



مجموعہ چہ دلو تا خدا چنی بنیاد  
اس محل کے داربان ہیں حضرت گنج شکر



نسعین الدین کی ہر صورت علاؤ الدین علی صابر

فرید الدین کی ہر سیرت علاؤ الدین علی صابر

دیا اقبال وہ حق نے دیا اجلال وہ حق نے

لئے ہیں حشیت کی دولت علاؤ الدین علی صابر

نظام الدین کا صدقہ نصیر الدین کا صدقہ

مجھے ملے کچھ حضرت علاؤ الدین علی صابر

جناب فخر دین نور محمد شہ سلیمان سے

مجھے دلوائے نعمت علاؤ الدین علی صابر

تیرے پیران کلیہ کو جو کوئی صدقے جاوے

ملے کو نین کی دولت علاؤ الدین علی صابر

بہت ہیں صاحب تلون بہت ہیں صاحب سنگین

تمہارے در کے یا حضرت علاؤ الدین علی صابر

ذرا اب حال پر میرے عنایت کی نطیجے

تمہیں کو حقے دی قدرت علاؤ الدین علی صابر

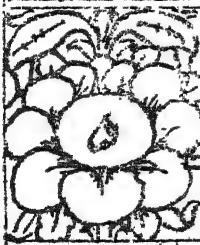
تمہارے محھر سے ہوا برود ذرہ و قطرے کی

رکھو میری بھی اب عزت علاؤ الدین علی صابر

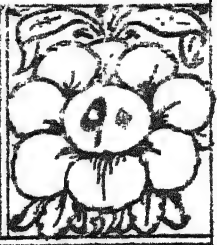
حبیب تاتوان و خستہ دکنو پیر حافظ کی

عنایت کیجئے الفت علاؤ الدین علی صابر

۸۹	دل زابد کا حال ہر کچھ اور وجہ کرتی ہو تو ساری جہا گرچہ ہیں نازنین خوش وقتاً گل گلشن ہیں گرچہ تازہ و	۵	دلین ہر کچھ تو فال ہر کچھ اور چشتیاؤ نکا حال ہر کچھ اور سیر یوسف کی چال ہر کچھ اور سیر نکل کا جمال ہر کچھ اور
----	--	---	--



معنی وصل جانتے ہیں سبھی



ای حبیب اتصال ہر کچھ اور

بیا شرف الدین چشتی دکنو میرزا دکنو در پہ حاضر ہوں حصول عاکیو اسطے پچھ غزل ہر گز نہیں غمی ہر میر جلی خوگان چشت کی خاطر سیر یار غفور	واسطہ خواجہ نظام الدین کے آباد کر از پے مشکل کشا جلدی سیری امداد کر دیکھ کر حسرت اپنی سکو اد پر صائر آتش دوزخ کی گرمی سے محجہ آزاد کر
---	--



اس حبیب تہن کو خوگان کا عشرہ



۴

اور سگ کو ہر جناب شاہ خیر آباد کر

۹۱

کیا ہر ساقی نے ہمکو بنجو و شرابِ حدت پلا پلا کر

بنایا سینہ ہمارا بریان کبابِ لفت کھدا کھدا کر

ہوا ہون آشفۃ جانِ دل سر چلیپ کے نام پرین

کستے ہیں بند کیو دیکھو حیران ہ اپنی صورت دکھا دکھا کر

تراشا تہ طور تلیو نکا جو ہو تو آنکھوں میں آنکھ پل

مکان ہر پردیکا آو بیٹھو بنجا و آنکھیں لڑا لڑا کر

یہ کہنے دی تجھ کو باڑ قاتل چلیپ کے قتل پر ہر مل

و خود ہر کشتہ نہ مارا و سکو جسم ابر و دکھا دکھا کر

۹۲

۸

بنایا مدہوش تھے ساقی شرابِ لفت پلا پلا کر

کبابِ قہنے تو کر دیا ہر دل و جگر کو جلا جلا کر

گلین پری ہر محبت کے تو قاضی مفتی ہر سہر سہر

کنا دیا دے کینا میں رات سے آنکھیں ڈرا ڈرا کر

نہو تو بے پروا اتنا ساقی قصور میرا سہا کر دیکھ

بہت پریشان ہوں اندرون میں تو میری خبر رکھا

جو آیا محفل میں تیری ساقی وہ بکوجھوڑا تو دیکھو بھلا

بہت سے استیلا تھک گئے ہیں کتابیں اسکو پڑھا پڑھا

نہو چھ احوال میرا ہمدرد کہ شکر خلاق کر رہا ہوں

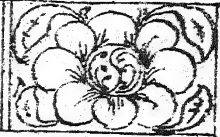
وہ اپنے دفتر میں کھ لیا ہر خط غلامی میرا لکھا کر

برنگ آئینہ تصویرت ہوا ہر سکتے کا مجھ پر عالم

یہ کسے دیوانہ کر دیا ہر جمال اپنا دکھا دکھا کر

جہاں کی چھانی ہر خاک میں ہوا ہوں برباغ میں تیرے

جو آبر و تونی دی ہر ساقی بگاڑیوں نہ بنانا کر



حسبِ مانند اشک دیدہ گراہ چشمِ چبانے کسیر

تو ہی ہر منظرِ چشمِ بنیا نظرِ براہِ کرم کیا کر

صورتِ معنی ہے کچھ اور

عشقِ جوانی ہے کچھ اور

وردِ زیبانی ہے کچھ اور

نقشِ معانی ہے کچھ اور

ہرزہ بیانی ہے کچھ اور

وصلتِ جانی ہے کچھ اور

دلبرِ جانی ہے کچھ اور

اپنی کہانی ہے کچھ اور

صورتِ معنی ہے کچھ اور

پیری کا ہے عشقِ قہیف

وقوفِ تسلیٰ کر ہدم

دامِ مین مین ہم صورت کی

جذب کے یا وہ عینِ فصیح

ذات سے کب ہر جدا صفتا

گرچہ مین دلبر پر میرا

قصہ جدا ہے مجنون کا

تشنہ دہن کہتی ہر جہان

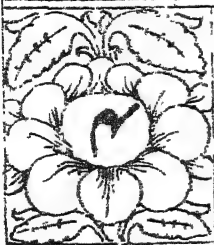
روحی سر ہی اخفی کر

اہل فسا کو باقی جان

تشنہ دہن کہتی ہر جہان

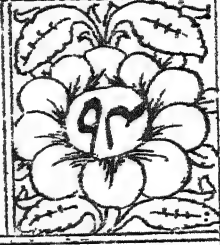
روحی سر ہی اخفی کر

اہل فسا کو باقی جان

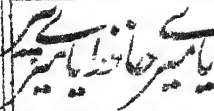


نشان حبیب اسکا نہ پتا

اسکی نشانی ہے کچھ اور



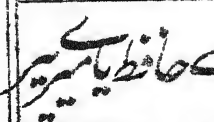
یا میرے فرشتہ یا میرے مولا یا میرے حافظ یا میرے پیر



مین ہوں تمہارا مین ہوں تمہارا یا میرے جاننا یا میرے



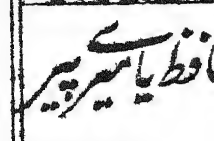
یا شیخ میرا حال حزنین ہر تیرے سوائے کوئی نہیں ہے



چشم ترجم مجھے خدا را یا میرے حافظ یا میرے پیر



تم چارہ ساز بیچارگان ہو تم دستگیر ماندگان



تیرے کرم کا مجھ کو سہارا یا میرے حافظ یا میرے پیر





مین نهون تمهارد کما کینه دیکه بدو سیرافینه

عاجز حلیب خسته تمهارد ایام سیر حافظ یاسمیر

## مرثیه مرزا محمد

الهی بحرمت شیخ الشایخ حضرت سید ابوالفتح  
بنده نواز سید محمد یوسف حسینی گدیواز صارا جشتی

۹۵ رضی الله تعالی عنه ۱۱

خواجہ خواجگان ہر بندہ نواز

رہبر سالکان ہر بندہ نواز

ہم مرید دنگو خوف محشر کیا

خواجہ بولفتح سید ابرا

عاجز عرض کیا کہ مقصد

مرشد مرشدان ہر بندہ نواز

فیض بخش عیان ہر بندہ نواز

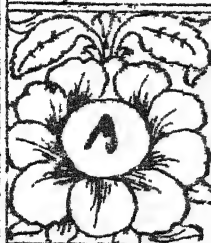
شافع عاصیان ہر بندہ نواز

بادشاہ جهان ہر بندہ نواز

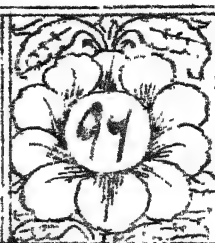
تمپہ یک یک عیان ہر بندہ نواز



بحر احسان میں آپ کے غوص	جسم کیا بلکہ جان ہے بندہ نوا
ہم بھی پائنتے راہِ سبب	مادی گمراہان ہے بندہ نوا
مہربانِ سیرِ درِ والا	برتر از آسمان ہے بندہ نوا
ماسوی اللہ ذاتِ پاکِ ہیز	سب بچھو دہم دگمان ہے بندہ نوا
بطفِ جنابِ جافظِ دین	ہم پہ کیا مہربان ہے بندہ نوا



خوابِ نیست کی کچھ حسیب کو دور  
پکا داربان ہے بندہ نوا

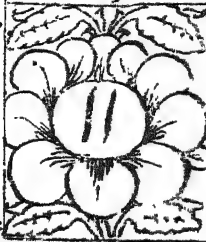


تاجِ بخش عارفین ہے حضرت گیسو  
رہنما سا لکین ہے حضرت گیسو  
کچھ فقط اک ہم نہیں ہے حضرت گیسو  
بر ملا خلوت نشین ہے حضرت گیسو

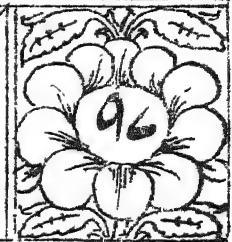
یادش عاشقین ہے حضرت گیسو  
وقفِ رنج نہوگا افسانہ کا غلام  
کر تو پہنچے تواری بہر گدا و شاہ  
طاہر اکثر ترین ہیں باطنین و نگار

کر تو بین گرامیک الکو جب کا طوف  
نام ہنام محمد جم شیعہ مرتضیٰ  
تھا جو گبر گبر تیر باوٹ گلہ گبر

یہ شرف کسک تین ہر حضرت گیسو  
مصطفیٰ کا چاہین ہر حضرت گیسو  
رشتہ دینین ہر حضرت گیسو



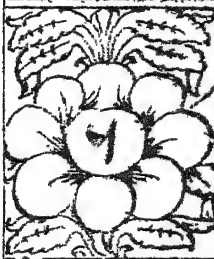
رحم جلدی حلیت کا حال  
وہ تر و در کا کین ہر حضرت گیسو



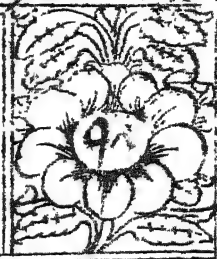
مین ہر قرار ہون چکونہ قیارت ہون  
بھرا ہر آنکھوں میں نورج نگار ہون  
گیا جو دیر و حرم میں قیانت نظر آیا  
غم فراموش کا ٹہن ہر سو سال  
تمہار کا کلچ پانکاس میں سو آ  
نظر نہ آیا زما میں خوب و تجھسا

کسی کی تیر نظر سے دل نگار ہون  
کہہ دو گل بھی کہہ سکتا ہر شاہ ہون  
چمن اپنی دکھی ہر دہی بہار ہون  
امید وصل کا رشتہ ہر انتظا ہون  
برنگ لہو جو برہم ہر روزگار ہون  
نہ وضعین کوئی ایسا نہ طرہ ہون

کہیں قرار نہ آیا یہ دلو کیا کیجے	میں پھر رہا ہوں سودا شکت ہنسنا
یہ چاہیں کسی لوسف کے خوب باہون	کہ مثل ابرگر انکھیں ہیں شگبار ہنوں
شب اقمین کیا کاشہ شراپین	کہ روز وصل کل موجود ہر خار ہنوں
عنایت بی ہر اون کی ناز مگر	بسکل بیک لرزے ہر خاکسار ہنوں

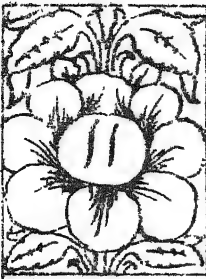


حسب جامی ہیں جان و ہر ایک کل

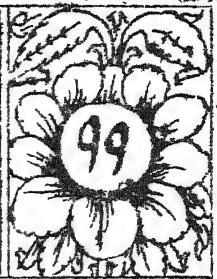


یہی امید تو اپنی ہر غمگسار ہنوں

ظاہر بر قریب لیکن ہر عیانی ہنوں	رشتہ ہستی ہر قائم میں نہیں فانی ہنوں
موج ہستی ز حباب اگر پھیکا آد	پر ادسی بحر عنایت کی ہر طغیانی ہنوں
ہر عیان ایں ثابت ہیں ہر صورتیں	ہر وہ شہرت ہر قرین ہر دانا دانی ہنوں
غیب سے ناسورین تو ٹھہری ہے	وہ صنم کیا کر رہا ہر اپنی جہانی ہنوں
اند کاں ظلو ما اور جھو کہید	اسلئے تقدیر تو کی ثبت نادانی ہنوں



خاکسای کی چھٹی سگد بنگیا  
اوسکے کوچ کی نہیں ملتی ہر بابائی



خواجہ گیسو دراز بندہ نواز  
تجھ پر روشن ہر حق کار از دنیا  
حق سے کر رہے ہونا  
میں ہوں بند کمینہ او نکا ایا  
دیجے یا شیخ او نکو سوز گدا  
دیجے تو نسیتی روزہ دار نہا  
روح جب میرتن سے ہو پرواز  
کس سے بولوں نہیں بچہ دلکارا  
موجشت ہیں اور مست نیاز

خواجہ بند نواز گیسو دراز  
اہل حق کا یہی مقولہ ہے  
تم ہو معشوق شکونہ بیباہر  
خواجہ مانصیر دین محمود  
مجھ سے بیعت کنو ہیں جو عاصی  
ال داد اولاد کو یہ عاصی کیے  
اوس گھڑی وصل ہو حضورا  
تم سو اکون لے خبر میری  
جن انسان تیرے روئے میں

کیجئے پار جلد پیراجہ باز

ناخدا آپ ہو برائے خدا



اس حلیب کین پیکیجے رحم

خواجہ ہندہ نواز گیسودرا



## مراد یف سیر ہمد

الہی محرمت شیخ الشایخ سلطان العاشقین

رئیس المعشوقین حضرت خواجہ عید الدین

امیر خسرو دہلوی چشتی رضوان اللہ تعالیٰ

۵

عنه

۱۰۰

حاضر ہون پیک چھوڑ کر دیں

کرنا مجھے دیکھتے فقیر لگائیں

یہاں تک کہ سفید ہو گئی کھیریں

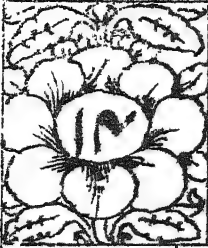
ہر نام تیرا محمد کا سہ لیں

اے خیر خواہان جہاں تک کہ

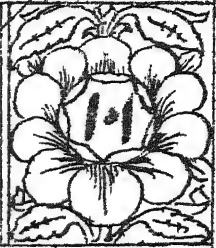
اس پر لڑکپن سے ضعیفی آئی

لگ جا اگر دسین سر عشق کا

خواہش تجھ جنت کی نہوگی نہا



دیوانہ و دلدادہ نہیں ایک حبیب



او غیرت سیلے تیری ہاں لکھو قیس

## مریف ضاد معجم

عارف کا مقتدا خواجہ فضیل ابن عیاض

صفیو کا پیشوا خواجہ فضیل ابن عیاض

اور کل کارناما خواجہ فضیل ابن عیاض

سرور کل اولیا جھکو خدا گریبا

باد صوبہ سن پڑما خواجہ فضیل ابن عیاض

ہوتی ہر جا روٹی اور حل شکلات

آپ کا ہر ہوا خواجہ فضیل ابن عیاض

ادھی دیکھو ہیری در چہمی خاندان

رہتا جھکو بتا خواجہ فضیل ابن عیاض

راہ کو جھو بھٹکتا پھر رہا ہون

ریخ اور غمسی بچا خواجہ فضیل ابن عیاض

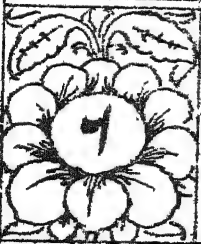
زندہ دنیا میں مجھ کہہ سر خر باہر

پار جلد سیر لگا خواجہ فضیل ابن عیاض

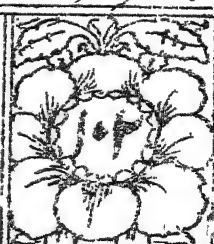
اگنی ہر ناویسی اندون طوفان

ایکا ہوں ایک خانہ فضل ابن عیاض  
تم ہر سبک بادشاہ فضل ابن عیاض  
فیض ہر یکہ ایک خانہ فضل ابن عیاض  
دفعہ سر بل خانہ فضل ابن عیاض  
کر میری حار خانہ فضل ابن عیاض  
ہر ضعیف و کاعصا خانہ فضل ابن عیاض

رحم کر محبہ فضل ابن عیاض  
ایکے درہم چشتی نظامی خانہ  
و جد کر تہمین ابن چشتی عیاض  
وزد و غم رنج و الم ہر ناتوانی سبر  
در چہ حاضر ہوں تیر چہ حار و شکر  
گر تو تر بھی سنبھل جاتا ہوں و شکام



ہر حبیب کترین عیاض تیر گھر کا غلام  
اور سگ رہوں تیر خانہ فضل ابن عیاض

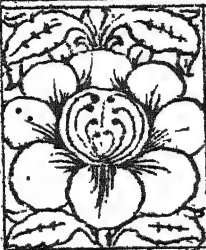


مردانہ جان میں خانہ فضل ابن عیاض  
رہبر الایمان خانہ فضل ابن عیاض  
ایکے روح نوان میں خانہ فضل ابن عیاض

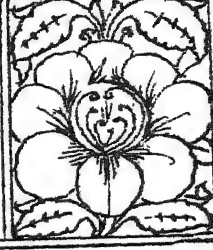
قد و سالکابین خانہ فضل ابن عیاض  
مادی و جہان میں خانہ فضل ابن عیاض  
لیکھ زمین و آفاق میں شہر سہر ملک

ہمچہ بھر باہین خوجہ فضیل عباس  
حافظ وہاں خوجہ فضیل عباس

مثل فلک خذر عجبی ہی نہ  
عشق اہن مجھ خوف کی طرح نہیں



خونکے جلیبے جان میں شہو  
تیری نگاہیں خوجہ فضیل عباس



## ۱۰۳ مرثیہ ظباء مجہد ۲۲

کرے بھر مرتضیٰ حافظ

اولیاد نکا پیشوا حافظ

کر مدد میری جلد یا حافظ

کون ہر آپکے سوا حافظ

میری برائے مدعا حافظ

قید غم میں ہوں مبتلا حافظ

رحمے بھر مصطفیٰ حافظ

بادشاہوں کا بادشاہ حافظ

چین و آرام اب نہیں ملتا

چھوڑ دو آپکا کہاں جان

شہ سلیمان کے قصور سے

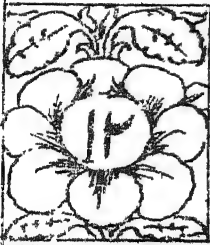
کیجئے جلد رستگار مجھے



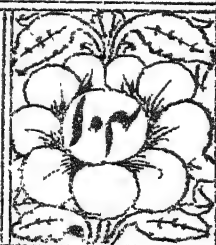
دہی ہو دیگا وہی ہو دیگا  
 سنگ در تیرا ہلو پارسے  
 کسین طاقت ہو جو بچا کیو  
 صبر طاق نہیں قرار نہیں  
 بھیک ملجا ہم فقیروں کو  
 زاہد از ہد پر نہ نازان ہو  
 کس سے برائیگی بغیر سیر  
 اسلایمین قید ہون مطلق  
 اندون ہمپہ جو گذرتی ہر  
 آپکے در کا ہم فقیروں کو  
 فیض الاسے ہو گئے کتنے

جسمین ہو آپ کی رضا حافظ  
 خاک کو چہ کی گہریا حافظ  
 اس مصیبت میں تجھ سو حافظ  
 سخت مضطر ہوں دل سیرا حافظ  
 آپکے در سے کچھ بھی یا حافظ  
 تجھ گنہگار کا خدا حافظ  
 ہم غریبوں کی مدعا حافظ  
 جلد اگر مجھے چھوڑا حافظ  
 جا کرین کس سے التجا حافظ  
 فرش مسند ہی بویا حافظ  
 صوفی درندہ بانو حافظ

ساز برگ سفر کرے یکسر	مجھ پہ او تری ہر جو بلا حافظ
دُرایمان جانِ عزت تن	نذرین تیرے کر دیا حافظ
بادشاہوں پہ فخر رکھتا ہر	تیرے کوچہ کا ہر گدا حافظ
خیر آباد سے برائے خدا	بخشد تیرے میری خطا حافظ
ابر دینے بجھکھو سو نہا ہر	ہر طرح سے مجھے بچا حافظ
صفت کی ہو گیا ہوں ان رنوا	دردِ دل کی کر دو حافظ



دو جہانین تیرے تیرے لئے  
پیر و مرشد ہے رہا حافظ

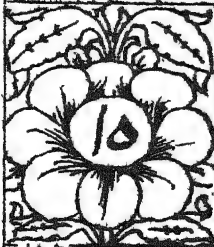


نہیں اس دن رکھ سو کوئی ہمارا حافظ  
صدِ دل جو کوئی تھکویں ہمارا حافظ  
سب سے سیرِ چل پاتا رہا حافظ

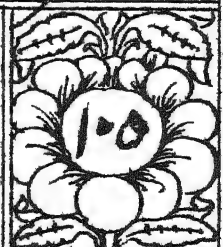
دو جہانین تیرے تیرے رہا حافظ  
اپنے آئے ہیں تشریفِ مدد کو اس کی  
ششہا کا کل شکل چھینا ہوں

فوج غم نمی مجھے ہر سبک اکھیر ہے  
 تجلو بہ عابدین ہر عبادت کا  
 خیر ان کا رہتا ہے بہت فانی  
 چین آرام نہیں عقلمندین  
 اوج پہ لائے ادب کی شکر  
 نام ستم ہی نہ عشاق کہوں قصدا  
 شب انیسویں یقین کی افسوس لا  
 دُمر قصو دس بھر کو اوہ مخطوط کیا

کیجے یار کی نہیں جگہ کا یا راحا  
 دو جہا میں ہر خدا دیکھ رہا  
 پھر خوشی ہو تو بجا محکوم بہ راحا  
 انہیں ہر مجھ دم لیں کا یا راحا  
 اندون لپٹ رہا پیر استا  
 نام ہر ایک از بک پہ راحا  
 کر کے غافل ہیں دنیا سدا  
 جسے دہن سیر لوجہ میں سا راحا



حل مشکل کو حبیب جگر دلا رکا  
 وردی صبح و سانا نام تمہارا راحا



بہت دین دوالم ہوں ناتوان  
 فط

آہی جلد ہو مجھ پیہ ہر بان  
 فط

اثر ندیکھا در اپنے رونمیں

یہ اتھا لہ میں ہوں لباسوں

بحق نور نبی فخر دین سلیمان کر

ہو جیسے خفا کل ہون کے شرج

اباس بجا محم انکر چوڑا دیو

تمھارے لطف عنایات کیا بیان

تری گلی ہر محم رشک جنت الہ

کتب کا لہو خاطر میں ہر بند و

جدانی مجھے گوارا کہا ہر خضر کو

چو ذات پر کہ مشاطہ مریدت

تمام شعلیں آسان میری ہو جان

کہاں تک میں کونالہ و قحان قضا

مقیم جامہ تن میں ہر میری جان

ہمارا چھوٹا گلین شاہد مان

جو آپ مھر کرین گل ہون مھر جان

پھنسا دیا مجھ قسمت نے ناکہ جان

مہین مجھ میں باقی کیا جان

میں کیا لڑو نکا بھلا میر بوستان

ہزار اگر چہ کرین پند نا صبا جان

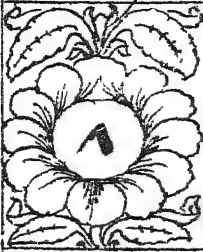
جدہ میں ہوتا ہوں رہیں دستان

خدا پاک کے اور میری درمیان

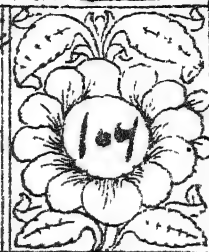
جو دیکھیں چشم تر حم و یک زمان

تمام عمر گزاری تیری غلامی میں  
حیدر کی یہ تمنا ہر روز چشم کے

در جناب سے واجاؤں کیسان قطف  
اٹھوں سجدے تو بول میری بیان قطف

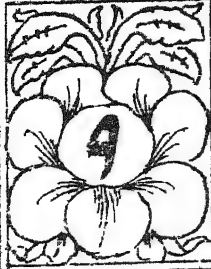


کلمہ میں طوق محبت ہو پاؤں میں رنج  
تھا کر سامنے لاؤ کیشان کشاں قطف

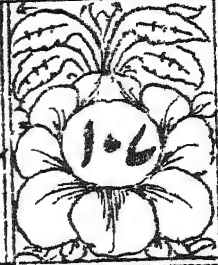


پیر ہمارا حافظ حافظ  
درد زبان ہر دم اپنے  
کشتی ہماری پار لگاؤ  
دونوں جہان میں ہم عاجز  
پنست بہت ہی اوج پہ لاؤ  
آباد کیجے دل شاد کیجے  
تیرے کہا گس در جاوین

حقا پیرا حافظ حافظ  
نام تمھارا حافظ حافظ  
ہوں بے کنارا حافظ حافظ  
تیرا سہارا حافظ حافظ  
میرا ستارا حافظ حافظ  
غم کا ہوں مارا حافظ حافظ  
کون ہمارا حافظ حافظ



اپنی حبیبِ خستہ کین کو



دیکھ خدرا حافظ حافظ

حسنِ یوسفِ دورانِ فط

دلینِ ہر میرِ یہ ارمانِ فط

جس نے پکڑا تیرا دامنِ فط

میر اندہ بہ میر ایمانِ فط

لاکھ جان تجھ پہ قربانِ فط

دردِ دل کی کرو درمانِ فط

میری مشکل کر آسانِ فط

زلفِ ساہون میں پریشانِ فط

اصفِ شہرِ سلیمانِ فط

جانِ قد مون پہ تمھارے فط

دُرِ مقصود دامنِ ہوا پر فط

دیر و کعبہ سو نہیں ہر مطلبِ فط

یک سیری جا بانی حقیقت کینا فط

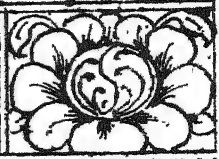
دلِ بیا ہے از بس مضطر فط

نخِ زینِ نور محمد کھطفیل فط

شانہ بھی نہ ہو ہر وقت مدد فط



غمِ نگر تیرے حبیبِ نالان



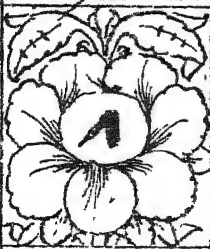
۱۰۸

فخر دین نور سلیمان حافظ

۷

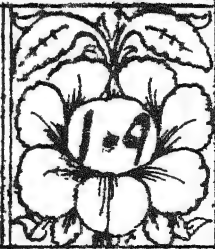
غوثِ زمان ہے حافظِ حافظ  
 نامِ نگینِ دل پہ لکھا ہے  
 مست ہوا ہوں اپنا میں جیسے  
 عالمِ آبِ وصلت کے  
 جیسے نہان ہے گلِ مین بو  
 نام ہے اونکا دردِ زبا

قطبِ مان ہے حافظِ حافظ  
 دردِ زبان ہے حافظِ حافظ  
 پیرِ مغان ہے حافظِ حافظ  
 تشنہ دمان ہے حافظِ حافظ  
 جسمِ مین جان ہے حافظِ حافظ  
 دلِ مین نہان ہے حافظِ حافظ



اپنے جلیبِ خستہ کیجی

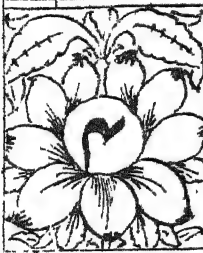
فخرِ جہان ہے حافظِ حافظ



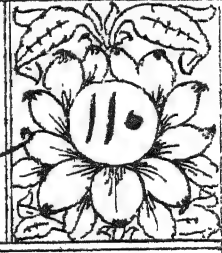
یہی چہتے ہیں ہم اکرامِ حافظ  
 بے گنا حشرِ مین انعامِ حافظ

ہمارا حرزِ جان ہو نامِ حافظ  
 قیامت تک ہمارے سلسلے

پلا کر تازہ ترکیک جامِ قضا	مسیحا مجکو زندہ کیجئے گا
بچھا کر شش جہت میں نامِ قضا	یہ کس صیاد کی صیادیاں دہن
عجب نام خدا ہے نامِ قضا	خدا کا دوست محبوب کسا
یہ یک ادنیٰ ہی فیض عامِ قضا	مریدوں کو نہیں ہوتی ہر سگڑا
جو آیا سر سے زیرِ بامِ قضا	اوسکے واسطے ہر چتر شاہی



تصدق ہوں جلیپ اوس یک پرین  
کہ جسے لا دیا پیغامِ حافظ



میں ہوں تمہارا مین بن تمہارا پیر یا پیر قضا  
کیجئے نہ اس بحرِ غم سے کنار یا پیر حافظ یا پیر حافظ  
میں بنو اہوں بیدست و پا ہوں بدستگیر و پاپا  
تیرے کرم کا جھکوسہا را یا پیر حافظ یا پیر حافظ



میں ہوں بت نفس کی اب پوجا رہی ہوجھتا ہے سر پر سیاہی

کبھی سبکنا اس کے خدا ریا پیر حافظ یا پیر حافظ

مسکین جلیست کمین ہر شا او سکا کوئی نہیں

۱۱۱ - ۶ وہ ہر تمھارا وہ ہر تمھارا ریا پیر حافظ یا پیر حافظ

تمھاری محرابانی ربکا ہر حساں یا حافظ

بھاری جان بون تم پہ ہر قربان یا حافظ

زبان قاصر میری تک حساں شایا

ہر ایک شکل میری کرتی ہو تم آسان یا حافظ

نہیں ہر چتر شاہی کی ذرئی لمین نہ خوشتر

ہو سہر سایہ افکن آپ کا دامان یا حافظ

تمھارا نام ہر نام خدا حلال ہر شکل

تمھاری شانِ شاخِ اکیا شانِ یاقظ

سازنی تہن پہ جو میں نو بھید آئی

کہ تہن بیاں آجاؤ تمھیں ہو جانِ یاقظ

کیا خالی چھپت تہن خلوتِ دل کو

ہماری خلوتِ دل میں ہو جہانِ یاقظ

روئے انور سے لہابِ آٹھادِ حافظ

صورتِ پاکِ زرا مجھ کو دکھا دی حافظ

غیر کا دل میں نہ آو میرے اب ہم خیال

غیر سے کو میرے اب دل سے بھادا دی حافظ

ہوں میں گزشتہ تیرے زلفِ سیہ کا شب

اپنے دیوانے کو زنجیرِ بھادا دی حافظ

محرر سا کیون میرا خیر قسمت چکر

بختِ خواہید کوٹھ کر سے بڑھادے

حرفِ تخیلِ جہان از رہِ الطافِ کرم

لوحِ دل پر میرا اب صاف سدا ہے

حدِ پاک پر اولٹا کے غلافِ زرین

حشرِ برپا ہو جو صورت کو دکھا دے

زنگِ آلودہ پر مرآتِ حبیبِ حیران

عینِ الطاف سے کیا بارِ جلا دے

دیکھو خدا را یا حافظ

کون ہے میرا یا حافظ

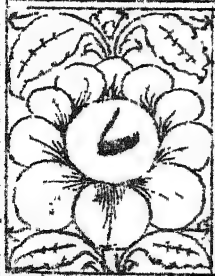
بنے پکارا یا حافظ

میں ہوں تمھارا یا حافظ

دونوں جہان میں میرا کسوا

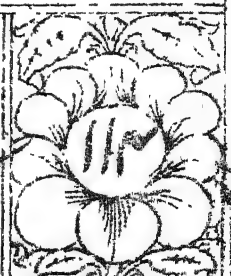
کرتے ہیں اوسکی آپ مدد

خستہ حالی میری تھیں	کیون ہے گوارا یا حافظ
مثل شانہ چلتا ہے	سہ پر آرا یا حافظ
بھبھ شفا، بیمار ان	کیجے اشار یا حافظ
تیرے کہا کو جائیں کہا	کون ہمارا یا حافظ
چرخ ندے چمکا دیو ذرا	میں استار یا حافظ
ادھر تیری ہجر نے بس	ہم کو مارا یا حافظ
تیرے سو اکس جابھی نہیں	ہم کو سہارا یا حافظ
جسکا نہیں ہر کوئی شفیق	وہ ہے تمہارا یا حافظ
خانہ دل آباد کرو	تم ہو دل آرا یا حافظ



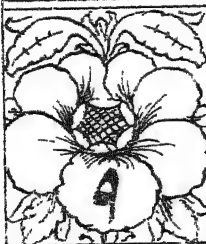
لب پہ ہر جانِ خستہ جلیب

کر نہ کہنارا یا حافظ



پھر نہ آیا کوئی نظر زمین سے فط  
 جبکہ عورت کسی لہلہا کو بکھا فط  
 حشر میں ہو ونگا جو زیر لای فط  
 بات جس کو نہ کیا آئی حصہ کیا فط  
 پتیلی زمین میں رکھو لی پر جا فط  
 نظر آو گی جو حشر میں تھا فط

ایجنوں دیکھ لیا جس نے اقا فط  
 یک کر شرمین کرے دعوانا جنوں کا  
 تاب و رشید قیامت کو اٹھیں فط  
 سامنے میری در آیا اور حافظ بھجا  
 آنکھ کو نور کو کہتا ہوں میں فط  
 مر حاصل علی گتے ہو اور دور فط



خوانِ نعمت کیا سیرِ جبرِ حبیب

ہو نہیں مشہور سکتا نہ رہا حافظ

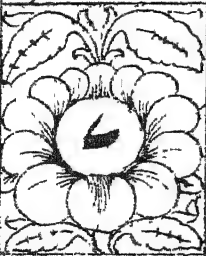


ہر قبلہ عاشقوں کا کو حافظ  
 ہر محراب حرم ابرو حافظ  
 دو چشم نرگسین جا دو حافظ

کوئی پہنچا دی ہم کو سو حافظ  
 کروں سجدہ سمجھ کر قبلہ جان  
 کرین مرده دل کو نہ دم میں زندہ

ہر مشکِ عنبریں گیسوِ حافظ  
 اگر تربت میں آئے ابوِ حافظ  
 کلامِ حق کی صورتِ روحِ حافظ  
 خدا دکھلائی مجھ کو رویِ حافظ  
 قیامت قامتِ دیوِ حافظ

معطر ہو دماغِ اہلِ لون کا  
 وہ پھولوں میں پھولوں میں جان  
 تجلی دہم دم رب کی ہر ہر دم  
 یہی اے دل دعا اور مدعا  
 ہر قد قامت میں قامتِ قصو



نہالِ باغِ دل اب خشک تر ہو  
 جیسا کیجے جیت جو حافظ

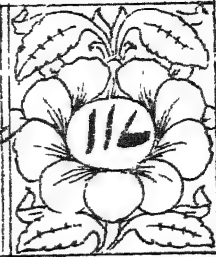


مجھ کو سنبھالو یا پیرِ حافظ  
 تم سر سے ٹالو یا پیرِ حافظ  
 گھر میں بدلو یا پیرِ حافظ  
 انکھوں میں ڈلو یا پیرِ حافظ

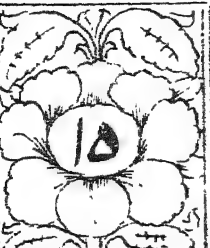
اپنا بنا لو یا پیرِ حافظ  
 دنیا و دین کو کھل آفتون کو  
 بوڑھا ہوا ہونے پر پڑا ہون  
 سرِ عمر کے بدل خاکِ قدم کو

رب سبست مجھ سے ملے ہو نہیں  
حرص ہو اگو جلدی ہمار

اون کو منا لویا پیر حافظ  
دل سے نکالو یا پیر حافظ



عاجز حبیب تہ کو دل میں



گھر ہی بن لویا پیر حافظ

جلوہ دکھاؤ یا پیر حافظ  
انکھوں میں آؤ یا پیر حافظ  
خواجہ سلیمان اور فخر دین کا  
اپنا تصور انکھوں میں میری  
کبر و رعوت حرص ہو اگو  
تن کو مکان میں تم کو بیٹھو  
اپنے کتابی رو کا سب تو کچھ

رب سے ملاؤ یا پیر حافظ  
مجھ میں سماؤ یا پیر حافظ  
صدقہ دلاؤ یا پیر حافظ  
جلدی جماؤ یا پیر حافظ  
دل سے مٹاؤ یا پیر حافظ  
گھر سے نجاؤ یا پیر حافظ  
ہم کو پڑناؤ یا پیر حافظ

جلدی ہنسناؤ یا پیر حافظ

سر نہ لگاؤ یا پیر حافظ

ہم کو بچاؤ یا پیر حافظ

مجھ میں در آؤ یا پیر حافظ

در پر بٹھاؤ یا پیر حافظ

اون کو مناؤ یا پیر حافظ

تشریف لاؤ یا پیر حافظ

رو تون کو اپنی صورت دکھاؤ

انگھن میں میری خاک قدم

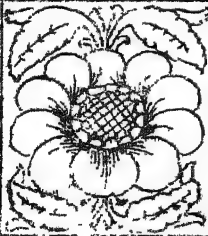
دینا و دین کی کل آفتون

میں ہوں سر اسر مشتاق صورت

اپنی گلی کا گستاخا کے

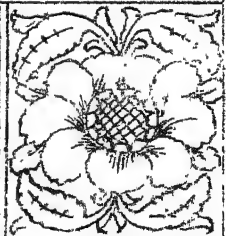
سب سے ہر روٹھی ہوئی ہیز

حاضر ہمارا ہر خانہ دل



عاجز حبیب خستہ کو اپنے

صورت دکھاؤ یا پیر حافظ



۱۰ سر دلیف عین مہملہ ۱۱۸

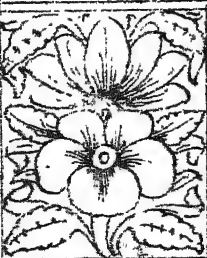
ہر گرم چشت کے بازار میں کچلے

بلند مرتبہ رکھتے ہیں عاشقان

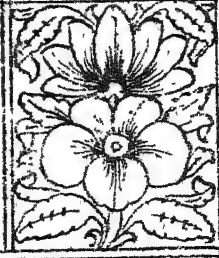


رہنمائی بھی یاد دیریاں سماع  
 بہت ہی کم ہیں یا نہیں قدردان  
 تھی فن شعلی استا و عین جان  
 یہ جانو نکتہ و پروردہ عارفان  
 ذرا تو کچھ انصاف منکران  
 بتاؤ کون ہے دنیا میں قدردان  
 ہیں میں بیشیا صوفیان  
 ہیں وہ نوشی بیشیا سرگران

زمانہ کان و انون کی ہر شرط  
 اگرچہ اہد و عاہین سکیر و لیکن  
 جو کچھ نہیں کہ بہتر سماع ہاجم  
 سماع میں فن و حضوری ازین حجاب  
 نوا الکت خود پوری میں آئی  
 بغیر سلسلہ حشیت شتہ و آری  
 او دہر حضوری ہر غفلت نہیں بالکل  
 یہ فخر فی رسی سلیمانی فخری



الہی بندہ عاجز حبیب کتر کی  
 دعا ہر جان بھی نکلا تو دریا سماع



الهی محمد شایخ المشایخ خواجه مخدوم  
حاجی شریف زندلی چشتی رضی الله

تعالی عنه

۱۱۹

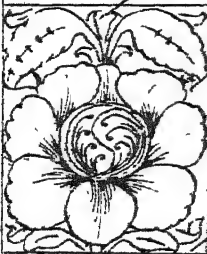
۱۲

عاشق و کامقد خواجه حاجی شریف  
غم نهین دست این گردن  
مشکلیں بن یکسر کرانی دور  
کرب فقیر و نکو سیر باد بساکی ہو  
نام می پکا مرض باکی واسطه  
کچھ تصد خواجه بود کا دلوانے  
وقت شکل جو تمھارا نام الالم لیا  
دست اپنی اپنی عرض حاجت

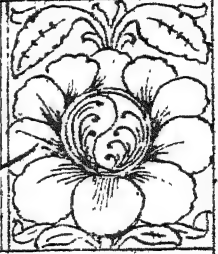
عارف و کامقد خواجه حاجی شریف  
کیونہ میر رہنا خواجه حاجی شریف  
تو میر شکستہ خواجه حاجی شریف  
نام میر الیمیا خواجه حاجی شریف  
کیا ہی قانو شفا خواجه حاجی شریف  
یہ بھیکای گھڑا خواجه حاجی شریف  
اوسکی حاجت رو خواجه حاجی شریف  
ایا ہر شاوگد خواجه حاجی شریف

درد کی نپی دلوں پر خواجہ حاجی شریف  
خان کی کیمیا خواجہ حاجی شریف  
درد مند نگاہوں پر خواجہ حاجی شریف

ایک کو چھ تحقیقین ہر ایک الشفا  
کیون نہن منجود در بدرمانت  
کیون نہن بیا الفک اشارتین



ہر جلیب سیرین رحم محبوبی زید  
کون سا تجھ سے خواجہ حاجی شریف



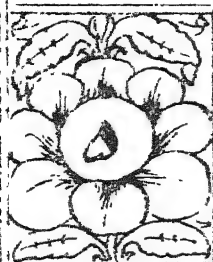
وجہ تسمیہ جمیر شریف کی یہ ہے کہ آجا نام ایک راجہ کا  
تھا راجہ ہندستان سے۔ حد غزنین تک کا  
ملک بچ اپنے علاقے کے لایا تھا۔ اور میر بچ زبان  
ہندی کے پہاڑ کو کہتے ہیں۔ اور دوسری وجہ تسمیہ  
اجمیر کی یہ ہے کہ آجا آفتاب کو کہتے ہیں اور میر ہیاڑ کو

۱۲۰ کذا فی جیب الاولیا ۱۲

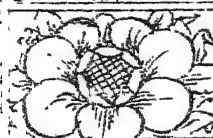
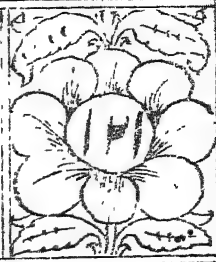
اخلاص جلد کھا حضرت جمشیر شریف  
 قاصد بھرتا حضرت جمشیر شریف  
 پیر حستی محمد تو اپنی زیارت کے  
 ادلیا ساک براتی میرا خواجہ دلو  
 وجدین ہاں صفائیں بان قصوں  
 سجد کرنا میری جانب در خواجہ  
 انکھ اندھ کو ملی بانج نہ بچہ پایا  
 قبر میں بیٹھ کر عالم پہ چکو مکتبی  
 پاتھن ل کی مرادیں سلجھی پنی اپنی  
 دل میں ہر شوق یار تے بنو خواجہ  
 قاصد حال ل امر فضل میرا

کیونکہ ماسن میرا حضرت جمشیر شریف  
 کہہ دیو پیغام میرا حضرت جمشیر شریف  
 جلد اب یہ بابا حضرت جمشیر شریف  
 جا کہ چھوٹیں بسا حضرت جمشیر شریف  
 ہر عذوق غنا حضرت جمشیر شریف  
 قاصد اشتوق جا حضرت جمشیر شریف  
 کوڑ کوڑی گئی حضرت جمشیر شریف  
 یہ تصرف ہنیا حضرت جمشیر شریف  
 انکر شاوگد حضرت جمشیر شریف  
 ورد ہر صبح و سوا حضرت جمشیر شریف  
 عرض کر جا کہ ذرا حضرت جمشیر شریف

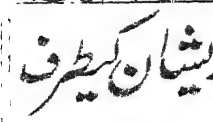
باغ امیدوار اوس بحر کرم ہوتا رہے  
کوئی خالی نہ پھر احضرت جمیر شریف



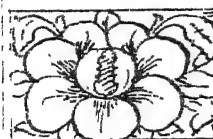
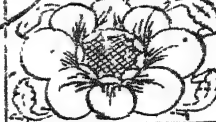
یہاں تباہی جلیب جگہ گاہ  
یا خدا جلد دکھا حضرت جمیر شریف



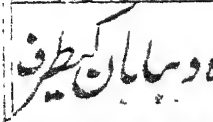
ہر سجد گاہ عاشقان ابرویں جانان کی طرف



کیونکر نہ میکسر دل کھینچ زلف پریشان کی طرف



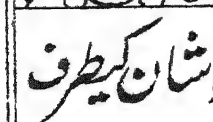
اوس رشک لیلیٰ کے لئے کیوں دل بھٹکتا ہو میرا



مجنون کی صوت دھونڈنی کوہ و سہاں کی طرف



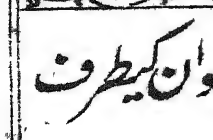
یہاں خنہ گانِ خاک سبیا ہم ہو لڑیہ و زبر



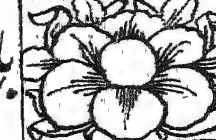
اوس کا لہر جب ہو گیا شمعِ خموشان کی طرف



بیٹھے ہوئے ہیں یاد میں اوس غیر گلشن کو ہم



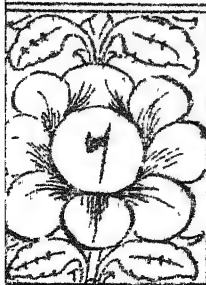
باغ ارم نہ جائینگے نہ باغِ رضوان کی طرف



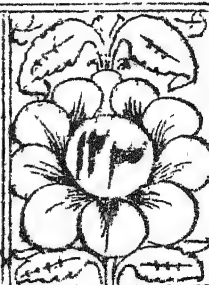
حاجت روانی کے لئے توجہ حبیبِ خستہ جان  
تو سہ کو جانا چاہئے خواجہ سلیمان کی طرف

## ۱۲۴ سر دیف قاف

دکھو ہوا جو حافظِ ہر دوسرے کا شوق	پیدا ہوا اوں عشقِ سرخیز الہامی
ہزار معنوی کی جو منزل تھی پہنچانی	نہیر ہوا جو مرشدِ حق بنی عاقل
کیونکہ نہ تو ہر حشر میں باعثِ نجات کا	سُلطانِ دین امیرِ عربِ مہرِ نظامی
زاہد نہ بت پرستی سے مانع ہو زینیا	بیشک تو نسو چکے ہو اہلِ خدا کا
دنیا میں اور گرمی بازِ حشر میں	سایہ فکں ہو دامنِ آلِ عباس کا
جنت کی ہو دوزخ کا کام کو ہو	دل میں ہو میرِ کلرخ نگینِ ابرار کا



حبیبِ نیک آپ ہی ملیمین اور حبیب  
حاصل ہوا جو مرشدِ اند نہا کا شوق



# مرادیف کاف

ہر طرح ہوگا سوسن و مدکار ہر ایک

تیر کو چمن کھڑا طالب دیدار ہر ایک

غور ہو کہیہ تو عشق کا بازار ہر ایک

مسیح دیر در حرم کو چہ ولد ار ایک

زادہ گوشت نشین صاحب نثار ہر ایک

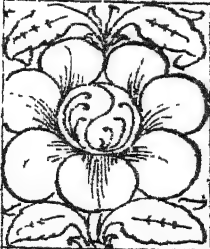
لاکھوں پانچ سہ پین تیار ہر ایک

ساقیا جام حوصل سو کر دی مدہوش

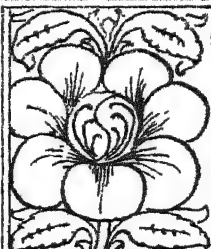
سرمو فرق حیا اور حقیقت میں نہیں

لفظ میں کچھ تفاوت ہو دماغی میں

دور میں تو سمجھ لے کچھ کنایہ نزدیک



اور سب شہ بانگا تو لہو جاتے ہیں  
پر حبیب شفقہ نگہگار ہر ایک



# مرادیف لام



بر آ کر رسول انبر آ کر رسول

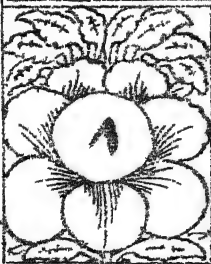
مجھے اپنی صورت دکھا رسول

خدا یا مجھے کرفدا رسول

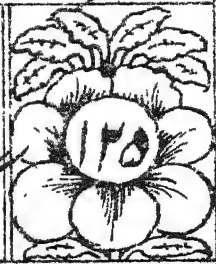
مدینے میں فن ہو میرا خدا

میری چشم دل میں سوا رسول  
 سبھی ہو گئے زیرِ لب رسول  
 کہ دیکھو چھوٹے ابو اور رسول  
 اگر صورت اپنی دکھاؤ رسول  
 مگر مجھے نقشِ پا رسول  
 کہ ہند الولیٰ میں عطا رسول

اٹھی نہ آئے نظر دوسرا  
 ابو البشر ہو لیکر تافخِ صو  
 پکارینگے عشرت میں بھیہ دوزخی  
 یٰ مدینِ نحرین سے کیا ہو  
 میں نکھیں ملوانی سجدہ کروں  
 میری پیر و مرشد میری رہنما



جہنم ہو مجھ پر حرام اور حبیب  
 اگر خواہیں میرے آئے رسول

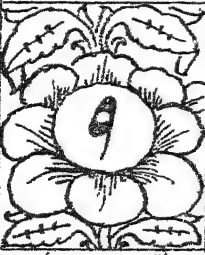


بہین اپنا روضہ دکھاؤ رسول  
 میری گھر میں تشریف لاؤ رسول  
 مجھے اپنی صورت دکھاؤ رسول

مدینے میں ہکو بلاؤ رسول  
 علی کر لے فاطمہ کر لے  
 یٰ مدینِ نحرین کے رو بہ

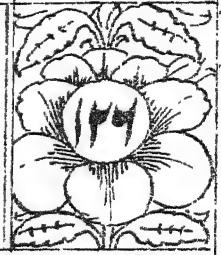


اے پار جلدی لگاؤ رسول	پڑا ہوتا بھی مین میرا جہاں
بچاؤ بچاؤ سچاؤ رسول	مجھے ہر نفس شیطان سے
شرابِ محبت پلاؤ رسول	میرے سر میں نہودا ہوا لگا
مجھے اپنا مجنون بناؤ رسول	نہیں لیلیٰ عقل سے ہر غرض



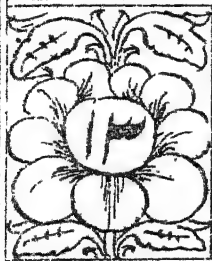
پڑا قیدِ غم میں تمہارا حبیب

چھوڑا نیکو جلد سے آؤ رسول

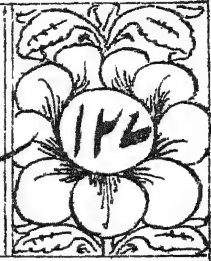


عرض ہو مجھے غلام کی مقبول	خواجہ ہندالولی عطا رسول
کچھ تو بلجائی مجھ کو ابنِ رسول	تیری سرکار میں ہیں سبائل
کچھ تو دلوں کو اتر گئے ہر مسئل	سگد گاہِ ہر یہ راہ نشین
شانہ تابدار زلفِ قبول	منظرِ مرتضیٰ کے نور ہو تم
سرِ مو بھیک کی بحرِ ابنِ رسول	مانگتا ہوں تمہارا زلفِ بکلی

دیکھو روضہ کو کتنی ہرین ملک	ہر پہاںکا عجیب صن طول
گرداوس گنبد منور کے	ہر مراقب کوئی کوئی مشغول
حافظ دو جہان کے صدق سے	کل مرادین ہر میر دل کی قبول



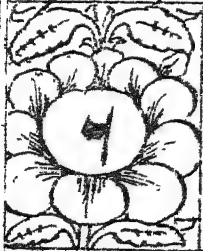
یا اٹھی مخفیل خواجہ کے



کر مطالب حبیب کے تو حصول

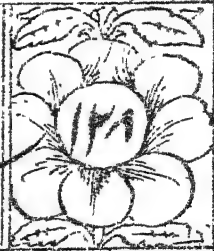
عشقباز و نگار ہنما ہر دل	منظر خلق کی ضیا ہر دل
جلوہ گردین ہر وہ ماہ لقا	کہتے پھر کس پہ مبتلا ہر دل
عاشقوں کا نقطہ طیب نہیں	بلکہ ہر درد کی دوا ہر دل
ہسکا ڈہانا نہیں مناسب	ای تو خانہ خدا ہر دل
نوجوانی میں تیغ بران ہر	وقت پیری کی ایک عصا ہر دل
دنیں ہر افتاب شبین ہر	عین ظلمات میں ضیا ہر دل

کیا کرین بس کے چتر شاہی کو	ہم کو پارس ہر کمیٹا دل
غوطہ زن ہو پایا درین	کچھ عجب تر مہیا ہر دل
قید سے خلق کو ہر وہ آزاد	دام میں عشق کے چنسا ہر دل
قول ہر چہ تمام حکما کا	ملک اعضا میں پادشا ہر دل
یادہ گوئی سے فائدہ کیا ہر	چپ ہو تجھ کو کیا ہر دل
ہر زمین اور فلک نہاں سمن	گنج اسرار سے بھرا ہر دل



ہر مقولہ یہ دلبر و نکاحییب

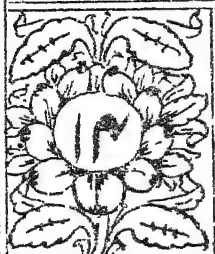
کوئی لیس کرے پھر دیا ہر دل



دنیا میں غنچہ سخن دینا ہر دل  
 سچ تو بتا مجھ کو تیرا چہر کیا ہر دل  
 گنج خفی گو گنہ کا تو راز دانا ہر دل

زہر خیموں ضعیف کو نوجوان ہر دل  
 ایدل ہر چھین نہ ساسی کا تیرا  
 حاجت جو حال میں پیاں کون

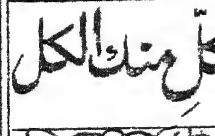
لاتا ہر کتب غیر کو اپنے خیال میں  
ایسا وہ آپ دیکھیں خود پاس ہر دل  
لوح قلم ہر عرش ہر کرسی ہر تیر مین  
تجھ میں زمین تیر غنیمت آسمان دل



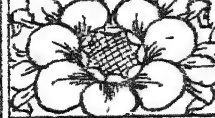
نسبت اسکو قلبِ حقیقی ہر اس لئے  
قائیم ہر حبیب اک کہ نہایت دل



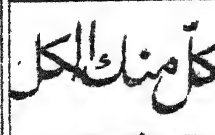
سب بندوں کا تو ہر خدا یا کمال کل منکال کل



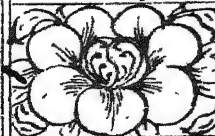
ہر ذات تیری ہر چون چر یا کمال کل منکال کل



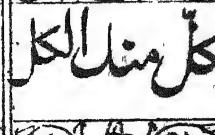
تو ہر احمد اور احد تو ہی صنم ہر اور صمد



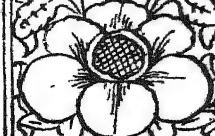
کوئی نہیں ہر تیر سو یا کمال کل منکال کل



جملہ رسل اور جملہ نبی غوث و قطب و رسا و ولی

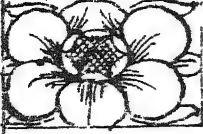
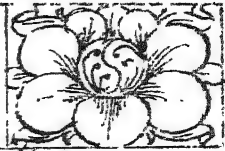


سب قطر ہر ہینا ورتو دریا یا کمال کل منکال کل

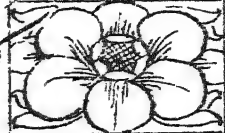


تجھ سے خواجہ تجھ سے آدم تجھ سے ہر ذرہ ہزار عالم

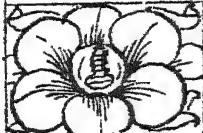
سب کو کیا تو نہ پیدا کیا کل اکل منک الکل



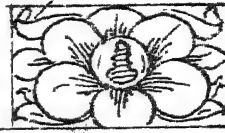
تو پاس میرا جو نکلین ہو کس سے نہاں تیری خوشبو



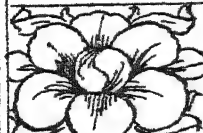
کب بکھر ہو و قطرہ جدا کیا کل اکل منک الکل



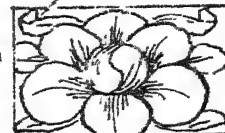
گر شمع نامی تعلیم تجھے اور تو نا بھی کچھ لذت پائی



یہ شغل تو اپنا رکھو سودا کیا کل اکل منک الکل



جلو نہا ہو تو مجھ میں تو مجھ میں مہین ہوں تجھ میں



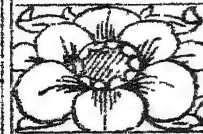
میں تیرا ہوں تو میرا کیا کل اکل منک الکل



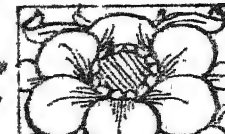
میں ہوں جاوے تو ہر قدیم میں ہوں عاصقی ہر سیم



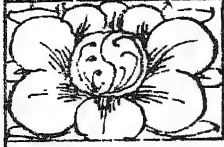
ذات ہو کب ہو صفت جدا کیا کل اکل منک الکل



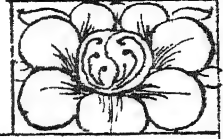
تھا تو کنز مخفی میں میں علم میں تھا و مان بھی تیرا



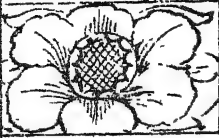
میں ہوں یہ تجھ سے کیا کل اکل منک الکل



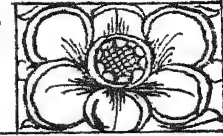
جو تجھ میں نیا اپنے کو کیا وہ پھنچا اپنے مقصد کو



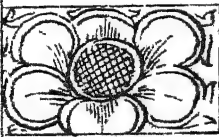
اپنا عاشق آپنا یا کُل الکل منک الکل



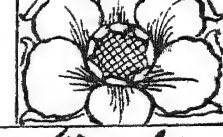
جس سمت پہ ڈالی میں نظر وہ تیرے تیری ماں کی نظر



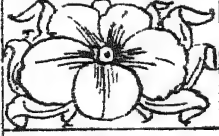
اٹھ گیا پردہ کثرت کا یا کُل الکل منک الکل



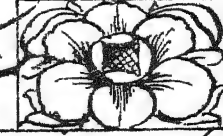
اپنی صورت پر خلقت جب آپنی کی خود آدم کی



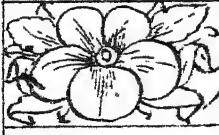
انسان کا ہو اسکو دہو کا یا کُل الکل منک الکل



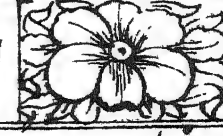
جب کل میں تنہا کیا ٹھہر میری صاحب میر حضور



کسے بولا قالو ابلی یا کُل الکل منک الکل



مسکین صلیب کی ہر تجھ سے عاہر شام و صبح



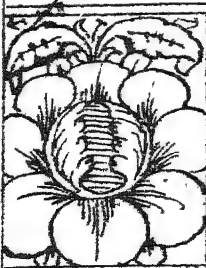
اب پردہ اٹھا دغفلت کا یا کُل الکل منک الکل

نہیں کوئی انکھیں لٹائیگی تو قابل

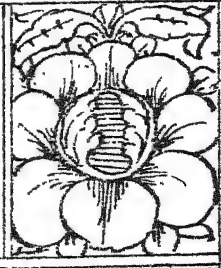
اشا یہ سب میں لٹائیگی تو قابل

بچھ پر دیمین لہاں زنجنون کو بولا  
 ملی خاک پا یار کی تب میں بولا  
 جو مرشد کو دیکھا خوشنوع کو بولا  
 ہنر قند مبارک محمد نبی کے  
 سمجھ لے کہ ہر علم تقطع کر اندر  
 مجھ دیکھ اوستا معنیٰ زبولا  
 اسے دیو و صلی صباں صنم کی  
 خدا کی عنایت ملتی ہے نعمت

بچھ صورت ہر تیرے دکھانیکہ قابل  
 بچھ سرمہ ملا ہر لگانیکہ قابل  
 بچھ صورت ہر دلمیں جانیکہ قابل  
 فرشتہ تنکی نکھیں بچھانیکہ قابل  
 بچھ راز خفی ہر چھپانے کے قابل  
 بچھ لڑکا ہر مکتب میں انیکہ قابل  
 ہر میر ٹر پانہ لٹھانہ کو قابل  
 بچھ دولت نہیں لٹانیکہ قابل



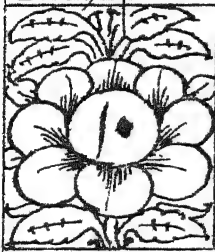
حبیب ہی پنا محبوب تو ہے  
 بچھ حرفِ دوئی ہے مٹانیکہ قابل



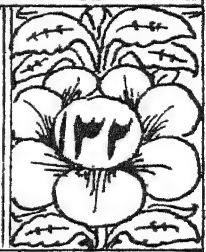


یانی بھر خدایکچہ اُمت پر کم  
 یانی آپکا کہلا کہان جا غور  
 تمہیں دشن میرا جان میں جان  
 یانی جلدی لہجہ اس کشتی کو

آپ کے در سے سوا جان میں کہاں ہم  
 مجھ کو از بس ستا تا ہر مانی کا  
 چشمِ حُرمت ادھر کھٹکے شام  
 بحرِ عصیان کے تلاطم میں ڈوبیں ہم



کچے مسرور حبیبِ دہخستہ کا دل  
 اندون کے گھیرے او حسرت و غم

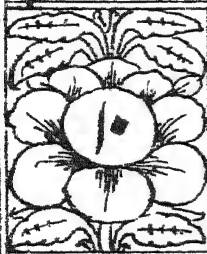


نہ نام لیں کُشتی کا رکھیں کامِ کرم  
 نہ نام ہی میں طلبِ طلبِ نہ طلب کی  
 فلکِ ناخبات سے ہو گیا نہ پنا  
 دکھا لوگوں میں نگاہِ نیشِ ملال  
 کر نیکر شکِ چین کے کل گھر کا

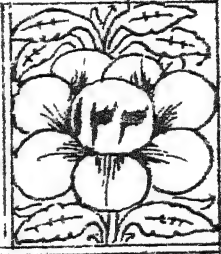
جو کام ہی میں تجھ جیسی اہِ نعتِ کام  
 یہی طلب کیا نہ ہم دم لیا کرینِ تیرا  
 کہ پھر وہ مہر بر باد ہوا، ابر سہرا  
 رہا وہ ماہِ ہم مہر ہی میں شام  
 زباں اوس گلِ عنبر کو لا، لوگ پیا



<p>اگر چہ وعدہ خوبان فانی سازد کوئی چلانی کبھی راہ این حسینوں کی بجاست شربت یا شربت گرداد حرم میں برین ہر جاوہر رخ دکا ہو وفاشی کو دھوکہ نہیں چام تمام ہر ایک نقش قدم ہر مثال حلقہ دم حلال مشرب عشاق میں ہر احجام نہ چھوڑے آپ کے فرہ صبا اسلام</p>	<p>اگر چہ وعدہ خوبان فانی سازد کوئی چلانی کبھی راہ این حسینوں کی بجاست شربت یا شربت گرداد حرم میں برین ہر جاوہر رخ دکا</p>
--	--



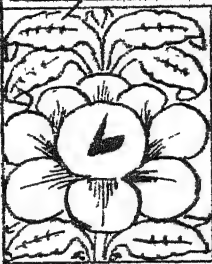
حلیہ وقت مصیبت کے نام چاکا



تو پڑھ کر بھیج نبی پر سدا صلوات و سلام

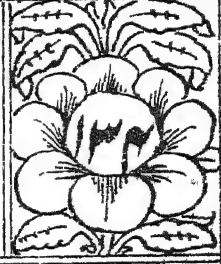
<p>دل میں اسکو جاوہر پاتو ہین ہم سائنے اوس گل کو جب جتا ہیم سب میں ہر جاوہر عیا او شمع کا یاد صورت میں وہ گل رخسار کے شکر خالق کا بجا لا تو ہین ہم بلبل دل تجھ کو بہلا تو ہین ہم کونسی شمع میں نہیں تپا ہین ہم جانب صحرانکلی تو ہین ہم چھوڑ کر بھیہ در کہان جتا ہین ہم</p>	<p>دل میں اسکو جاوہر پاتو ہین ہم سائنے اوس گل کو جب جتا ہیم سب میں ہر جاوہر عیا او شمع کا یاد صورت میں وہ گل رخسار کے ہو گئے برباد تب بھیہ در ملا</p>
--	---

فائدہ اتنا بڑا ارشاد سے	منظر گل کی رو پاتے ہیں ہم
دیکھتے ہیں چشمِ باطن کے اگر	آپ میں ظاہر سے پاتے ہیں ہم
رو برو آتی ہر جب تصویر یا	اس دلِ غمگین کو خوش پاتے ہیں ہم
نغمہ دل سے تجھے ہم نے	ذکر اللہ ہو کا سنو تو ہیں ہم



توشہ عقبے سمجھ کر اے حبیب

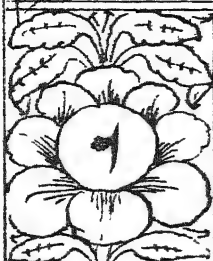
نام حافظ کا لئے جا ہیں ہم



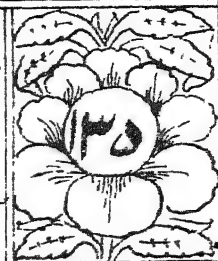
پروانہ منظر شمع پہ نرات جلیں ہم	پروانے جان کی سترکتے ہیں ہم
شمع رنجِ دلِ آہِ دنرات جلیں ہم	پروانہ کیا دیں سہ کر نیلے ہم
بو عطر کی پیدا ہوئے تو عجیب	خانِ دردِ آدلا تن پہ ہم
کیوں عارضِ گلیں کے فوجِ گلیں	دنرات میں سن لقا کر سیاہی ملیں ہم
مرغانِ خوش ہو اب فصلِ گل	پھر بالِ چاند سیاہی بالِ گل ملیں ہم

و مانگد حنا ز کف پا صمہ

ستر با قدم شست جلہم

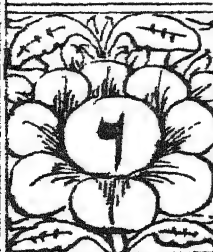


حافظ ہوں ان دیک حبیب نے انکو  
ہستے ہیں نصیحت نہ کو سائیہ لہم

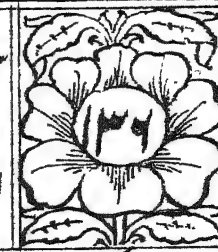


ساغر و شیشہ میں ہم ہیں خم و خمائیں ہم  
نگینوں میں ہوا میں گل و گلزار میں  
سربلعل و شمع میں ہیں از میں ہم  
ہیں کبھی نخل و حبت کی گلزار میں ہم  
ہیں شبنم و اسی بخت میں مکر میں ہم

یار ہم میں تو تیرے ہیں یاد میں ہم  
جکس میں انہ میں جھرم میں ہم مائیں ہم  
صل کو چھوڑ کر ہم آئیں آج کل میں  
کبھی وحشی ہیں صحرائے عالم میں  
روح میں قلب میں بت میں ہر جلوہ



حافظ خلق کی پانی ہر غلامی ہمنے  
ای حبیب آئے ہیں باغ میں دریا میں



ہر طرف پھر تو ہیں بکھڑے ہر جا میں

راہ تیری نہیں کوئی جو ملین کیا ہم



چھڑیو میت عین تو آزاد	شاہ اجمیر کے گداہین ہم
گاہ عاشق بنے ہیں خود اپنے	کبھی معشوق خوش داہین ہم
حال ہر آن ہے نیا اپنا	گھہ فنا ہم ہیں گھہ بقا ہم ہم
آپی بیمار ہیں اور آپی طبیب	درد کی اپنے خود دواہین ہم

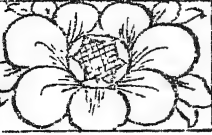
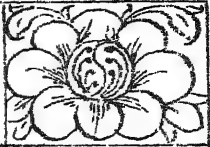
مانگنے سے حبیب عازنکر	بھیک ملجی بنو اہین ہم
-----------------------	-----------------------

احمد مرسل شاہ احم صلی اللہ علیہ وسلم	کیجئے مجھ لطف و کرم صلی اللہ علیہ وسلم
--------------------------------------	--

سرور عالم شافع اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	جسم مطہ نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
--	-------------------------------------

بول تو ایدل ہر اکدم صلی اللہ علیہ وسلم	
--	--

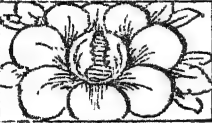
قالب احسان جان کرم صلی اللہ علیہ وسلم



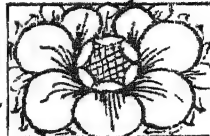
عین بصرین ہر پل آؤ خانہ دیدہ کعبہ بناؤ



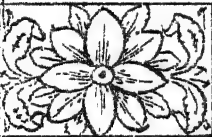
منزلِ سینہ کیجے عرم صلی اللہ علیہ وسلم



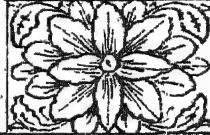
ہر وہ شہر لو لاک لہا پایہ ادا نہ جسکا دے



ان ہو وحیٰ مرج اتم صلی اللہ علیہ وسلم



وصفِ بصر ما زاغ بصر شمسِ ضحیٰ روی انور



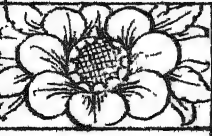
لیلتہ الایسہ خفیم صلی اللہ علیہ وسلم



زیرِ وزبر ہو طائرِ جان تنکا قفس ہو جا روان



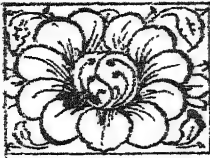
سر ہو تمھارے زیرِ قدم صلی اللہ علیہ وسلم



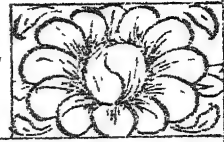
ہاں وہ بنوین محرابِ غاغین عرم ہی بلکہ دلا



سر ہاں اوسیجا بخشہ صلی اللہ علیہ وسلم



کوئی نہ تجھ سے محرم حق ہے بھئی ہی اہلِ حق کا سبق



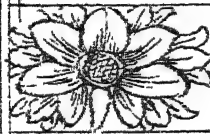
رحمتِ حق تجھ پر دایم صلی اللہ علیہ وسلم



زنگِ دوئی کا دلے میں نقشِ بندِ اُسمین ہے



ہستی اپنی بھولین ہم صلی اللہ علیہ وسلم



ربِ بینِ عربین تجھ ہی بھید ہو آیا نعلینِ سمیت



عرشِ برین پر رکھ کہ قدم صلی اللہ علیہ وسلم



جز لا الہ الا اللہ کبھی نہ نکلا منہ سے لا



آپ تھے ہر دم کہتے نعم صلی اللہ علیہ وسلم



سرِ مہ سا آنکھوں میں لگاؤں میں چلیپے اپنے سچاؤں



مجاٹے جو اونکی خاکِ قدم صلی اللہ علیہ وسلم

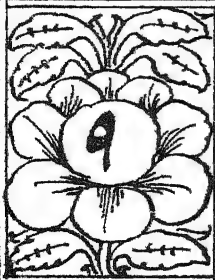
ہر محجہ مساجدِ خواجہ ابوالدین

تیرے در کا سہرا خواجہ ابوالدین

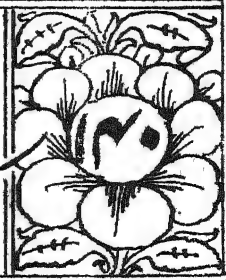


میر و مولامیر مرشد میر حامیر و میر  
 ابرار شمس ریزی خاک بو ترا  
 بھیک محک و جگان چیت کے دربار  
 شہنشی کی سیر سر ارپناہن عیا  
 حل مشکل کیجی مجھ سیر و سامانی  
 بیکلی زبس ہر گھلی اور میر و دیکلی  
 سجدہ لکھی اور پچ واسپ سیر  
 خواب میں شریف لایا کر خوابیدہ  
 نزع میں رگو رین و حشر کی باز این

بخشین خطی خواجہ جلال الدین دم  
 چکے بھڑہ ذرا خواجہ جلال الدین دم  
 کچھ تو ملجا بھلا خواجہ جلال الدین دم  
 کر دے بھر خدا خواجہ جلال الدین دم  
 اپنے مشک کشتا خواجہ جلال الدین دم  
 آپ ہو غنچہ کشتا خواجہ جلال الدین دم  
 جسے ہو عقدہ خواجہ جلال الدین دم  
 چہرہ نور کھا خواجہ جلال الدین دم  
 سیر ہو سائیر خواجہ جلال الدین دم



بندہ عاجز حبیبیتن کو حال  
 کر نظر بھر خدا خواجہ جلال الدین دم





یاں دلاحتی دلربا کو ہم

چلے اجمیہ مدعا کو ہم

ہاتھ باندھے کھڑی دعا کو ہم

کیا کریں سایہ ہمارا کو ہم

اچھے در پہ التجا کو ہم

پائے یحان نورِ مصطفیٰ کو ہم

کیا کریں لیکے کمی کو ہم

پائینگے اپنے مدعا کو ہم

عرض کریں ابوالعلا کو ہم

تا بر آئے ہمارے دل کی امید

تا سفارش کریں وہ خواجہ

زیر دیوارِ رستہ ہین

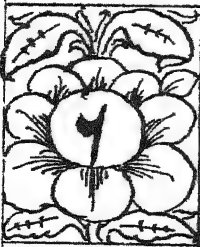
اکبر آباد میں ہین آپہنچے

روضہ پاک کی زیارت کی

خاکِ درگاہ پاک پر اسیر

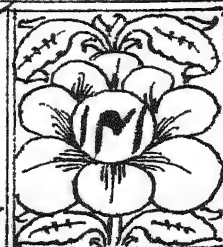
عرض اتنی کریں وہ خواجہ

ق



ہر کمینہ جو تیرے در کا جلیب

لیکے حاضر ہیں اس گدا کو ہم



اور جا کوئی بھید بقاءِ بقا کو ہم

وقف ہو جو مر فناءِ فنا کو ہم

منہ ڈھانپ کر کر بیٹھے ہیں شرمِ حیا ہم

مانگے دعا جو ماتھے اوٹھا اٹھا ہم

کیونکر نہ بیٹھیں ماتھے اوٹھا اٹھا ہم

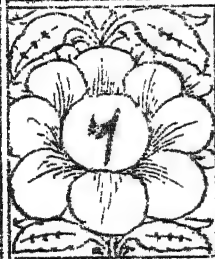
رکھتے ہیں چھ امید رسولِ خدا ہم

کرتا نہیں ہر بار نظر اسلے نام

حاصل ہو میں ادھاری کیا آئین

اکسیر کی ہو زمین ملی خاکِ کربلا

ہو وقتِ عمرِ دولتِ دید اک عجب



قد مون نکاحِ حلیت پہ چلے ماتھے  
تکھونکو اپنے ملتے ہیں نقشِ پیاہم



طالبِ صلِ کبیر ہیں ہم

کیا کہیں کے آشنا ہیں ہم

اوسے دلبر کے آشنا ہیں ہم

عکس ہیں نورِ مہین ہیں ہم

گہے فانی گہے بقا ہیں ہم

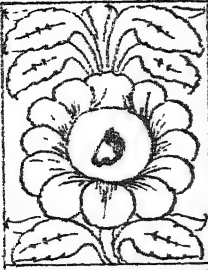
یار کے تاہم پر فدا ہیں ہم

خود فراموش ہو کر بیٹھے ہیں

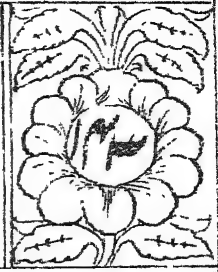
جسمینِ پیدا آسانِ حضرتِ حق

بخدا آفتابِ وحدت کے

گھل گیا جب تجددِ امثال

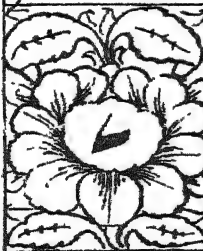


بادشاہت کی کیا جلیپٹ س  
خیر آباد کے گراہیں ہم



ہماری ہستی ہو ہوم یوم کی عدم  
فنا بقا کی تجلی میں تو ہر اک دم  
یکھہ اثر کسی تو باہر کہیں کجا قدم  
ہمارا دیکھو طہو حشو بھی ہو قدم

عدم کی آئین ہستی میں ہو پھر بھی عدم  
خیال آں مدور نفس کا رکھہ ہر دم  
مدام ہو تو نظر بر قدم اگر عقل  
قدیم علم میں ہیں رطہو میں جا ش



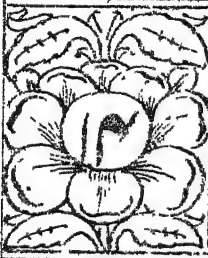
جلیپٹ س اور ذاتیری عطر  
تو اوسکے حال کرا کریم اپنا کرم



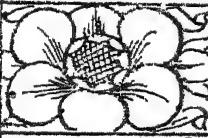
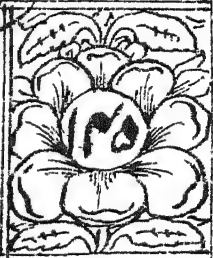
گاہی صنم پرست ہیں گاہی صنم میں ہم  
فرحت میں ہم ہیں کبھی غم میں ہم  
ملک عدم آئی چلے پھر عدم میں ہم

جلو نہ فقط ہیں دیر و حرم میں ہم  
اپنا نہیں ہے حال کبھی ایک حال پر  
ہستی کل ہو پھر نہیں کچھ بھی عتبا

دریاد گاہ دشت گیسو کو ہسارین	بند و عوب کے ہیں کبھی لاجم میں
گھٹے شبنم تھو کم کھجی و تریش تھو	گھٹے تھین پرستین بیت ام میں
ہستی نہیں رہے ہیں غریبی میں	گاہ غنہ کا بقا یکدم میں ہم

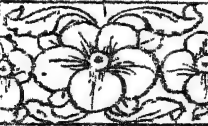
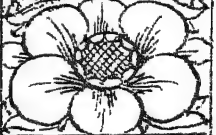


ملکہ تھین جلیبٹ سے مل گئے  
ناسوت گزرتو ہی بکھڑم میں



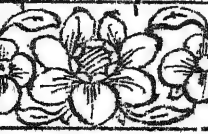
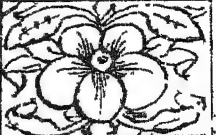
میں تو تھاک درگا گداہوں یا شیخ عالم اللہ ارحم

اور جان و دلس تھپے فداہوں یا شیخ عالم اللہ ارحم



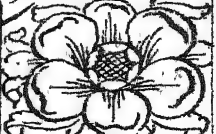
کہ جال میرا تے نہان ہو دیکھا مقصد تیرے عیاں

دیکھو تھاک درپہ پڑا ہوں یا شیخ عالم اللہ ارحم



تم دستگیر در ماندگان ہو تم چارہ زیبیاں کان ہو

کیسی بلا میں مین مبتلا ہوں یا شیخ عالم اللہ ارحم



هون نام لیواهند آلوی کاخو اجه سلیمان جتک و لی کا

دو اور فخر دین کو در پیہ پڑا ہون یا شیخ عالم سدا رحم

سنتا نہیں ہو کوئی ہماری ہمہ پردہ ہو حافظ تمھاری

کوتا تمھارے در کا بنا ہون یا شیخ عالم سدا رحم

عالم تمھارا حوالہ ہر پھر شور مجنون پیدا ہو آکا

دین دست بستہ بیکہ رہا ہون یا شیخ عالم سدا رحم

دونوں جہاں تک تم ہو وسیلہ میرے میرے قریب

میں معصیت میں بس مبتلا ہون یا شیخ عالم سدا رحم

تم ہو دو اکمل در دمنہ حاجت روا کمل مستمند

میں بھی تمھارے در پیہ کھڑا ہون یا شیخ عالم سدا رحم

کوئی نہیں ہو دیکھو ہمارا لیکن ہر تیرے در کا سہارا

گرچه من مجو جرم و خطا هون باشیخ عالم ندر ارحم

فرما و جلدی شمه که تم اپر تا حل مشکل هو و هاری

صورت تمهاری مین تک تا هون باشیخ عالم ندر ارحم

مین بیکه مکهو حیرت زده هون بلکه سر اپا مجو لقا هون

نقش کف پامین هو چکا هون باشیخ عالم ندر ارحم

حافظ تمهین بن ناصر تمهین هو مادی تمهین جامی تمهین

سب کچه کیا هون در کر رما هون باشیخ عالم ندر ارحم

خالی بنجادین در تمهار کگل هون مطاب حاصل همار

ابنام تیر امین پره رما هون باشیخ عالم ندر ارحم

هونین جلیپ ته کمینه کر پار جلدی میر سفینه

مین خود سر اپا دست دعا هون باشیخ عالم ندر ارحم

# ۱۴۶ مراد یف نون ۱۰

دلا تو دل سے مدام ہو جانی کہ صدقہ علی کو قربان

ہیں انس و جن جان تن سر اپانی کہ صدقہ علی کو قربان

تو کیون ہر گز دشمنی اگر دُن سو بھیہ چکر کاہم سے کہہ

تو ہنس کے بولا میں رہا ہوں نبی کہ صدقہ علی کو قربان

کشتی آہن بنا یا کہ بطن دین ہم کو سو جھا

زبان سے اپنے دمان بھی نکلا نبی کہ صدقہ علی کو قربان

جو ہو گا محشر کا روز برپا تو ہو گا پیش کا سب کے موقع

کہو نکاح کو میں دبر و جانی کہ صدقہ علی کو قربان

امام ضامن کی ہر ضمانت بان کیتن یہ سلامت

ہو تن بچ جان دل سے برپانی کہ صدقہ علی کو قربان



وہی ہر مقبول کبریا کا وہی تو معشوق ہر خدا کا

کہا ہی ہو کر کہ جسے شیدائی کو صدقہ علی کو قربان

اگر چہ طالب تو خدا کا طلب مطلوب کی جو پیدا

تو عین طالب جان بابائی کو صدقہ علی کو قربان

نہ انس و جان سے پیشید انہ جو کہ سر منجی دہر سودا

کہ ایک عالم کو ہمنے دیکھا نبی کو صدقہ علی کو قربان

ہو درہ ہا زمین کو سودا ستارہ محرمہ کا چمکا

فلک پہ ہمنی ملک کو دیکھا نبی کو صدقہ علی کو قربان

خود اپنے اسماء نے بخشا عزیز کر کے رحیم بولا

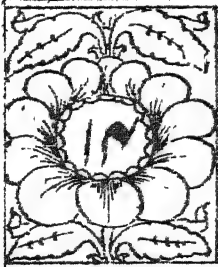
حبیب کیونکر نہ ہو سراپا نبی کو صدقہ علی کو قربان

بھولا ہونعین ہر ایک طرح درو کا طر

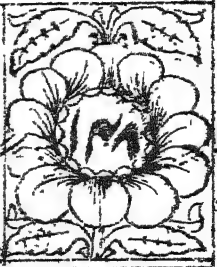
دیکھا ہر حبیب دوست عینا کا طر



مین ہون مرخص عشق نہ پاس مسج	دار الشفا ہر احمد مختار کا وطن
جنت کی رز و جو کرین یوسفین	بس ہر جا روئے اوٹ کا وطن
رند از ان مونی پر در حرم غرضین	کعبہ ہر محبو حافظ دیند اکا وطن
دیکھ سوانہ اور کہین گھر بنا	اس شہر قریب ہر سر کا وطن
جنت میں دل دچا ہو گیا کردان	یا اگیا دمانیہ بھی لدا کا وطن



مین بن حبیب ہر محبوب کا کرم



گھر نگیا ہر میر امیر یار کا وطن

جلد و کھلا دی بر آشینین  
 کون ہر ایسا سو آشینین  
 تھی محبت کو دلا شینین  
 واہ کیا خوب تھی بر آشینین

یا خد محب و لقا شینین  
 نام ہر جبکا ابابکر و شینین  
 جیسے اولاد ہوتی ہر دلا  
 رای زن ہو تھی حضرت او

روضہ پاک میں رہتے ہیں دو

اوس کے راضی ہیں شیخ لایحی

پیار کرتے ہیں محمد اوسکو

روز و شب مہر شاہ و انجم

مومنو ہی یہی اصل ایمان

یہ دعا میری امی بار خدا

گر ہو عارض ہو معارض او

میری حاجت ہو رو آتش دین

بار ہا خسر و مازاغ بصر

رشک فردوس ہر جا شیخین

جسکو چاہل ہر جا شیخین

جو کہ ہر دل فدائے شیخین

دیکھتے بد رتھا شیخین

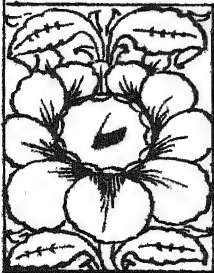
بخدا عشق و ولا شیخین

کہ رہون محو لقا شیخین

مہ ہو نگشت نہ شیخین

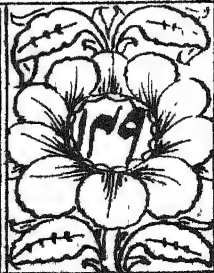
پر ختنین و بر شیخین

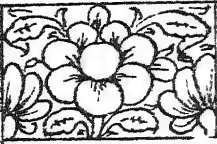
کئے خود آپ شا شیخین



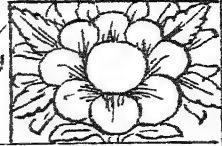
بادشاہونِ جلیب خستہ

فخر رکھتے ہیں گدا شیخین





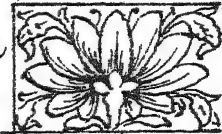
یہ دکنوراحت ملی ہے جب تمھارے در کا گد اہو اہون



بشکل ظاہر جدا ہون تمہیں چشمِ باطن ملا ہوا ہون



پلا یا ساقی! مجھ کو جرعہ شرابِ الفت اپنے کیسا



سرور باقی ہے اوس کا ابتک کہ مثلِ سانغِ بھرا ہوا ہون



مین ماتھے کیڑا ہون جس کیسیکا ہر شرم او کی تھیں کوں بولا



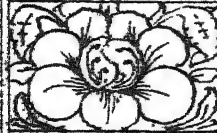
سنبھال لیجو سنبھال لیجو یہ بوجھِ سر پر اوٹھالیا ہون



ہماری کچھ بھی تھی حقیقت تمھارے در سے ملی ہے عزت



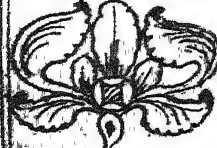
خراب ہوئی جو صاحبِ تمھارے گھر کا بنا ہوا ہون



تمھیں کچھ مذہبِ تمھیں کو ملتِ تمھیں کو ایسا جاننا ہون



مین دیر و کعبہ سے انکرا ب تمھارے در پر کھڑا ہوا ہون



مین او کی محفل کی شہ و گرمی کا یار دمِ بیان کر دین کیا

کہ سر پاتک جلاہو اہون جلاہو اہون جلاہو اہون

حبیب عاشق ہون یکد کا قدم نہین نشوین سر کا

۱۵۰ جناب حافظ یہ جان دل سداہو اہون فدایہو اہون

یہ بات پنی تو سمجھ دانا کہ یار مجھ میں مین یا مین

نہین اسمین ابھی دہو کا کہ یار مجھ میں مین یا مین

وہی ہر دل میں ہی نظر میں ہی ہر حاضر ہی ہر غائب

نہین کچھ فرق اسمین اصالا کہ یار مجھ میں مین یا مین

کبھی تروتا ہوں بھر کر کبھی تو ہنستا ہوں کھکے

فراق میں بھدہ صال کیا کہ یار مجھ میں مین یا مین

اوس کا میں مین ہی ہر میرا میں سکو دکھو نہ مجھ کو دیکھو

یہ فی الحقیقت قول سچا کہ یار مجھ میں مین یا مین ہوں

وہ سب کے اول وہ سب سے آخر و سب سے پہلے ہر وہ بین باطن

عجب طرح کا یہ ہے تماشا کہ یا ر مجھ میں بین بین

وہ پاس میں پاس اس کے دو در کب ہے میں نے دیکھ ہوں

ہو اے اب تو وصال ایسا کہ یا ر مجھ میں بین بین ہوں

دھی زمین پر دھی فلک پر دھی ہر چار سمتیں

ہم نشین جہت میں سید کا جلو کہ یا ر مجھ میں بین بین ہوں

لکھا انا یاد دستوں کو کہا جو کچھ آپ نے دین ہوں

صحب بیکہ نظر میں آیا کہ یا ر مجھ میں بین بین ہوں

دیونگر بھر کر جام سرا حسین <sup>۱۵۱</sup>

روح روان سبط پیر حسین

دریوزہ گرد در کہین غنچ قطب تمام

بعد علی میں ساقی کو شر حسین

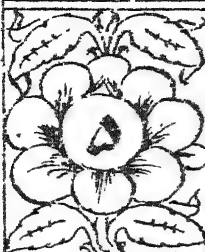
ہاں فاطمہ علی کہین لبر حسین

دو نوجوان کہ یہ ہیں سر حسین

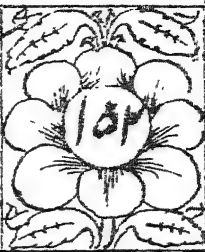
اسنظر کو خواب میں تشریف لائے  
 طاق طاق کون و اونکی ہری  
 دفتر میں ایر و نکالکھا جاسیر نام  
 اسد کلمہ ہمیں ان سبک دو جا  
 ناناہیں کتاب پر ماہتاباہیں  
 دو نو شہید ہو اُس کے ہاتھ سے  
 دنیا کی فکر نہ تو عقیق کا خون  
 قطر کو دریا ذکر کو کہیں کہیں  
 ساک کو راہ عشق کی منزل لکھا  
 حق سے گناہ نہ کلمہ و کو خود بخشوا  
 جو مانگتا ہوں اسے دینی نہیں مجھے

دکھلاؤ دروہ منور حسن حسین  
 قوت میں زوہد میں تر حسن حسین  
 دکھلاؤ میں مجھ کو کعبہ اور حسن حسین  
 بیخ و الم و غم و جو ہم حسن حسین  
 اور دوسرے میں ان کو دو دختر حسن حسین  
 دوش نبی رہے تھے اکثر حسن حسین  
 بیٹھا ہوں جبکہ اکابر حسن حسین  
 جیسے کہ مہر مانج و ان اکثر حسن حسین  
 ایسے خضر مرشد میر حسن حسین  
 بخشش کیو اسی میں مقدر حسن حسین  
 کیا مہر مانج میں میر اور حسن حسین

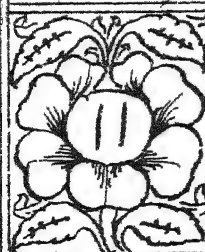
بابا فقیر بن میں بجا بھیک کچھ  
در پر لگاوا میں سیر تیر حسین



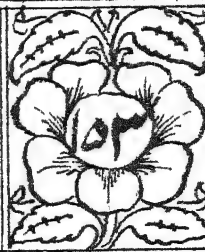
کیا آفتاب شہر کا یہ خوفِ جلیب  
سایہ لگن میں سیر اور حسین



جہا نہیں کن ہو جسکا کہ تو جین  
نکیوں ہو عشرت آہم ہر کوسون  
ہمارا درد کا تیر سوا طبیب نہیں  
کہ دلبر اپنی دل راز قریب نہیں  
گناہ گاہ نہیں اور گناہ بخش تو ہم  
کرم غریب یہ کیج تو کچھ غریب نہیں  
پر دہنی سے ہر دلبرِ خلوتِ خلا  
سو اپنی خود کا کوئی رقیب نہیں



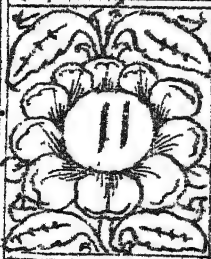
وہ آفتاب کریمِ جامِ عطا سب کو  
ذرا بھی مھر سو بندہ جلیب نہیں



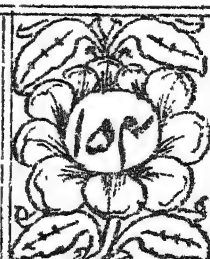
بادشاہِ دوسرا حضرتِ غوثِ ثقلین  
مست ہوں بنا حضرتِ غوثِ ثقلین  
حامِ شاہِ گد حضرتِ غوثِ ثقلین  
جامِ الفت کا پلا حضرتِ غوثِ ثقلین

ہفت قلم کا شاہو پ شرف کشا  
 دربار شہان میں پھر ن بد  
 کرفار میں ہی خواجہ معین الدین  
 پیر و مرشد ہیں سیر انکا فرزند  
 انکا نام مبارک پہ شہنشاہان  
 ماتھے باندھے ہو دیں تو کھڑا ہوں  
 رحم کر مجھ پہ فخر زمان فخر الدین  
 آپ محبوبِ آپ ہو معشوقِ آلہ

انکا درگاہ حضرت غوث الثقلین  
 چست کے در پہ بجا حضرت غوث الثقلین  
 رحم کر مجھ کو حضرت غوث الثقلین  
 کچھ مجھ کو دلا حضرت غوث الثقلین  
 جان کے دہوں فدائے حضرت غوث الثقلین  
 مٹا اید رکھو فدائے حضرت غوث الثقلین  
 حال مضطرب میرا حضرت غوث الثقلین  
 بحرِ سہرا خدا حضرت غوث الثقلین



ملتجی انکا دربار میں ہر خستہ حلیہ  
 نظرِ لطف ہو و حضرت غوث الثقلین



خواجہ خوجگان معین الدین

بادشاہ زمان معین الدین



۱۳۱  
تم نو اسے ہو ختم مرسل کے

اسد اللہ کے آپ ہو پوتے

گنبد خواجہ دود عالم کے

جو کہ بیعت چھ سلسلے میں کیا

آکر روضہ پہ جو دعائے مانگے

ہوتے جاتے ہیں اس گھر میں

چشم الطاف سے ذرا دکھو

حال الہیہ کس سے عرض کرو

ہر جگہ آپ کی حکومت ہے

داربان جسکے جبریل امین

مصطفیٰ کے ہو آپ جانشین

ہوتے صدقے ہیں دل سحر و عین

دید یا اوسکو حق فی خلدِ برین

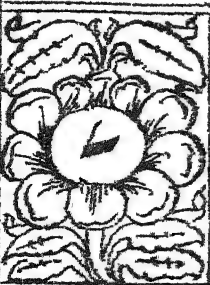
سب ملائک بھی کہتے ہیں یہی

اہلِ تلوین صاحبِ تمکین

اندون میں بہت ہوں اور حیرین

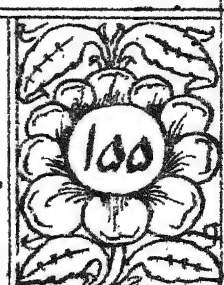
تم سوائے ہمارا کوئی نہیں

اسماؤ نے لیے کے تابین



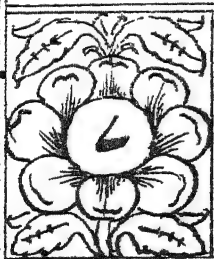
شاہِ ہندوستان مدد کیجے

ہر غلام آپ کا حبیبِ کین

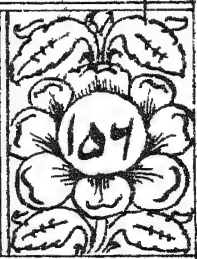


مبذ جو دینی تمکو کہوین یا نکہون  
 تم محمد کو نو اسی ہو علی کو پوتے  
 امیر خواجہ سلیمان کے وزیر عظم  
 عقد حل شاہ گد و نو کر گیا کرتہ ہو  
 مجھ کو ہرنج و مصیبت کی پیر  
 تم ہو والا علی نام خدا حافظ دین

منبع فیض عطا تمکو کہوین یا نکہون  
 شافع روز جزا تمکو کہوین یا نکہون  
 صف شہر سبا تمکو کہوین یا نکہون  
 بحر سراز خدا تمکو کہوین یا نکہون  
 دفع پنج و بلا تمکو کہوین یا نکہون  
 منظر نور خدا تمکو کہوین یا نکہون



تم ہو محبوب خدائین ہون جلیب  
 درۃ التاج و لا تمکو کہوین یا نکہون



سبب پنج و بلا تمس کہوین یا نکہون  
 مرشد انہما تمس کہوین یا نکہون  
 حال دل صبح و تمس کہوین یا نکہون

حال قضا بھلا تمس کہوین یا نکہون  
 میں سنا کہ جو کبھی میں قفقہ جا  
 ہاتھ پکڑ لی تمھیں لاج ہا ایدست خدا

میری یہ حلق کو بدل سکتی ہو	اپنی قسم کی لکھی تمس کہوین یا نکہون
مجھ جویہ کوں ستم اور کرم کر تہین	مرشد شاوگد تمس کہوین یا نکہون
خیر باد کار رہا ہر قصہ و محجک	اے میر عقدہ کشا تمس کہوین یا نکہون

۱۵۶	تنگ تہا چسپ عکراؤ کار کو ہجر	۲۱
	اے شاہِ رضیہ ماتمس کہوین یا نکہون	

ناصر اولیٰ امام حسین	ابنِ مشککات امام حسین
جام کوثر کا یا امام حسین	حشرین ہو عطا امام حسین
رکھی تو ہر دم غریب کے اوپر	کرم مرتضیٰ امام حسین
خانہ دل میں میرا بیٹھو	از برائے خدا امام حسین
کھول دو میر عقدہ دل کو	تم ہو عقدہ کشا امام حسین
از برائے بنی و شیر خدا	در مقصد ہو امام حسین

حشرین کہیں یہ دھونڈو گنا  
 اب تصدق شاہ مردان کے  
 سامنے آگے از رہ الطاف  
 بطفیل علی امام رضا  
 تیری سرکار میں سیال بہن  
 مجھ کو اپنا جمال دکھلا دے  
 میرا کوئی نہیں ہر کوئی نہیں  
 ناو گرداب میں پڑی ہر میری  
 میں تمہارا ہوں میں تمہارا ہوں  
 اب تصدق بی بی زہرا کے  
 عاجزی بکیسی غریبی سے

ہر کہاں بادشاہ امام حسین  
 بند غم سے چھوڑا امام حسین  
 اپنی صورت دکھا امام حسین  
 قیدِ غم سے چھوڑا امام حسین  
 کچھ تو ملجائی یا امام حسین  
 ہی یہی التجا امام حسین  
 تیرے دے سوا امام حسین  
 پار جلدی لگا امام حسین  
 گو برا یا بھلا امام حسین  
 رحم کر مجھ پیہ یا امام حسین  
 کیجئے اب رہا امام حسین

حال پر میرے یا امام حسین

نظر اطف یا امام حسین

ہو نگاہ عطف امام حسین

چشت کے مرشد و نگاہ و دگر

کر محمد علی کے صدقے سے

مجھ سے خستہ غریب پر ہر مل



دامن دل حبیب کا ہو پُر

دُر رحمت سے یا امام حسین



زبان پر رہ جاری صد حسین

خدا کی واسطہ صورت دکھا حسین

مدام کہ تیر تیری شناس حسین

بچا لوجہ سی بھر خد حسین

ہو میرے درد نہا کنی حسین

جمال پاں دکھا جادو حسین

نہ بھولو کبھی ہرگز دلا حسین

میں ہو گیا تیرے سر میں مضطر

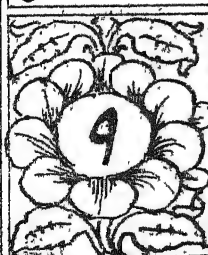
محمد عربی بادشاہوں کے مکان

ہمارے ناؤ پر بحرِ جہان کے نہیں

توئی حبیبے اور توئی حبیب

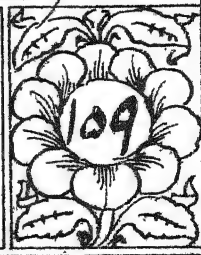
کبھی تو خواہیں تشریف لائے کہ

<p> محمّد عربی فاطمہ علی حسن  کبھی میں اہل جنت ہوں جاوے گا  شکستہ جان میں مضطرب ہوں میرا  جو چوچہ حشر میں کس کا ہے تو غلام  بہت ہی لشکرِ دروالم گھیرا  کسے سنائیں ہم احوالِ میر و پائی  نیکو ہوں خاکِ شفا بخش کے در کی  یہی عابکہ جسم میں تیر نکلا </p>	<p> ہر پانچواں میر امتقہ حسین  ہر میر امر شد حق رہا حسین  کرم کروں مجھ پیہ یا حسین  کروں گے عرض ہوں میر حسین  خدا کیوٹی جلدی چھوڑ حسین  ہمارا کون ہے میر سو حسین  تمہارا کوچہ دار شفا حسین  پکارتا ہوں میر حسین حسین </p>
---	---



حلیہ تہ مسکین کی وقتِ کلین

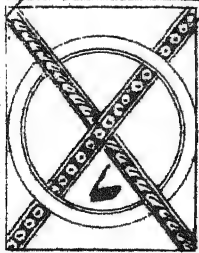
نہیں ہر کوئی بحرِ تیری یا حسین



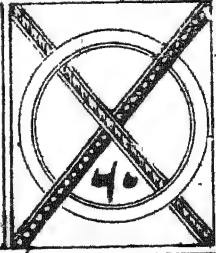
وہ پور درو مصیبت بھول جائے

تمہارا رخ الم سکواؤی حسین

سرو کین دنیایا و شوقا	جمال بنیا اگر خوابین دکھا حسین
جور و خستہ ترپ کر اوٹھو گاتہ	زبانسی میر نکلیگا ناہا حسین
خوشمین مرضمین صحت میں دین	ہمارا دونو جہان میں نہیں سو حسین
بسا کی ہو لیا کوحسین بوسف کی	دل حزین ہی ہمارا تو بتلا حسین
نکیون ہون شک لاطین ہم زمان	از لہجہ ہمیں سک کو چہ گدا حسین
دم اخیر ہما سنا ہم پیر کا	ہو رو برو میرا تینہ تقا حسین
ہر اذکی دانت اپا صفا محبوبی	خدا کو بھاگنی نا حسین دا حسین



طفیل حضرت ہر اعلیٰ شیر خدا  
حلیہ شہ کو بھپیا ڈگر بداح حسین



کبھی تو مھر کی خوشید سا نکاہ کریں  
وہ سے ملنے کی ہر راہ ہم بھی کریں

ہزار چوہا مجھ پہ ان کا کریں  
زمین کو چھانکے افلاک آپ نگاہ کریں

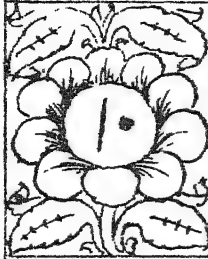
جہاں تیر نقش قدم چھکین اسیجا	اوی مقام کو ہم اپنی سجد گاہ کریں
اٹھین کے ماتھ میں میرا دفتر اعمال	اُسے سفید کریں یا یہ وہ سیاہ کریں
قوی امیڈ عیسیٰ ختمِ مرسلس	ہزار مرتبہ توبہ کریں گناہ کریں
دیا ہم حافظِ دین کو خدائے تہ	وہ چاہیں لطف اپنی لکڑ کو شاہ کریں

شقیع احمد مختار میں علی مولے	۱۶۱
صیغہ خوف ہے کیا کریم گناہ کریں	۷

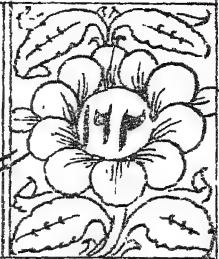
ہمارا چاہیے و لطف گاہ گاہ کریں	غریب ہم میں کرم کی پہنچی گاہ کریں
اگر وہ بندہ نواز سیر اپنی اٹھیں	مثال قیلہ کو اسیجا کو خانقاہ کریں
خدا کریم ہر ایدل امید بخش ہے	حساب کیا ہے اگر سیکڑ گناہ کریں
ہزار دین تیر لاکھ شہید ہیں	وہ عین بنا جس دست کو گناہ کریں
حقیقتاً دل اہد کا مرتبہ کیا ہے	ہلا میں عرشِ معالیٰ تو ہم جو گاہ کریں



اگر وہ خانہ بتین ہو آخانہ نشین  
عجب نہیں کہ وہ تخانہ خانقاثرین



حیدر آباد عابد گناہ کر تہین



گناہگار میں ہم کیا عجب گناہ کرین



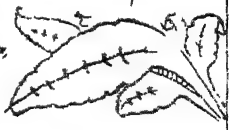
فقط اوس یار کا جلوہ نہیں اک ذاتِ نشان میں



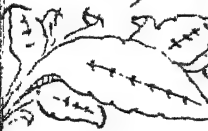
اوس کا نور ہے جن و پرتی و حور و غلمان میں



حرم کو دیر کو ناحق میں جاتے شیخ اور بہت



حقیقت میں اگر دیکھو تو اسحق حق ہی انسان میں



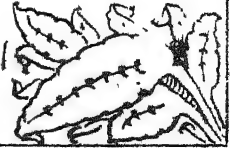
لبو اسحاق چشتی کا کہو کس جا نہیں چہ چاہ



عرب میں چشت میں اجمیر میں دہلی میں ہمدان میں



اوس کے نور سے اے ذوالعلیٰ دونوں میں روشن



اوس کا نور دے میں ہی اور خورشید تابان میں

ظہورِ صاحبِ لاک ہر کس شانِ شوکت سے

مدینے میں نجف میں کربلا میں اور خراسان میں

ملائک بھی ہمیشہ چومتے تھے پائے اقدس کو

نہیں معلوم کیا رکھا تھا حقے ذاتِ انسان

عزیزِ حسن میں حافظ کا ثانی کون ہے کہے

بخار میں بلخ میں روم میں ہند و بدخشان میں

نہیں ہر کون بھانجامِ وحدت سے متوالا

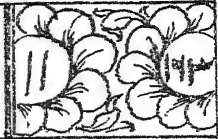
ہمیشہ شورا رک رہتا ہے برپا مغ کی دوکان میں

جسے تو اک نظر دیکھا ہوا وہ والہ و جہنوں

بہان اک فتنہ محشر ہر تیری چشمِ قتال میں

حبیب ایسا نہ دیکھا ہننے کوئی عارفِ کامل

مقامِ صحو میں اور سکر میں حیرت میں عرفان میں



یہ دو ماہ شریعت ہیں محی الدین معین الدین

یہ دو مہرِ طریقت ہیں محی الدین معین الدین

میری دردِ زبان ہر روز شبِ یغوث و یا خواجہ

یہ دو بحرِ حقیقت ہیں محی الدین معین الدین

نہیں ہرگز سرِ مو فرق سرِ زچشت و قادریں

یہ دو تاجِ ولایت ہیں محی الدین معین الدین

یہ ہر دردِ زبان جن ملکِ انسانِ حیوان کے

ہمارے حق میں رحمت ہیں محی الدین معین الدین

کلامِ اللہ نازل ہر انھیں کے جدِ محمد پر

یہ مطلق ہیں وہ آیت ہیں محی الدین معین الدین

زمین میں آسمانوں میں نہیں ہر مثل ان دو کا

دردِ ریاء وحدتِ ہن محی الدین معین الدین

تکیوں آپس میں پھولیں قادری حشتی بزنگ گل

بہارِ باغِ جنت ہن محی الدین معین الدین

نبی کے اور وحی کے جلوہ گر انہیں شامل ہن

یہ صورت ہن یہ سیرت ہن محی الدین معین الدین

کیا ہندو عرب میں کفر پر اسلام کو غالب

یہ دونوں دین کے قوت میں محی الدین معین الدین

قیامت تک قیام ان دو طریقوں کا نہ ہو کیونکر

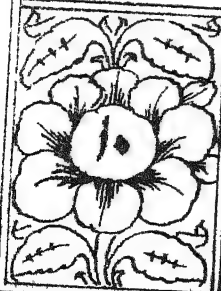
یہ دو گنجِ ہدایت ہن محی الدین معین الدین

صلیب اس کے ہن غوثِ قطب اپنے گداؤں سے

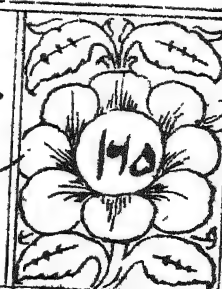
عجب کج ن سخاوت ہیں محی الدین معین الدین



جام وحدت جو پیا کرتا ہیں	دور کثرت سے ابا کرتا ہیں
باولی طبع زینیا سے تمام	چاہ یوسفین گرا کرتے ہیں
دیکھ سہر و قد دج کو دلا	ہم بھی قمری ہی صد کرتا ہیں
قطب قطاب سلیمان مان	حاجتیں سبکی راکرتا ہیں
ششجہت عین کا شاہی مہین	ہر طرف یکا کرتا ہیں
پاؤ رنگین کے تھوڑے بول	نقش پاچہ مہیا کرتے ہیں
تھام لیتا ہوں کلیجہ اپنا	بات وہ ہوش با کرتے ہیں
شب فروت سے بدلتا شبیل	یا خدا ہم بھدعا کرتے ہیں



بھد زینجش و جلیب اسمین قم  
ان غزل اسکے سو کرتے ہیں



آہ پر آہ کیا کرتے ہیں

تیرے کوچین ہمیشہ صیاد

دل پر مردہ کو زندہ کرنے

نام انور کا تمہارا حافظ

نوبت وصل لا آئی ہے

جو ہیں منظرِ نظرِ دلبر کے

شب کو ہر چین نہ دنگو آرام

اوتھانا تو ہو خوابِ خیا

نہیں سادہ ہنستے ہیں میں قہار

نامِ دلبر پر نہ مٹا کر تو مین

صیدِ بیدام چنسا کر تو مین

قم باذنی کی صدا کرتے ہیں

وردِ ہم صبح و سہا کر تو مین

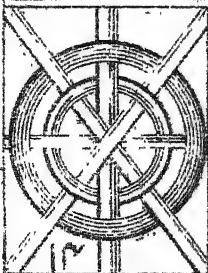
داں میں نقار بجا کرتے ہیں

وہ نظرِ کسبہ بھلا کر تو مین

تپِ فرقت میں جلا کر تو مین

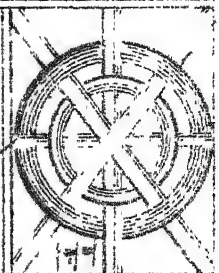
خواب میں گاہِ بلا کرتے ہیں

پھولِ عشق کے کھلا کر تو مین



قیس و فرنادِ حلیبِ مجنون

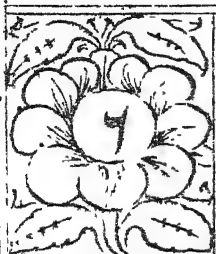
ایک کوچہ میں رہا کرتے ہیں



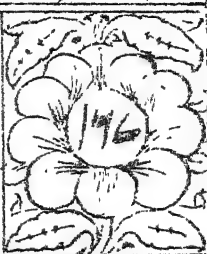
رہنما و صفیاء خواجہ معین الدین حسن  
 جمع ہو یک دل و فرقت نہ ہو تمام  
 میری مولا میری مرشد میری نادی میری  
 درد و غم رنج و اہم ہو تا میری درد  
 کوئی مامن نہ میرا اور نہ کوئی دستگیر  
 بعدِ حلت بہر خط و کتابت جلیل الشہرت  
 خاطر عثمان ماکو خدا اور مصطفیٰ  
 مصطفیٰ کہ ہو تو امراض و کمالات  
 نام او مکا کیونچہ درد زبا میری کہ  
 باغِ جنت بھول جاؤں کچھ اجمیر  
 نزع این گوشت و این ریحش کہ باز آید

مقصد اولیا خواجہ معین الدین حسن  
 دفترِ عالم خواجہ معین الدین حسن  
 کتبِ حاجت خواجہ معین الدین حسن  
 جسک کہ تھی ہوں خواجہ معین الدین حسن  
 جز در دلاسا خواجہ معین الدین حسن  
 تیرے شانی پہ خواجہ معین الدین حسن  
 شاہنہدستان خواجہ معین الدین حسن  
 او کل کہ پیشو خواجہ معین الدین حسن  
 دافع رنج و بلا خواجہ معین الدین حسن  
 گر مہر تھو رسی خواجہ معین الدین حسن  
 ہر بھروسہ اپکا خواجہ معین الدین حسن

ہو صلیب الیٰں لیکن فی کچھ جھگڑا  
 کیونکہ ہم ہمارا خواجہ معین الدین حسن  
 نامی ہر تیرا ہر وقت ٹھہرتے تھے  
 ہم ضعیف و کمزور خواجہ معین الدین حسن

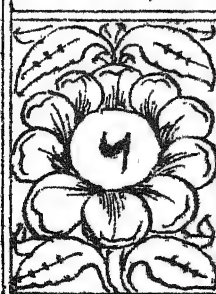


حل مشکل کیلئے ہر دم حبیب جان  
 و در کھج ہر مسافر خواجہ معین الدین حسن

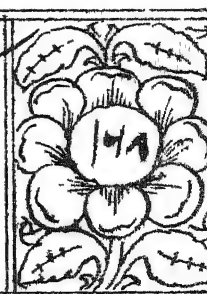


ہم تو عمر بھر تیرے ناز و اداسی میں  
 جو عشقِ ذوالجلال میں پرفاں کیا  
 سایہ ہم ایک طائرِ قبلہ نما کا ہیں  
 جو ہیں کرشمہ او نہیں غصہ بے بلبل  
 جو خانہ زادِ حاکم ہر دوسرا ہیں

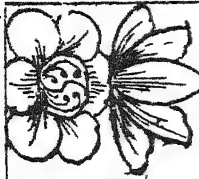
میل نہ بہت سے تو پارسا کو ہیں  
 عینِ قیامت میں آجیات سا  
 وہ رخِ جبر کوئی دہانی سجدہ  
 غمِ جدِ جد ہیں عشقِ نئے نئے  
 حوریں کنیز اولیٰ میں غلام ہیں



خیاں آفتابِ قیامت سے حبیب  
 ہم زیرِ سایہ امنِ آلِ عبا کو ہیں

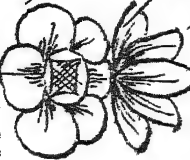
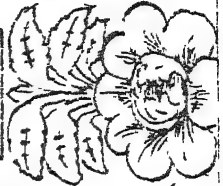






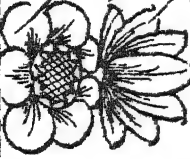
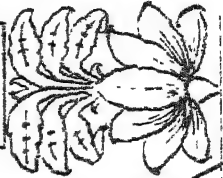
کعبه دل میں تخت نشین ہیا رہ میرا میرے میں

اوسکا مکان ہر وہی ملکین ہیا رہ میرا میرے میں



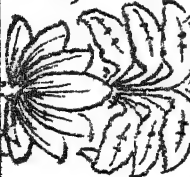
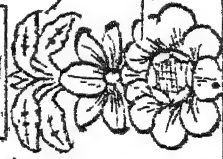
اوسکا رستہ منزل میں ہر وہی ماہ برج یقین ہ

وہی خدا چرخ دزمین ہیا رہ میرا میرے میں



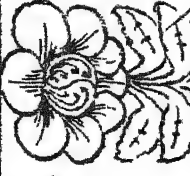
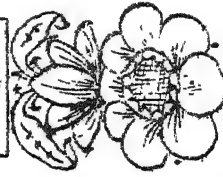
حکماء ہر روح بدن میں خانہ نشین ہر خانہ تن میں

اوس بن پنا کوئی نہیں ہیا رہ میرا میرے میں



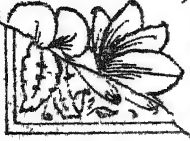
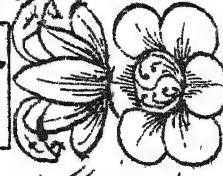
جتنے مسلمان جتنی ہیں ہندو رند و زاهد تہذیب کا

وہی خدا ہر غیر نہیں ہیا رہ میرا میرے میں



وہی محیط اور وہی ہر مرکز وہی حلقہ وہی ہر خاتم

نام اوسکا نقش نگین ہیا رہ میرا میرے میں



دسے دو تیکا پر وہاں چھڑ نہیں کچھ بھی پر وہاں

بے پردہ و ہا پردہ نشین ہر پار ہر میرا میرے میں



رہبر حق نما نظام الدین  
شمع افروز محفل حیدر  
اپ سلطان ہنر گل مشائخ کے  
درِ عالی سوا یہاں اپنا  
کرتے ہیں مستطین چہاں کی حل  
قصر ہر رنج دوری والا  
ہوں میں بہا عشق کچھ عطا  
فیض پاپہن تیرے روضہ سے  
خوف کیا اگرچہ ہوں ضلالت میں  
ہستکری کرو میں ن سبت

ہیں حبیبِ خدا نظام الدین  
نایبِ مصطفیٰ نظام الدین  
ہادی پیشوا نظام الدین  
کون ہر دوسرا نظام الدین  
میرے مشکل کشا نظام الدین  
لطف بھر خدا نظام الدین  
دردِ دل کی دوا نظام الدین  
اولیا اصفیا نظام الدین  
ہیں میرے پیشوا نظام الدین  
تم ہو دستِ خدا نظام الدین

خوش رہیں مجھ سے شاہِ خیر آباد	ہم یہی التجا نظام الدین
فخر رکھتے ہیں بادشاہوں پر	تیرے درگاہ نظام الدین
کلفین ہو گئیں سب سے ہود	جس نے دل سے کہا نظام الدین
نظر التفات ہر سب پر	کچھ ادھر بھی ذرا نظام الدین



غم کیا ای چلیبِ دُختہ  
درد رکھ تو سدا نظام الدین

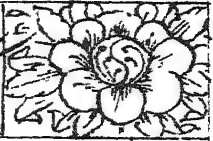


تیری تصویر کو جانار کھا رہے ہیں سینے میں  
تیرے ہی نام کا کندہ کیا دل کے نگینے میں

کرونگا عرض اپنا حالِ دل شاہِ رسالت سے  
کوئی لیجا کے پہنچا دے دلا محکوم دینے میں

کھلا جب مسئلہ ازماست برماکا ہوا ثابت

کہ کیا کیا شکل پہنایا ہین یہ تابوتِ سکنے میں



بلکہ ریا نے جسکو لگایا اپنے سینے سے

گلابِ عطر کی بو ہو گئی اوسکے پسینے میں



خدا ملکِ عرب کھلا دیا ہموای حبیبِ اب تو

چلو نگاہِ سر کے بل عرفات میں بازارِ مہین



کیا ہی پھولی بہا آنکھوں میں

۱۷۱

اگنی نکل یار آنکھوں میں

اگیا گلزار آنکھوں میں

باغِ جنت میں جگہ روئے لگا

ہر بہت انتظار آنکھوں میں

نیند کیونکر ہو خوابِ حیا

اب تلک ہر خم آنکھوں میں

یار کے ماتھے پر جو پی ہر شہر آ

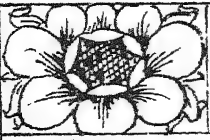
بس گیا گلزار آنکھوں میں

گلشنِ خلد میں مین کیونچاں

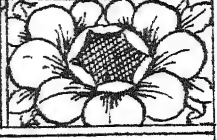


دید چاہو حبیبِ جفا و سکی

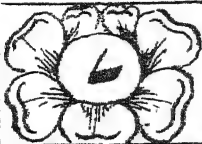




دیکھ لو نور یار انکھون میں



الہی مجرمت شیخ المشایخ شمس العارفین  
مستغرق بحر شہود حضرت خواجہ نصیر الحق  
والدین محمود اودھی چراغ دہلی رضی اللہ



نعم العتہ



ایمظہر وحدت نور قدم حضرت خواجہ نصیر الدین

محبوب الہی کے محرم حضرت خواجہ نصیر الدین



مجھے کعبہ قبلہ تمہارا دین پنا لگایا وہاں ستر

کرو عین نگاہ لطف کرم حضرت خواجہ نصیر الدین



میرا حال نبون ہر رحم کرو تو ہمیں غیب بلایں غور کرو

بطفیہ جناب شاہ اہم حضرت خواجہ نصیر الدین



میرا حال تیرا ظاہر نہیں عرض کی مطلق حاجت ہے

کر دو دو تمامی رنج و الم حضرت خواجہ نصیر الدین

میر و دلمین عیش و سرور ہے کہ مدام محکوم و ربا

کر دفع ہمارا درد و غم حضرت خواجہ نصیر الدین

سیر روشن جلدی چراغ کر و میر و سیدنا کو اتوباع کر

ریش و خوشی ہم ہمیشہ ہم حضرت خواجہ نصیر الدین

یہ حبیب کینہ تمہارا اوہ ایک در کا سہارا

رکھو حسین و خوشی سے اوہ دیم حضرت خواجہ نصیر الدین

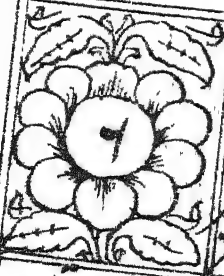
نہ غمزدائین ہم ہمیشہ کر تہین ۱۶۳ یہ طرہ جابجا ہے کہ لکھو لکھو تہین

شہیدان محبت کا بیچ ان کی سان بہت سیر تہین بہت آہ بھر تہین

نہ یہ کہ ہم ہمیں مطلب یہاں سے تہین یہاں سے تہین ہم ہمیں تہین

بهمن چویم گریه طبعش عجب  
 ایات اهل جو سلسل او نکو چنی  
 سینا جفا نقش من در دهنو  
 بر من بگو جایا کردین شیخ کعبه  
 کسوی طالبی کو جان بخش جانان  
 بهار بتین غزل و صفا کبریا  
 فقیر نکو حق فانی اندک است

طرف جبر کرم سحر لاله کردین  
 جسته پاوه کردین اید سر پر  
 نهایت شوقی پی خود هم کردین  
 سفر اندر وطن پرین خود کردین  
 کهر و کوه پیاپی کس نکو کردین  
 که او محسن اب بر دین هزار کردین  
 زهار کوهی کو آنکه من کس بهر کردین



حسب حاجت و حقیقت جانکی کیا

هزارون سپهر تو دین هزار و او سپهر تو



مقبول کبریا کو دین مصطفی کتی با

اهل بقا دین مست خدا دین

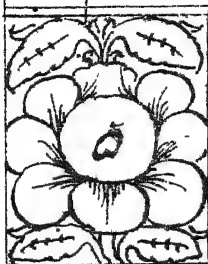
او مصطفی کو پیاری مری تضرعی با

ماز دین و ایدال اهل یکی تین

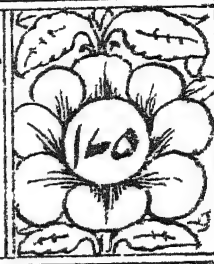


ہر نام فخر دین کا در زبان ہمار  
معذومیکو کہی تاصح نصیحتوں کے  
کب غیر کی صدائیں میں موجِ خزن کو

دل میں سجا رہی ہیں سب لریا کی باتیں  
بخشنہ اثر ہیں اہل صفا کی باتیں  
میرے گوشت و ہڈی ہر دم کی باتیں

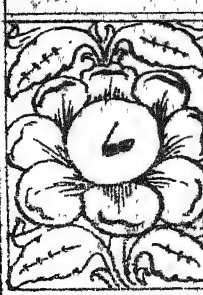


و صلِ خدائی خوش چہ ہر جہت پہ  
ہر دم نبی سہی کچھ صلِ علی کی باتیں

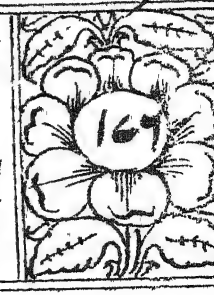


جو آدم کو ظلِ خدا بولتے ہیں  
وہی عینِ حق و وہی عینِ حقیقی  
کوئی کہتے ہیں اس کو مشائخ  
ہر نورِ خدا شجہت میں ہویدا

بجا بولتے ہیں بجا بولتے ہیں  
جو اس کا کو جا بجا بولتے ہیں  
کوئی عشق کو رہا بولتے ہیں  
اسے معنی ایمن بولتے ہیں



حسیب اچھو جسے ہر شے میں کیا  
اوسے صوفی با صفا بولتے ہیں





الْهَجْمُ مَجْمَعُ شَيْخِ الْمَسَالِحِ شَيْخِ سِرَاجِ الْحَقِّ  
وَالَّذِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

میرے مولا میرے سرور سراج الدین چشتی ہیں

میرے مرشد میرے رہبر سراج الدین چشتی ہیں

اویں نعمت ملی ہو خواجگانِ چشت کے گھر سے

کمال الدین کے دلبر سراج الدین چشتی ہیں

نصیر الدین چراغِ دہلوی کہ ہیں وہ سجادے

سراجِ دینِ نغمیہ سراج الدین چشتی ہیں

نظامی اور فخری حافطی خواجہ سلیمانی

کڑوڑوں آپ کے در پر سراج الدین چشتی ہیں

ہی پران پٹن اوسکے قدم پاک سے روشن

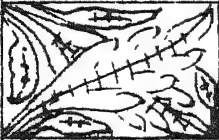
جوان بخت و سہ نور سراج الدین چشتی ہین



قلند اور صوفی بانو آزاد رند دن کے



حقیقت میں عجب ہر سراج الدین چشتی ہین



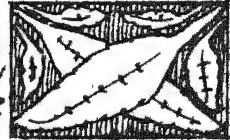
جلیب سانچ میں اور گور میں باز محشر میں



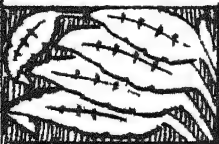
مدد کرنے تیرے اوپر سراج الدین چشتی ہین



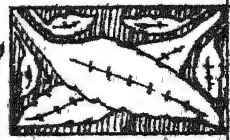
تو پلادے جلدی ہر ساقیا وہ سراج بکا پتیا ہین



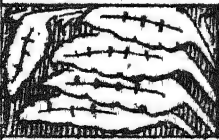
پڑھو نہ نماز میں مست ہو کہ ذرا بھی حسین یا نہین



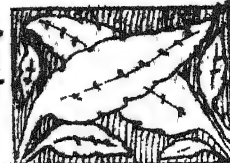
تجھے فیض کی ہوئی گریہ تو بچھان اپنی پیر کو بس



نہ سمجھ کہ حقے جلدی وہ نہ بچھ کہہ و جلو ناما نہین



مجھے جسکی رہتی تھی جستجو سودہ آگیا میری رو برو



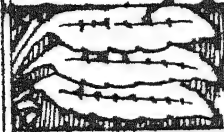
مجھے اوس سو انداز حق کہ خیال کسی کا ذرا نہین



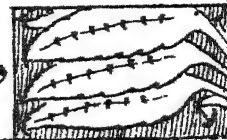
کہین ہم فہم و خیال میں ہو آسکر بھہمال ہر



جسے سمجھ ہو وہ صفات ہیں جسے کہتی ہو وہ خدا ہیں



ہو عینیت کا جو آئینہ میرے رو بروں میں نظر پڑا



وہ ہی عین چشم حبیب کے گواہ ایک پل بھی بھلا

الہی مجرت شیخ المشایخ فرد الحقیقہ قطب

المدينة الشریفہ شیخ محی المدنی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عاجز ہون گناہوں کی مدنی مین

شریہ سرگرم ہون قبا جامعہ بن ہر

بیچا ہون چارہ نہیں اچا کرد

او کوئی پل چشم نظر بامین کھنم

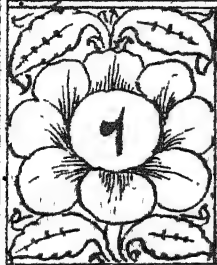
از بسکہ خطا و آہوں کی مدنی مین

اب غم میں گرفتار ہوں کی مدنی مین

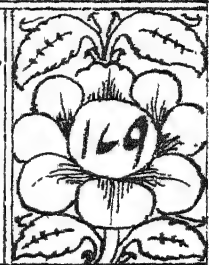
اب اندنوں نا چاہوں کی مدنی مین

ماں طارک دیدار ہوں کی مدنی مین

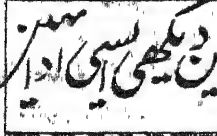
<p>غنجے کھل چھو لگستیا جنین گل چھو لپین داغوں کو عجیب گلبندی ہو دار و مدار آپ عطا صدقہ دہو</p>	<p>کانٹ کی روشنی رہوں بھی المدی میں اب غیرت گلزار ہو بھی المدی میں نادار و قرض دار ہوں بھی المدی میں</p>
--	--



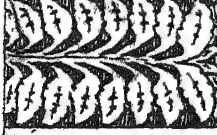
ہو آپ حبیبِ دل و فکر  
یا غشقا یا ہوں بھی المدی میں



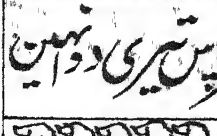
مجھے کس سی کا ہو اثر کہیں جی بہلتا اور نہیں



گردن غمرہ عشوہ کا کیا بیان کہیں دیکھی ایسی ادائیں



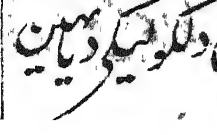
یہ مریضِ عشق نہ جا کہا میرے درد کی کرواں دوا



کہا یوں کہ اوس سے طبیب میری پاستیری دو نہیں



جو کہا کہ دلو تو پھر دیکھی ہنس کے اونیہ کہہ دیا

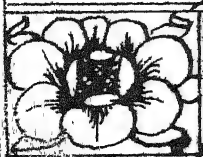


کوئی دلو لے کے دیا نہیں کوئی دلو لے کر نہیں

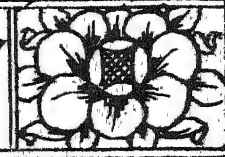


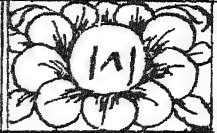
جسے عشقِ خانہ خراب ہوا و سچین ہر نہ تو خواب ہر  
 جگر اوسکا جلے کباب ہر کہ کون و سکو جلاہیں  
 سیرِ حال کی تجھ کیا خبر تجھے خوف کیا تجھ کی خاطر  
 کبھی عشق تجھ کو ہوا نہیں تو دل کیسے کو دیاہیں  
 کی شکایتیں جو جلیب سے تو لگایہ کہہ کہ چپ ہو  
 کہ زلیخا تو نے پڑھی نہیں کبھی حالِ قدسِ سناہیں

وہ اپنی فیض سے جب اپنے مستفید کر بدلا کر یار و بولا قسم و جلال اللہ یہ تجھ فیض سے ہر شکر ہر زمان کہ جہاں نفس سے کر کر جو ہو گیا غار	ہزار زار ہر خود بین کو مرید کر ہم اپنی چشمِ بصیرت سے اوس کی دید کر ادا ہر شکر و گلِ نعمتیں دید کر دکھا کہ خیر ابرو او شہید کر
--	--



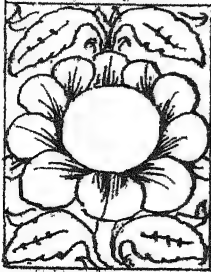
جنین ہر تابانِ نورِ معج اللہ



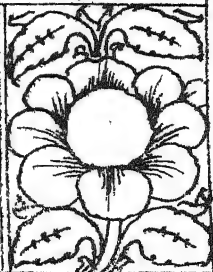


دریا میں جبا تو دریا جبا میں  
جام شراب ب ہم گویا جبا میں  
میں کام کا عکس تو دکھا جبا میں  
آیا نظروہ حسن کل دریا جبا میں  
جس آج سا غم کا جبا میں  
دیکھا وہ جسے چاند سا مکھڑا جبا میں  
سمجھو غافل او تنکا جبا میں  
دیکھو اوج گنبد مینا جبا میں

کیا پیش چشم تر ہر تماشا جبا میں  
کل آفتاب حسن کو چہرہ کا عکس ہے  
او تر گیا گنبد مینا سے آفتاب  
آب وان میں کشتی دل چھوڑ گئے  
انکھو نہیں آؤ دید میگوئی یاد  
آئینہ دل کا مطلع خوشی رنگیا  
بحر فنا میں لاش کسی نہ تو ان کی ہے  
پستی میں موج بحر سما کی سیر ہے



نایا دار عمر کی ہر بھٹل صلیب  
جس جیسے چشم زونکا جبا میں



اَلْهٰی مَجْمُوعَتِ شَيْخِ الشَّايِخِ عُمَدَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ  
 سُلْطَانِ الْعَاشِقِيْنَ قُطْبِ الْاَقْطَابِ  
 حَضْرَتِ خُواجه فَخْرِ الْمَلَّةِ وَالَّذِي يُحِبُّ النَّبِيَّ  
 مُحَمَّدًا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ ۹

ای منظر وحدت قبله دین مولانا محمد فخر الدین

عثمان سیرت شان حسین مولانا محمد فخر الدین

جب روح هوتن میری روان ور ہو دوای جسم دانا

در آپکا هواور میری جبین مولانا محمد فخر الدین

ای رنگ گل گلزار جهان آردن چہرہ کون مگان

ای فخر زمان دی فخر زمین مولانا محمد فخر الدین

ہین تازہ بہار باغ یقین گلستہ رنگین گلشن دین



سرِ دبستانِ شرعِ مبین مولانا محمد فخر الدین

بخشکے لئے ایبر کرم جاری ہوتا تھا رافضی اقم

ای باغِ رسالت کے گلچین مولانا محمد فخر الدین

رضوان کی طرف کیوں بھنی گلشن ہستی کو چوکنی

کتاب کی ہر خوش فردوس برین مولانا محمد فخر الدین

اب ہا خوشی کو دل ہر شاد کہ محبتِ نبی کو خطاب یا

فرمایا ہوا خواجہ نصیر الدین مولانا محمد فخر الدین

جب آپکا ہی مین کہلایا پھر کس سے کہو قصہ دکا

جز آپکے میرا کوئی نہیں مولانا محمد فخر الدین

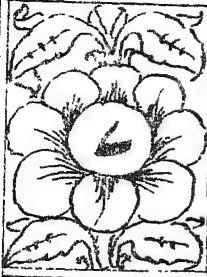
ہوں سکتے ہیں حافظ کو در کا عصیا جیسا کہ کھٹکا

لے نامِ مبارک جلد کہیں مولانا محمد فخر الدین

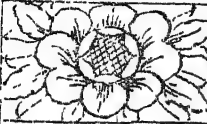
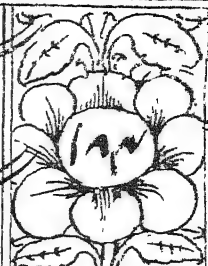


۱۶۳  
 بہار کا ہر غم اے توستہ مبارک میں  
 جناحِ جہلیانِ بانیِ حلیہ فرود  
 ہر عرضِ حضرتِ حافظِ سہ جلدِ جانچ  
 نینِ سپاہِ اور پندِ دوستوں کی لہ  
 ہر آرزو جو عزیزِ توجہ ہو ماں میں  
 اگرچہ ہو نہیں سکتا التمیں پر نہیں کچھ غم  
 ہو تو ہر مقصدِ دنیا دین سبھی حاصل  
 ہمارا حال اے بے کھنا اے حق  
 یقین ہے میری جانیں شعلیں جل  
 کہ ہر تودلِ بیاہور دہ جلد  
 غمِ فراق نہ باقی رہا ہمیں صلا

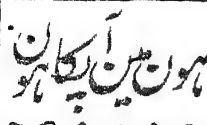
۱۶۲  
 کہ خلد کی ہر فضا توستہ مبارک میں  
 عیانِ نورِ خدا توستہ مبارک میں  
 تمہارے رنگِ گداز توستہ مبارک میں  
 کر دیا جا کر دعا توستہ مبارک میں  
 مجھے دیکھو رسی جی توستہ مبارک میں  
 ہر میرا رہنما توستہ مبارک میں  
 ادب جو کہ گیا توستہ مبارک میں  
 خدا کی واسطہ جی توستہ مبارک میں  
 ہر گلِ گلِ عقدہ توستہ مبارک میں  
 مریض کی ہر دوا توستہ مبارک میں  
 جو جامِ صلیب توستہ مبارک میں



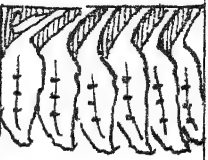
اگر چہ ظاہر رہتا ہے مگر دیکھیں حبیب  
مگر یہ دل ہی میرا تو سہ مبارک



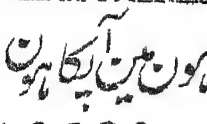
جمالِ پنا مجھے دکھاؤ میں آپکا ہوں میں آپکا ہوں



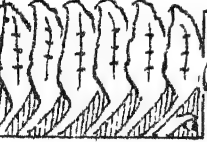
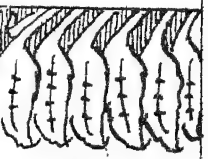
فراق کے قید سے چھوڑاؤ میں آپکا ہوں میں آپکا ہوں



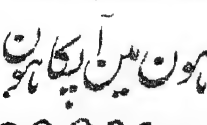
حضورِ حاضر ہو خانہ دل ہی سخت تر تیرگی سے مشغول



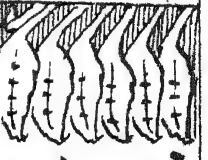
چراغِ خسار کو دکھاؤ میں آپکا ہوں میں آپکا ہوں



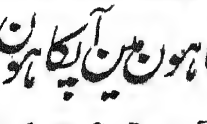
خودی اُدھاؤ خدا دکھاؤ یہ عرض ہی میری تھی ساقی



شرابِ الفت مجھے پلاؤ میں آپکا ہوں میں آپکا ہوں



مجھے پریشان سے بصر اکٹھے ہوا ہی تازہ نخلِ خوبی



ولیِ رقیبوں کو مست سناؤ میں آپکا ہوں میں آپکا ہوں



اگر چہ ظاہر ہوں شکلِ انسان کے ہوں باطن میں مثلِ حیوان

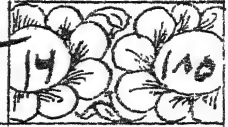
مجھے تو انسان بنیاد میں آپکا ہون میں آپکا ہون

کئے ہوئے دلون کو زندہ میری مسیحا یہ لہر مردہ

تم اسکو ٹھوکر سے اب جلاؤ میں آپکا ہون میں آپکا ہون

ہنسی میں بیان مست و لاؤ جلیب عاجز کو مستیاد

برحق راہ حق دکھاؤ میں آپکا ہون میں آپکا ہون



بادشاہ جہان معین الدین

کعبہ عارفان معین الدین

ہین تیر داربان معین الدین

ہادی گمران معین الدین

ملک و النور جان معین الدین

شافع عاصیان معین الدین

خواجہ خواجگان معین الدین

قبلہ عاشقان معین الدین

ہنہ کے جملہ اولیاء اللہ

راہ کج اپنے کئے سیدھے

ہمہ تن نامیر تصدق ہیں

بخشد ہم سیاہ کاروں کو

فیض بخشِ جهانِ معین الدین

قدوہ سا لکانِ معین الدین

حکما ہر راز دانِ معین الدین

کرتا ہے کجیاں معین الدین

دینگے باغِ جنانِ معین الدین

ہر تیرا آستانِ معین الدین

مستندِ آجہانِ معین الدین

ہندو چشتیانِ معین الدین

رہبر سا لکانِ معین الدین

کیون ہو فیضیابِ کجیاں

وقفِ راجع کتبِ اول کا غلام

رازِ سرِ مخفی ہر عینِ عیان

گر درِ دُشمن کے نالہ یا ہو

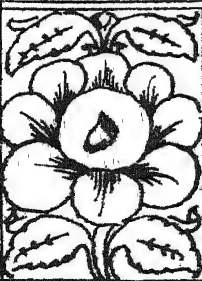
کیون تو بولیں بنگِ باغِ مرید

سب شامی و صابر کی محیط

کوئی سا لکانِ کوئی مجذوب

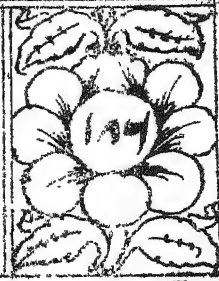
رقص کر تو رہیں پیکرِ جامِ وصل

راہ پر کیوں نہوں مریدِ طریق



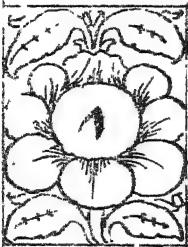
آپا من ہو اس حلیب کو بھی

دیکھئے گا امانِ معین الدین

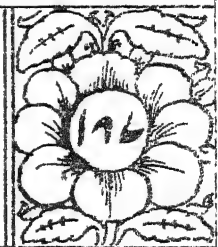


ہر مومن کا دل خاص شہین  
 نہیں ہر نہیں ہر نہیں  
 نظر آوی ہر دشت خلدین  
 بھلا کون کہتا ہمیں یہ ہیں

کہا آسمان ہر کدہ ہر زمین  
 کوئی غیر حوکانہ اسکا شریک  
 اسے غیریت کا تو پردہ اٹھا  
 توئی ہر توئی ہر توئی



وہ خانہ نشین کا ہوا جب سے عشق  
 حبیب اپنی کس گھر میں شہرین



حور و ملک ہیں بے اختیار  
 پھر کیا ہو دوسری بیابان  
 ای دے تو وسیع ہر دامن  
 حشر کے روز جملہ مریدان  
 ہیں افتخار شاگردانِ فخر دین

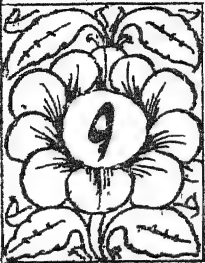
جن و بشر تاج فرمانِ فخر دین  
 جسکو نصیرین محبت نبی کہیں  
 قسم تجھاری نیک ہر آجاؤ دیر  
 انعام حقے پائندگی ایدل بل حساب  
 الفقیر حبیب تاج سر فخریان ہو

ازاد اور قلند درند افخر دین

زلہ ببا خونِ جہانِ انِ فخر دین

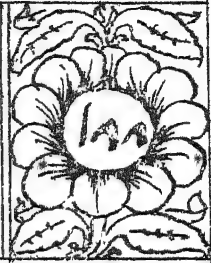
شوقِ صالکین میں بیتِ بسیر

ہیں جملہ فخر نوحی ریٰ سلیمانی حافی



یا طفیلِ فخرِ جہانِ مجھ پر کرم

بندِ خدیجے سنگِ دیانِ فخر دین



کعبۂ اہلِ بقاء فخر الدین

شافعِ روزِ جزا فخر الدین

پیشوا عرفا فخر الدین

خاکِ ہر خاکِ شفا فخر الدین

یکِ نظرِ بھرِ خدا فخر الدین

در پہ حاضر ہوں میں یا فخر الدین

تیرے سرکار ہی یا فخر الدین

قبلاً اہلِ صفا فخر الدین

سب مریدوں کی حقیقتیں

مقتدا اسناکِ مجید و کریم

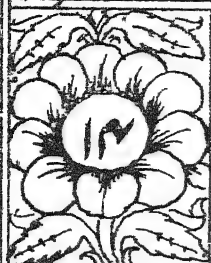
سنگِ پارسِ اکسیرِ صفت

چشمِ الطافِ کجیگا نظر

ناکسی ایسے بزرگِ بکس

ہم فقیر و نکو بھی کچھ بھیک

تو طبیبِ دل جان ہر دلو  
درِ حرمان کی دو فخرالین



وقتِ مشکلِ کرِ حبیبِ بکس

و درِ کھ صبحِ مسافرِ الین



خواہشِ مدفنِ ہر خیر آبادین  
فیضِ کا سعدِ خیر آبادین  
نورِ حقِ روشنِ ہر خیر آبادین  
وادیِ امینِ ہر خیر آبادین  
آج وہ جو بنِ ہر خیر آبادین  
شو اور شیونِ ہر خیر آبادین  
عشقِ کا محزنِ ہر خیر آبادین  
آج کل گلشنِ ہر خیر آبادین

یارِ کا مسکنِ ہر خیر آبادین  
دستگیریِ بکسین کی کیون نہ  
شانِ محبوبیِ عیانِ محسوس  
شمعِ نورِ فیض کی ہر روشنی  
جس کا فردوسِ بنِ کو رشکِ عمر  
چھوڑ کر ہلکوسد ہر حبیبِ مدہ  
عاشقِ پاتری بنِ پھا جند و سکو  
باغِ جنت سی ہو ہر پھا نکلی سدر

جسکے سامین رہیں دامن

جان مرقد پر ہر حادثہ نشا

گیسو و محبوب کے کھلتے ہیں بچ

جسکی بو بھکی ہوئی ہر عیش و شکر

یہاں تو ہم رنج و الم میں ہیں کچ

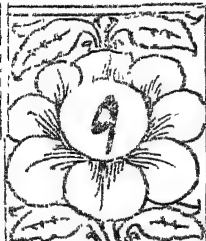
کسکا دھمسن ہے خیر آباد میں

خان میرا تن ہے خیر آباد میں

عاشقی کا فن ہے خیر آباد میں

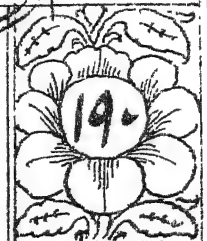
کسکا پیراہن ہے خیر آباد میں

یاد در گلشن ہے خیر آباد میں



گرچہ رہتا ہوں کن میں حبیب

پر میرا امن ہے خیر آباد میں



خواجہ انس و جان ہے فخر الدین

قطب قطاب ہے وہ بحر کرم

کیا نکیر سن کے سوال کا خوف

غم ہے کیا اگرچہ معصیت میں ہوں

مالک و جہان ہے فخر الدین

مقتدے ازل و زمان ہے فخر الدین

اپنا ورد و زبان ہے فخر الدین

شافع عاضیاں ہے فخر الدین

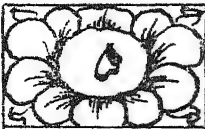


منکشفینِ خدا کے راز و دنیا	بخدا راز و دان ہر فخر الدین
مست و سرشار ہو گئے	جب سے پیرِ مغان ہر فخر الدین
جسکو کہتے ہیں جنتِ املاک	اپکا آستان ہر فخر الدین
خبر نہ سنا میں تمامِ حسن و	وہ سلیمان مکان ہر فخر الدین

شاد باش اچھے کے	حافظِ دو جہان فخر الدین
-----------------	-------------------------

ذاتِ دیکھو صفا حق ہر گز نہیں	یعنی بہ خاصیتِ ہر خدا ہر گز نہیں
موج و طوفان نہیں ہے کچھ چھوٹا	میری کشمکشِ خدا نا خدا ہر گز نہیں
جسکو باغِ دہریں کہہ کیا لے	نخل سا پھول ہے ہر گز نہیں
بنو جس محفلِ این شمع کر کے لے	ہر محفلِ ضیاءِ این ضیاءِ گز نہیں

گر بقا کا ہر ٹوکا ہو حبیبِ اقل فنا
------------------------------------

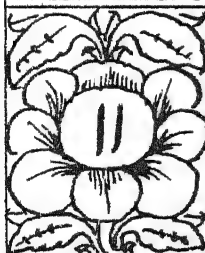


جوتہ اوّل فنا او سکوت باہر گر نہین

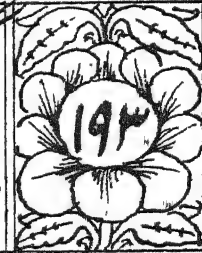


کس کا مجھ سے وہاں ہیں کہ تو کیا کرو  
خود پائین میں کیا ہیں کہ تو کیا کرو  
گم گم خود میں اس تہ میں کہ تو کیا کرو  
ہو قی یف ر د تا اب میں کہ تو کیا کرو

دیو نہ پین سو کیا اب میں کہ تو کیا کرو  
کسو نصیحت میں کہ کسو نصیحت میں کہ  
کسو تبتان سے شوخ کہ در بار کا  
او جھن کے دلوں سے تھکے کچھ کھلتا ہے



گشتہ و حیرت میں اچھلے نوا  
ہو قی یف میں کہ چنسا اب میں کہ تو کیا کرو



رہا انور ذرا پردہ وٹھا فخر الدین  
ختر چرخ ہدیٰ عین عطا فخر الدین  
آپے عرض حق ہر صبح و مسافر الدین  
دام مجھ کر دیگر رہا فخر الدین

جلو خاص مجھ اپنا دکھا فخر الدین  
محہر کردہ بتیاچ ای محہر کرم  
سرخ و شپکے در بایں ایام میں  
مد تو نہ ہو پٹی پنج و مصیبت میں چنسا

مرشد و مادی کل اینما فخر الدین

فیض بخشی کبدر باتیر فخر الدین

تم ہو خوشید صفامہ ہد فخر الدین

چشمِ حرمیت اگر آکی فخر الدین

چھوڑا جا کہ باتیر اک فخر الدین

بھیک کچھ آکی سرکار یا فخر الدین

تجھ سو کوئی نہیں دینو جان میں سے

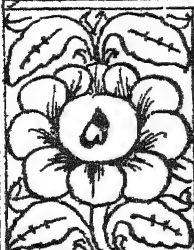
کوئی خالی نکلا دے تیرے امی مولا

دریدہ سا کینہ پور میں پھرن دورہ

جھٹا فغان میرے دل میں جانی

تیرے در پر تو لڑکین سے ضعیفی

تم ہو محبوب نام نہی پر مل جائے

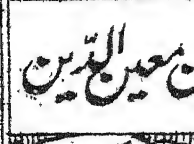


کچھ تو ملجا ہر جنب افکار کو آج

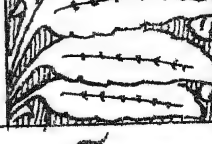
بطفیل شہ لولاک لہا فخر الدین



توئی معشوق حق کا ہر معین الدین معین الدین

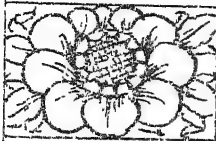


توئی محبوب رب کا ہر معین الدین معین الدین

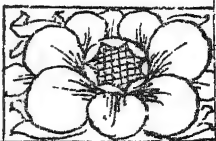


میں ہوں آلودہ عصیان کے کیا خوف محشر کا

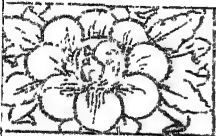
مجھے تیرا بھروسہ ہے معین الدین معین الدین



تیرے لطف کرامت کا تیرے جو دوسخا و لگا



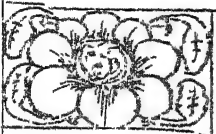
دو عالم میں پکارا ہے معین الدین معین الدین



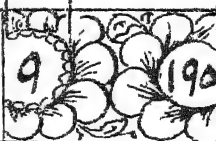
رسول اللہ نے تجھ کو کیا ہے ہند کا والی



تو اہل حق کا مولا ہے معین الدین معین الدین



ذرا چشمِ ترخم سے میرے خواجہ ایدہر دیکھو



جلیب عاجز تمہارا ہے معین الدین معین الدین



ہے دلربا آج میرے برہمن کدہر میں جاؤں کہاں میں نہ ٹوؤں



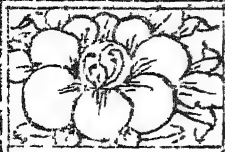
سا گیا ہے دل و جگر میں کدہر میں جاؤں کہاں میں نہ ٹوؤں



وہ پاس میرے میں پاس اوسکے نہیں ہے دوری کی سیطرہ کی



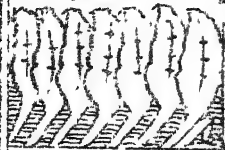
ہے چشمِ ترخم میں میری نظر میں کدہر میں جاؤں کہاں میں نہ ٹوؤں



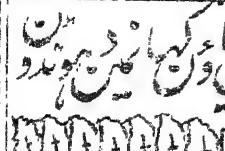
وہ شکل آدم کی سیکی آیا خلیفہ اپنا اوسے بنایا



ظہر کا مل ہا اس شرم کی ہر جن چائے کنیا نہیں ہوئے



حکومت اپنی بتا رہا خدا کی قدرت کھارنا ہی



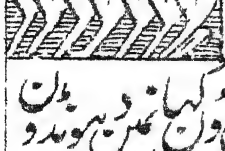
خود آپ آیا ہا اس نگریں کہ ہر جن چائے کنیا نہیں ہوئے



وہی تو میرا ہیاری جانی اوسی ہو میری ہر زندگانی



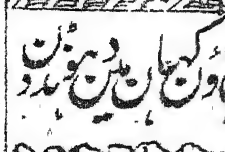
محیط ہر بلکہ خشک ترین کہ ہر جن چائے کنیا نہیں ہوئے



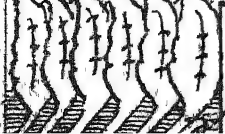
وہ دل میں میری جو آسمانیا تماشائے مجھے دکھایا



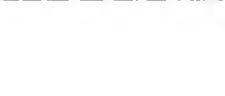
بسا ہو ہی میری نظر میں کہ ہر جن چائے کنیا نہیں ہوئے



نقاب خیر اوٹھا اپنی غضب کے غمزدگھارٹا ہے



وہ حکمران کو ہر نگریں کہ ہر جن چائے کنیا نہیں ہوئے

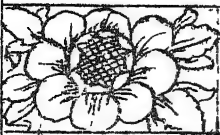


کہو نہیں کسکو کہ غیر حق ہر وہی ہر سو یہ بات حق ہر

اوسیکا جلوہ ہر بحر و بر میں کہ ہر میں جان کہانین ہونڈو



وہ غیبیت میں تھا جو تجفی جلیب نہ کچھ پتا تھا



سو تاج پٹیا ہر سیر گھر میں کہ ہر میں جان کہانین ہونڈو



خواجہ خواجگان معین الدین

قدوہ عارفان معین الدین

سیری حاجت والی جلد کرو

راہ سیدھی ستائے ہمکو

خالی ست پھیر انور درسیہیں

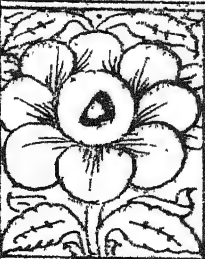
مرشد مرشدان معین الدین

کعبہ عاشقان معین الدین

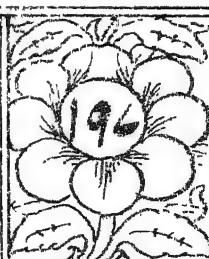
مالک انس و جان معین الدین

رہبر سا لکان معین الدین

سرور دو جہان معین الدین



رحم کر اس جلیب بندہ پر



شاہ ہندوستان معین الدین

یار تاج میر و جسم جان معین الدین

دایم ہو میر و در دنیا میں معین الدین

بیعت کیا چنانہ طریقہ میں چست کے

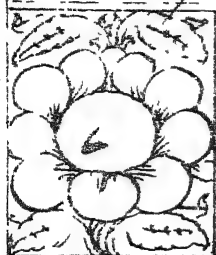
میں جو جناب خواجہ حمیر کا غلام

دل سے غلام جو کہ محمد علی کا ہے

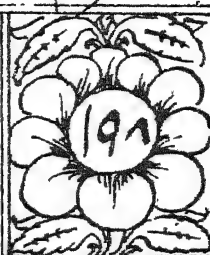
وہ ہر تمکھار حفظ و امان میں معین

ہر جسم جو بن میں لکھو مکان میں معین

حافظ ہیں اوس سب دو جان نہیں معین



ہر دم صیغہ مسکین کی ہر دعا  
تشریف لائیں لکھو مکان میں معین



مریفات واو



سلطان عاقل ہر حضرت خیر و

خواجہ نظام الدین کا معشوق و نشین

ہم میں زیادتی ہم غیبت پوری

مفسرین و دانش گنج پھیک گھر دلا

نیر علی رفاک حضرت خیر و

محبوب حقیقی شان ہر حضرت خیر و

کیا ہم چھبر بان ہر حضرت خیر و

خالی میری کان ہر حضرت خیر و

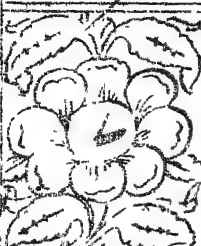


اور دیدیمیا هر حضرت امیر خسرو

آفت رسید جان هر حضرت امیر خسرو

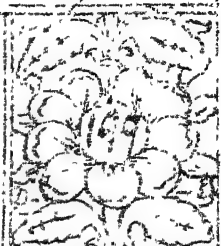
هم فاشه نو میری امیر خاکپا

غمسرخ چرخ اور دین چھوڑاؤ



حال نیست لایق نہیں بیان

آب پر عیان حضرت امیر خسرو



کہیں خطا ہر کسی پر نہان ہر دیکھو

غیر کو فتنہ ہم دلمان ہر دیکھو

اپنی محبوبی طاعتی شان ہر دیکھو

توریزدان ایسی پر دین بیان ہر دیکھو

میر انجوب سلیمان مان ہر دیکھو

چشم باطن تو وہ شوخ عیا ہر دیکھو

جلو یا ہر کشتہ رخسار ہر دیکھو

ترج و جان ہی تو ہی سیم ہی

ذاتی اوسکی ہر تقدیر لا شکر عظیم

سبزی اکھوین کھسرخ و بھرخ

اسکے تابع ہر ملک جن بھر حور و پری

راہت ہر نامیری رگ گردن ہر دیکھو



کو صلیب پی مجرب بنا بیٹھا ہر





انسان نہ بین نام و نشان کچھو

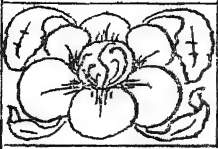
خواب میں کچھ بھی شکل دکھایا تو کرو	اپنے دو تونگو بھی جانیں سنا یا تو کرو
غمِ حیران میں میری عمر کی آج تک	عزیزہ وصلِ صنم گاہ سنا یا تو کرو
ہر برع میں کیا میں معینِ عالم	اپنے حیران میں تم مجھ کو بلایا تو کرو
شاید آج خیالِ ورتج پر کرو	دوستوں کے میرے اس لایا تو کرو
تو سہو امیند سائیں مری خیر	اپنے سرکار کی کچھ جھکد لایا تو کرو
یار اور دیکھو بلا کر کہ بھایا نزدیک	ہم کو بھیجی نکلیا تم کچھ لایا تو کرو
مگر کیا پر بھی بچھوئی میری دلہفت	کوئی افسانہ میرا دیکھو سنا یا تو کرو

کیا تعجب ہو اگر وہ محبوبِ حبیب

چشمِ کریمہ ذرا خونِ پیالہ تو کرو

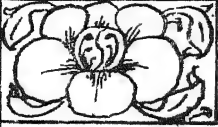
مجھے ای صوفی صافی فنا فی اللہ مبدک ہو

ظہورِ مہرِ اربقا باللہ مبارک ہو



صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیہ

عزیزِ ابِ تحسینِ عشقِ رسول اللہ مبارک ہو



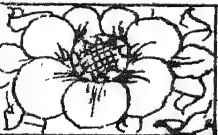
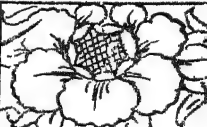
یہ نکتہ مرشدِ کامل نے ہم کو خوب بتلایا

نفی جو آپ کو کیجے تو اہل اللہ مبارک ہو



اچھو ہمنائے کہنے پر تو زاہد کی نکو مانو

رہ نسا عشقِ جانانِ عباد اللہ مبارک ہو



نصارا اور یہودی کو مبارک عیسیٰ و موسیٰ

حبیبِ ہم کو محمد ابن عبد اللہ مبارک ہو



نخلِ میرا پانی پر بار ہو ۲۰۲ گلشنِ برگِ دنوا گلزار ہو

غرقِ بحرِ نجین ہوں سہرہ یک نظر کیجے کہ بیڑا پار ہو

عشقِ اہل بیت میرا یا رہو

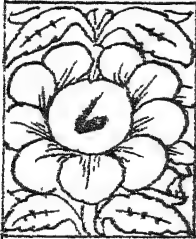
میرا شہرِ حشمت میں باز رہو

پاس میری احمدِ نختا رہو

نزع میں اور گور میں اور حشر میں

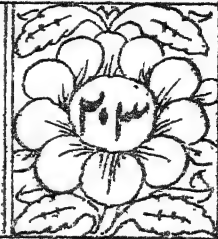
اب معین الدینِ چشتی کر لئے

یا اکھمی قبر میں قوتِ سوال



یا تھہ بانڈھو دھان کھڑا ہو، حبیب

خوجگانِ حشمت کا دربار ہو



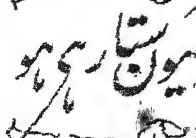
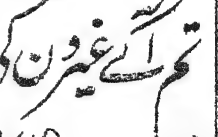
تم اپنی کا کل دکھا کر جانانِ یحییٰ پشانیا رہے ہو



اٹھا کر خسرِ نقابِ مجنون لباسِ لیلین ہے ہو



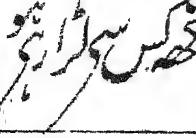
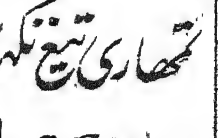
تم اے غیورن، باڑ میں ہم کو تیغِ ابرود دکھا رہے ہو



اگر یہ ملنے کا قصدِ جانانِ قیوم ہے ہو

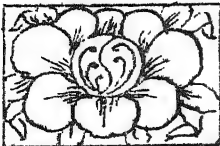


تمہاری تیغِ نکہہ سے جانانِ ہے خود کشتہ ایک عالم



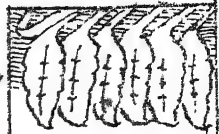
مجھے بھیہ حیرت ہے پھر دوبارہ بھیہ کس سے لڑا رہو



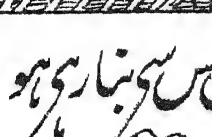


ہوا چلی عینیت کی ایسی غباغیرت اور گیاہ

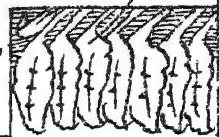
جہاں کہتا ہر خائے حق یہ لمین حبیب کہ آرہو



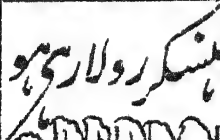
گر ای ہو خاں دلو اور اڈاں خاک عاشقوں کی



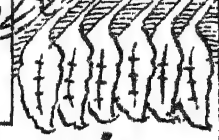
ہم آپکے مکر جانتے ہیں یہ باتیں کس سہنار ہی ہو



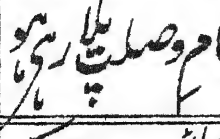
کسان بردہ تیر مرغان دکھا کے دلو کیا نشا



گنہ یہ چلہ نشین کیا ہر جو آپ ہنس کر رولار ہی ہو



دو سیکائیشہ پیارہ پارہ شراب حد تک چل ہی ہو



حبیب مسکیش بہ ہر عنایت جو جام و صلیٹ پلا رہی ہو



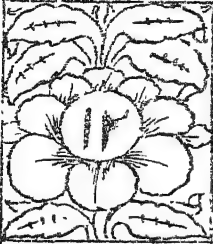
جو شمع مہر جلا و حبیب غریب کو  
سر نہ کی جا لگا و حبیب غریب کو  
جو چاہو تم بنا و حبیب غریب کو

صوت ادا کھا و حبیب غریب کو  
خاک قدم کہ تو میں آنکھیں بین بین  
دیو و پری ہو حور و ملک یا کہ آدمی

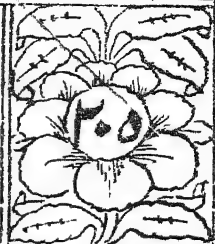
مکتب عشق کو اور بھی ہاں پائے  
 وصلی ہر صوبہ کی عین شین فاقا  
 پرواہ نہیں ہر سار جی ہاں اس کو  
 سب کام میر بن کر کیا کب گئے  
 تم تائیں فقیر مرنے رہ تم افتاب  
 فخر چاہے نور نبی شاہ توسے  
 وہ التجا جو تجہ رحمت ہو موج رہا  
 ساکن یہاں کا وقف راج کھنڈ  
 ہو جان بلکنارہ نکمچیا دیگر  
 ام محضر لطف رہد رسی نجات  
 تم ہو محیط قطرہ آب و ہون

استاد کچھ پڑھا و حبیب غریب کو  
 تم تکلم لکھا و حبیب غریب کو  
 خود تم نہ بھولنا حبیب غریب کو  
 بگڑا ہوں اپنا و حبیب غریب کو  
 مت در بدر پھر و حبیب غریب کو  
 تم دیو اور دلا و حبیب غریب کو  
 اتنی نہیں سکھا و حبیب غریب کو  
 تم رہتے تبا و حبیب غریب کو  
 سینے الگ و حبیب غریب کو  
 اپنی ہی رتھا و حبیب غریب کو  
 ہرگز نہ آزا و حبیب غریب کو

دعہ کا ستاد کلمہ مغنی کا رگ ہو  
 برتال مت پنجا و حبیب غریب کو



دیوانہ ہر حبیب لقا و حبیب کا  
 صورت ذرا دکھا و حبیب غریب کو



دیوانہ اپنا مجھ کو بناؤ  
 تن کر نگر میں تشریف لاؤ  
 اس قیدِ غم سے مجھ کو چھڑاؤ  
 تم اپنا جلوہ مجھ کو دکھاؤ  
 تر چھنی نظر سے نکھیں لڑاؤ  
 چاہو ہنسناؤ چاہو رولاؤ  
 مجلس میں آؤ سب کو لٹاؤ  
 مت بھول جاؤ مت بھول جاؤ

پردہ اٹھاؤ صورت دکھاؤ  
 آنکھوں میں آنؤ دل میں سماؤ  
 کب تک ہو نہیں جیرا پی لٹاؤ  
 بیچہ مدعا ہی بیچہ التجا ہے  
 یا میرے حافظ یا میرے مولا  
 میں بچ بن تمھارا میں بچ بن تمھارا  
 تا وجہ و حالت ہو عاشقوں کو  
 بوڈھا ہوا ہوں رہ رہ رہا ہوں

مست سکر اوست سکر اؤ

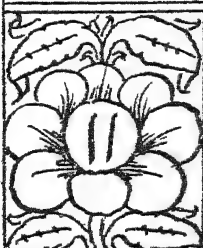
چاہونچا اؤ چاہولٹاؤ

مجلسین سپا تشریف لاؤ

یکدمین ہوگا شور قیامت

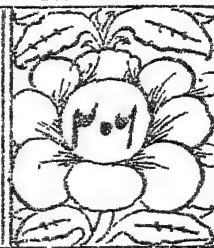
یہاں سب جمع سب عاشقوں کا

پھر شور مچنوں ہوگا دوبار

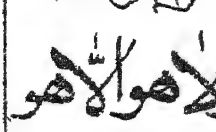


عاجز حبیب خستہ کو اپنے

مست آڑاؤ مست آڑاؤ



نکاح اسیرے بر میں تو ہو ہولا ہولا ہوا



تھی تیری کب سے جستو ہو ہولا ہولا ہوا



کوئی نہیں پرتیر سوا لا موجود اللہ



تو ہی تو ہی تو ہی تو ہو ہولا ہولا ہوا



پھیدا تعین جب کیا وحدت اس کا نام ہوا

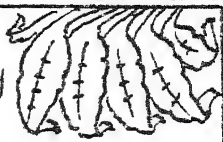

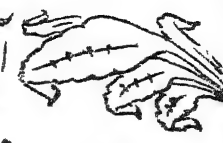






کر دے تجلی بر خود او ہو ہولا ہولا ہوا





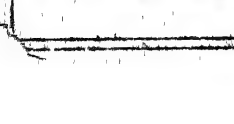


تو تو میں میں مت بولو تو میں کی سب باتیں چھوڑو  
 غیر نجانو اپنے کو ہو ہولا ہولا ہو  
 جلوہ نمائی ہو اوسکی ساری خدائی ہو اوسکی  
 کون مسلمان کیسا ہندو ہو ہولا ہولا ہو  
 تو مجھ میں ہوں تجھ میں بھی نہیں آتی بات سمجھ میں  
 تجھ میں ہوں مجھ میں تو ہو ہولا ہولا ہو  
 کل کا وہی ہو رب باری دسکا جلوہ سب میں ہو سائی  
 اوسکی سب میں ہر شے ہو ہولا ہولا ہو  
 نیکی منظر ذات اتم یعنی احمد شاہ احمد  
 میم کا پردہ تھا برودو ہو ہولا ہولا ہو  
 سب جدا اور سب میں ہر آیا شکل عرب میں ہو



 اوسکا احاطہ ہر سو ہو ہوا ہوا لاہو  
 بولا الست ہر یکہ اوسجا کب تھی ہم اور تم   
 آپ نے فرمایا قالوا ہو ہوا لاہو لاہو   
 دینے پائیں پر نیچے وہی حبیب ہے پیچھے   
 میری نظریں ہر سو ہو ہوا لاہو لاہو 

 **مرادیف ہاء ہوتہ** 

 کل میں ہی ہے جلوہ نالا موجود الا اللہ   
 جھگڑا یہ یحییٰ بن یوکانا موجود الا اللہ   
 حکم الست جیسا کہ کہا یا قالوا بل   
 کہنے سجدہ کسکو کیا لا موجود الا اللہ 

آپي مکين و رآپ مکان پي زمين اور آپي مان

کوئی نہین ہر غیر خدا لا موجود الا اللہ

پیش دپس اور فوق و تحت دہنی بائین زیر و زبر

کوئی نہین ہر اُسے سوا لا موجود الا اللہ

خود ہر زلیخا خود یوسف حسن مین اید مایا یوصف

خود ہر بندہ خود مولا لا موجود الا اللہ

آپي موسیٰ اور عیسیٰ آپي آدم اور حوا

خود ہر خلیل اور خود سارا لا موجود الا اللہ

غار حرا مین آپي گیا آپي بیٹھا عرش چ جا

آپي نبی اور آپي خدا لا موجود الا اللہ

شاہ ولایت کون ہوا ہم نے سرایت سکویا

کس کا کراہی میں کمالا موجود الا للہ

پشت ہی ہر قادر بھی وہ ہی حافظ اور ناصر

خود ہی معین ہیں ہوا لا موجود الا للہ

خود ہند و اور خود ہو متوجہ صوفی و خود ہر بند

کون بڑا ہی کون بھلا لا موجود الا للہ

جلو نہا ہی ہر گل میں نغمہ سرا ہر مہل میں

وہ ہی چمن میں ہر چھوٹا لا موجود الا للہ

خود ہی مریض اور خود ہی طبع خوب ہو خوب ہو خوب

خود ہی قطرہ خود دریا لا موجود الا للہ

وہ ہی الان ہے اللہ اللہ

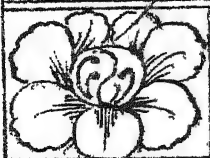
عشق کی رہن قدم رکھا ہو

واہ کیا شان ہے اللہ اللہ

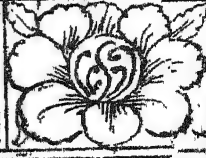
تو نگہبان ہے اللہ اللہ

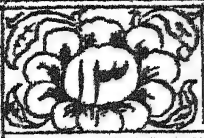
تجھ کو تیرے ہی ہر گناہ پر  
 پیرِ کامل سے محبت کھنا  
 ذاتِ مین و بکر فانی ہونا  
 ناز و انداز میں محبوبِ میرا  
 بندہ اب خواجہ معین الدین کے  
 جان نکالے قدمِ جانان پر  
 حاملِ بارِ امانت بیشک  
 کچھ عجب طرح کی ہیرِ آج  
 مجھے اُمت میں کیا احمد کی  
 دونوں عالم میں ہمیشہ تیرا

یہ ہی ارمان ہے اللہ اللہ  
 نورِ ایمان ہے اللہ اللہ  
 عینِ عرفان ہے اللہ اللہ  
 فخرِ دوران ہے اللہ اللہ  
 زیرِ دامان ہے اللہ اللہ  
 عینِ ارمان ہے اللہ اللہ  
 ذاتِ انسان ہے اللہ اللہ  
 فیض کی شان ہے اللہ اللہ  
 کیا بیچہ احسان ہے اللہ اللہ  
 نورِ تابان ہے اللہ اللہ



پیر و مرشد میر و شاہین حبیب





برائے مدینہ برائے مدینہ

میں ہوں جان دلسر کے مدینہ

دو عالم ہر ذلہ رباعی مدینہ

محبت سے جو دیکھ آئے مدینہ

مجھے بند غم سے چھوڑا مدینہ

رہ مصر جو دیکھ آئے مدینہ

قیامت میں زیر لوامی مدینہ

جو انیس صد میں ہوا مدینہ

تشریف میں ایدل سو آمدینہ

نہو تو اگر مہتابے مدینہ

ہے ولیم یارب لای مدینہ

مجھے قصدا دکھاؤ مدینہ

نہیں خوان نعمت سے محروم کوئی

نبی پر شفاعت ہوئی انکی جب

خدا یا بحق نبی الامم

بدر او سکی غربت ہو چکا ستارہ

ربینگی سبھی امتی یا خوشی

کلی سا کھلون کچن گلسا پھول

نہیں باسو میں سوئی ہمیں دیکھا

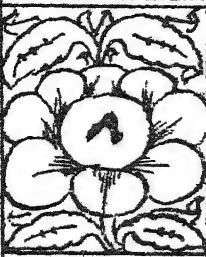
مسح اور آدم بلاسی نہ چھٹے

نہ اُمّ دوسرا دوسرا مین	میری چشم میں سما مدینہ
چلون سر کو بل شق احمدین	خدا جلد محکود کھای مدینہ

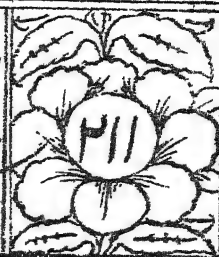
صیب گنگارو عاجز کتین	۹	۲۱۰
عنایت ہو یا رب ولای مدینہ		

میر و ملا میر سرور الدین علیہ	میر و مشد میر سرور الدین علیہ
کرکچ سے ضعیفی آئی کہ در پہ آئی	نہ اب پھر آئی درد کمال الدین علیہ
پیا سام لفت کا میں ہو محبت کا	مجھے کیا جام دو بھر کمال الدین علیہ
غرض ظالمی ماسی نہ مطلب تیرا ہی	پہو یہ پکاسہ پر کمال الدین علیہ
غریق بحر آفت ہن میری آب بردار	بجی حضرت کمال الدین علیہ
میر و سلسلہ کو آچا فطرت صبر	یہ قائم یہ محشر کمال الدین علیہ
نظر کج نگاہ لطف اور عینیت	گر نظر نہ ہو کج کمال الدین علیہ

ذرا نظر عنایت میری ملواید رکھو  
پڑا ہوں کچھ ادھر پر کمال الدین علی



ستارہ چھ ساجی جلیب در بدر پنا



کر گرماہ رخ انور کمال الدین علی

میر و محبوب کا مکان ہے یہ

حضرت عشق کی کان ہے یہ

گنج لفت کار از دان ہے یہ

میر و دلبر کا آستان ہے یہ

نشہ عشق کا نشان ہے یہ

کون کہتا ہے داستان ہے یہ

شاہ اج میر کا مکان ہے یہ

تم جو کہتے ہو لا مکان ہے یہ

جلد سودا خریدے اگر

جس کو سب فوق شوق کہتے ہیں

پانوں بکھیو سنبھال کر ایدل

زاہد اپنے پی شراب نہیں

فی الحقیقت ہے دفتر عشاق

کیجئے شوق سے سلام ادب



لوگ جس کو جلیب کہتے ہیں





ایسٹھ وحدت نور خدا حضرت شیخ کلیم اللہ  
 ہے محترم و شادان دل میرا حضرت شیخ کلیم اللہ  
 مرا خانہ دل معور کر دے عشق سیرم مسرور کر دے  
 رخ پاک سیر پر دہ کیجئے و حضرت شیخ کلیم اللہ  
 میری سر پہ ضعیفی اپنی پی اب کس سر کہوں جا لٹ لکی  
 مرا کوئی نہیں تیری در کمر سو حضرت شیخ کلیم اللہ  
 میری مرشد میری حضور کیجے مجھ میں اپنا ظہور  
 کچھ پر تو اپنا ڈالو ذرا حضرت شیخ کلیم اللہ  
 میں ہوں ذرہ خاک بسر کیم تو ہی مہر سچہ ضیا گستر  
 کردا بتو گناہ محمذرا حضرت شیخ کلیم اللہ



نہیں کل کسی پہلو محکو ذرا ہوتیں غنیہ صفت بیکل شاہ  
 اک بس سو کہوں مطلب لگا حضرت شیخ کلیم اللہ  
 سب پوری ہوئی حاجت اسکی کچھ اور ہوئی حالت کی  
 جو کہ دس پڑ ماہ صبح و مساح حضرت شیخ کلیم اللہ  
 کر درجم کہ اب ہر رحم کی جا میں ہوئی ام بامین کو پھنسا  
 ۱۸-۲۱۳ تو جلیب حیان ہر راہنا حضرت شیخ کلیم اللہ

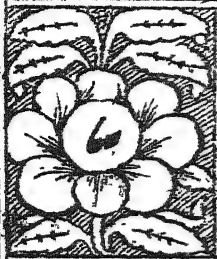
صورت پاک کھا نور محمد خواجہ  
 اپنے سینہ سر لگا نور محمد خواجہ  
 مشکل بخشا نور محمد خواجہ  
 ہمپہ اسرار خدا نور محمد خواجہ  
 تاج سردر میں بلانا نور محمد خواجہ

رخسار خود پروا لٹھا نور محمد خواجہ  
 خواب میں آکر نور محمد خواجہ  
 اوقتا دیم درین اثرہ مشکلا  
 کیجہ واجلد پر فخر زمان فخر الدین  
 بندہ عاجز و مسکین زیارت کیلئے

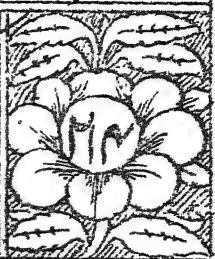
کشتی دل میری غمخوئی بکسیر  
 لشکر پنج دلم در محبہ کسیر انس  
 غیر کا دل میں آو میری کچھ دیکھنا  
 کر قصہ سلیمان زمان جاوے  
 کوئی خالی نگیا میں پھر خالی  
 در عالی کو سودو لوں جہان میں کسیر  
 پا تو ہیں تجھے بسیار شفا میری بھی  
 حل مشکل گلیہ ایدل انگین اب تو  
 کوئی صورت نہیں بخش کی ہمارے  
 میرا میر میرا ہادی میرا حامی تو  
 کل کا حاکم و احق بنایا جگو

پار جلدی ہو گانا نور محمد خواجہ  
 اس مصیبت سے چھوڑا نور محمد خواجہ  
 اپنا دیوانہ بنا نور محمد خواجہ  
 خاتمہ خیر میرا نور محمد خواجہ  
 تیرے سرکار سے یا نور محمد خواجہ  
 کوں یا میں ہو میرا نور محمد خواجہ  
 کیجئے دل کی دوا نور محمد خواجہ  
 ورد رکھ صبح و مسا نور محمد خواجہ  
 ہاں بھر دے تیرا نور محمد خواجہ  
 شافع روز جزا نور محمد خواجہ  
 میری حاجت ہو اور نور محمد خواجہ

دستگیری دباگر نذر میر تثنین  
تھام لو بھر خدا نور محمد خواجہ

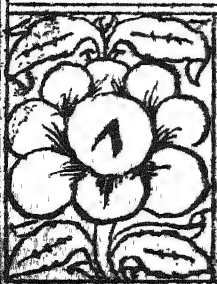


نکٹہ نظر دیکھو حبیب عکرا نگار کو  
چشمِ حسرتِ ذرا نور محمد خواجہ

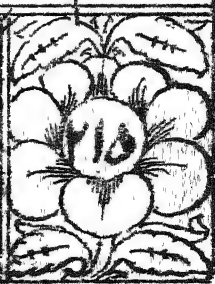


ساری امت کے پیشوا کو دیکھ  
میرے محبوب کی ادا کو دیکھ  
ہنسٹے اپنے ناخدا کو دیکھ  
ہر طرف جلوۂ خدا کو دیکھ  
منظرِ خاص کیا کو دیکھ  
اپنی تقدیر نار سا کو دیکھ

خوش ہوا حقے مصطفیٰ کو دیکھ  
لاکھ سبیل ہو ہزار شہید  
میری کشتی کا ہر خدا حافظ  
قول حق ہر فاشم و جالہ  
ہر تعین میں ہر شخص میں  
تھا قدیم اب ظہور میں حادث

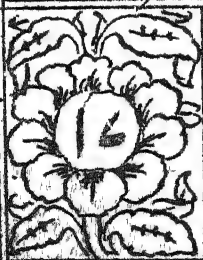


رگِ جان سے قریب ہر وہ حبیب  
خالق الارض و سما کو دیکھ

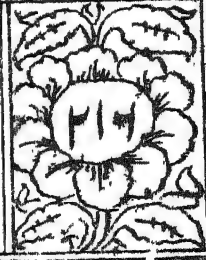


شفته دل جو تھا کسی زلف کا گستا  
 کیونکر دعا خدا نہ مانگین وصل  
 لاکھوں بھنے ہزاروں گئے جانسہ گزر  
 بیل پین کیونے رشتہ و گل پیریں ہو  
 مین مین نص عشق نہیں نص اور کچھ  
 ہر خط دست یا زمین لکھا بھیجہ یا  
 کیا نردبان یا ہم حقیقت مجاز ہو

ٹھیکر سامنا او کی کالی ہاگرتھ  
 آخر ہمار وصل کا دن ہر فکرتھ  
 اچھا ٹھک ٹھک کے چلو تم ادا کرتھ  
 اپنا کفن بھی قطع ہو آقا کرتھ  
 کر نام اعلاج دعا درد و اکرتھ  
 میں بھی پھنسا رہوں ہر رنگ جنگل  
 آخر کو ہو گئی مجھ الفت خدا کرتھ

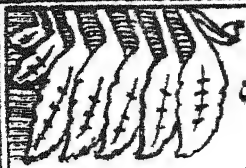


جو ہر قلام حضرت فطحا کا اچھلیب  
 بیشک ہر دوستی اور ال عبا کرتھ



پردہ اٹھا پڑہ اٹھا خواجہ سلیمان بادشاہ

صورت دکھا صورت دکھا خواجہ سلیمان بادشاہ



گوہون بُرایا ہون بھلا خواجہ سلیمان بادشاہ

پرہون تیری درگا گدا خواجہ سلیمان بادشاہ

مشکلاتی کیجئے حاجت روانی کیجئے

بھرخدا بھرخدا خواجہ سلیمان بادشاہ

کوئی نہیں میرا پیان ہون خشکی سیریم جان

ہو یک اشار تمین شفا خواجہ سلیمان بادشاہ

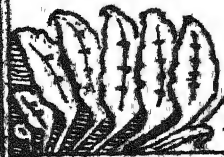
محیوب حق کے آپ ہو مطلوب حق کے آپ ہو

حق کو تیری بھائی ادا خواجہ سلیمان بادشاہ

دام بلا بال ہما سمجھے نہ وہ کیونکر بھلا

جس پر ہو سایہ اپکا خواجہ سلیمان بادشاہ

اب ستگیری کیجئے بیدست پاہون بسیر



ای دست تو دستِ خداخواجہ سلیمان بادشاہ

گلِ بیکلی کا ہر کھلا سو کھا چین بچو لا پھلا

نخلِ تمتا ہو ہر خواجہ سلیمان بادشاہ

ای گوہرِ بحرِ کرم صدقے دُرِ جان ہی نہیں

ہر نقدِ دل تمسِ فدا خواجہ سلیمان بادشاہ

حاجت روا حاجت روا بھرِ خدا حاجتِ روا

بھرِ خدا حاجتِ روا خواجہ سلیمان بادشاہ

پابندِ دامِ غمِ مین ہوں چون صیدِ خمی سبزر

اس دام سے کیجے رہا خواجہ سلیمان بادشاہ

ہر خلعتِ عشرت قبادر کا تمھارے ہوں گدا

پُر تکیے دامنِ میرِ خواجہ سلیمان بادشاہ

ایسر در باغ ہڈی گل سی کھلے دل کی کلی

ہوں مثل بلبل بنو خواجہ سلیمان بادشاہ

یکھ ہی ہر میرا مدعا یھ ہی ہر میری التجا

تو سہ میں جلدی سے بجا خواجہ سلیمان بادشاہ

اب مانگتے بیٹھے ہیں ہم تم سے ہی تمکو دم بدم

کچھ خیر مل جائے بجا خواجہ سلیمان بادشاہ

میں عاشق دیوانہ ہوں ای شمع در پردہ ہوں

پردہ ادٹھا صوت دکھا خواجہ سلیمان بادشاہ

مسکین حبیب خستہ پر بخشیم ہو ہر مل نظر

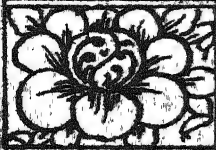
۲۱ ای واقف ستر خدا خواجہ سلیمان بادشاہ

تیرا کوچہ ہے عجائب خانہ	کوئی دانہ ہے کوئی دیوانہ
-------------------------	--------------------------

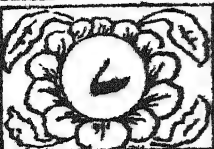


جمع یکفردهو عشاق عرق  
 جسے برباد کیا ہر کونین  
 صحو کی جزیر کوئی ہر سر شا  
 سکر اور صحو یہ و نون میں حجاز  
 قد قیامت ہی تو مگھڑا ہر غضب  
 یار کو دیکھ کے چھٹے چھٹوین  
 خاک کہیر ہی تھپ پارس  
 شمع رو کا تیرے ہی حافظ دین  
 چاک کر پردہ کو پردے تک  
 حال مستی کا میری مہر چھو

ہیں نواسنج نواسے جانے  
 عشق کی رہ میں وہ ہر مردانہ  
 سکر میں میٹھا کوئی دیوانہ  
 کر قبا پردہ کو ہونے نہ  
 کیون نہ دانا ہو یہاں دیوانہ  
 کیون نہ ششدر ہو یہاں مردانہ  
 قطرہ اوس بھر کا ہر درد نہ  
 شمع روشن ہی کہ ہر پروانہ  
 کیونکہ در پردہ ہی صاحب خانہ  
 خیا آباد کا ہون مستانہ







ایک لیسے کا ہوا دیوانہ



حسین پیاری مجھے دلا دنی کا صدقہ علی کا صدقہ

کمنہ غم سے مجھ چھڑا دنی کا صدقہ علی کا صدقہ

ترپے ماہو نہیں تو نس ذرا تو خسی اوٹھا کی پردہ

جمال اپنا مجھے دکھا دنی کا صدقہ علی کا صدقہ

بروز محشر میں دبر و آگھونگا تم سے یہ سب لستہ

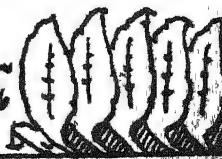
کہ جام کوثر مجھے پلا دنی کا صدقہ علی کا صدقہ

جو راہ بھول اٹک ہی ہیں ہر ایک صحرابھٹک ہی ہیں

اونھیں یہ راستی دکھا دنی کا صدقہ علی کا صدقہ

تمھارے قدموں کی خاک تھوڑی مام میری حضور میر

ہماری آنکھوں میں پھر لگا دنی کا صدقہ علی کا صدقہ



تیرے کہا کہ ہر کو جائیں مراد اپنی ہر کس سر پین  
 بچھڑ گئے ہیں انہیں ملا دو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ  
 حبیب حاکم امام کل کے پر محمد علی ولی اب  
 ۲۱۹ حبیب عاجز کو کچھ ملا دو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

کیجئے لطف مجھ پر خدارا خواجہ حافظ محمد علی شاہ ۹  
 میں ہوں ہر کینہ تمھارا خواجہ حافظ محمد علی شاہ  
 ذرا انکھ کو سنہا لو میری سر سبز بلاؤ نکو ٹالو  
 ہے اوج پہ میرا ستارا خواجہ حافظ محمد علی شاہ  
 ہوتے حاضر و ناں ہیں حضرات رو کر تو اپنی سیاحت  
 وقت مشکل کر جسے پکارا خواجہ حافظ محمد علی شاہ  
 دیکھ جن شہر و غلامان کہ تمہیں میں ہو کھنڈ

تیرے کہا کر کہ ہر کو جائیں مراد اپنی کہ کس سے پائیں  
 بچھڑ گئی ہیں انہیں ملا دو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ  
 حبیب حاکم امام گل کے پر محمد علی ولی اب  
 ۲۱۹ حبیب عاجز کو کچھ ملا دو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

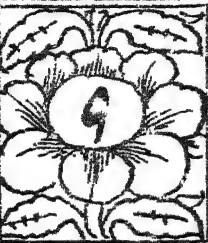
یکے لطف مجھ پر خدارا خواجہ حافظ محمد علی شاہ ۹  
 میں ہوں کہ مینہ تمہارا خواجہ حافظ محمد علی شاہ  
 ذرا آنگہ مجھ کو سنبھالو میرے سر سے بلاؤ نکو ٹالو  
 ہے اوج پہ میرا ستارا خواجہ حافظ محمد علی شاہ  
 ہوتے حاضر و مانہ ہیں حضرت رو کر تو اپنی سیاحت  
 وقت مشکل کر جسے پکارا خواجہ حافظ محمد علی شاہ  
 دیکھ جن شہر و غلمان کہتے ہیں آپ میں ہو کر خدا

میر و مان باین تمیہ قریان لوانی زبانی تم اتنا  
 یحییٰ صلیب کمین ہمارا خواجہ حافظ محمد علی شاہ

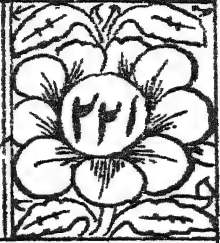
## مریfia ی تختانی

بڑا جاتا ہوں جانِ علی ہر	نہایت اوج پر شانِ علی ہر
ہم اونکے مہر سے سینہ منور	دہ شمسِ مہر رخشانِ علی ہر
نہیں گدل ہر سرگردانِ ال	ہماری جان قریانِ علی ہر
زمین ہر آسمان اللہ رہی اوج	زمین پر گر چہ ایوانِ علی ہر
نہیں دے عیسیٰ کو تہ اوٹکا	عجب عظمت عجب شانِ علی ہر
ہمیں کیا آفتاب جس کا خوف	ہماری سر پہ دامانِ علی ہر
صلہ پاویگا حضرت مصطفیٰ	جہان میں جو ثنا خوانِ علی ہر

یہاں سے نعمتیں ہستی ہیں سب کو  
جہان میں اولیا افراد جو  
یچھے چشتی قادری اور سب سب  
کشاہد مشترک خوان علی ہر  
بخف میں دیکھو دربان علی ہر  
یکھ سارادیکھو فیضان علی ہر



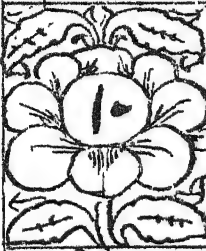
حبیبِ ناتوان ہر نام حبیب کا  
منک پروردہ خوان علی ہر



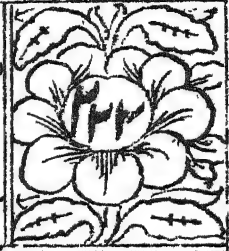
تیری سرکار میں آہستہ جم بھونکے  
کیونکہ بلا نہ ہمیں شاہِ احم بھونکے  
شوقِ جنتِ نرنا باغِ ارم بھونکے  
دیر کو چھوڑ دے راہِ حرم بھونکے  
اب گل میں چننے ہم تو دم بھونکے  
نخن اور جے سنی ہجر کا غم بھونکے

دیکھ کر دستِ کرم نامِ کرم بھونکے  
قافلے اکبرِ مدینہ میں ہزاروں بھونکے  
ہم کو حافظ کی گلی کا وہ تصویر بنا  
ہیں حیاں خد کا کل میں کس پرست  
جدِ اعلم کو ملائک نے کیا اسجود  
بر سببِ نچ و ملال غمِ حیران بھونکے

گلشن عالم و حدین کبھی ہم گل تھر	اکے کتر تن بھہ چل پان کہ ہم بھو لگے
کو چہ یار میں تجھ اور ہو چلتی	پانوں کہتے بھی پائے تہ قدم بھو لگے



وصل کتر ہیں ایسا رتی ہی سب  
ایسے سیوش ہو ڈا اگو ہم بھو لگے



بہر دم فراق یار کی طاقت ہانچھو	اکدن شام جد کھا اہمان مجھ
کرتا ہر مجھ کو قتل تو قاتل یہ سڑے	بھڑ خد انچھو یو پھر نیان مجھ
مجنون گیا کسی سیلی عذرا کا	پستیم کھ رہا ہر بھہ سارا جہان مجھ
جسی کہیں نشان کف پایا رہو	دفتائے وہیں تھم ایروستان مجھ
اس ابر میں چھو رتی تیری بڑی چھری	چھکی مثال برقی کیا نیجان مجھ
موسو تو تاب نور تجلی نہ لاسکا	دیکھو جان لیا ریحہ طاقت ہانچھو
دل بقیرا ہر شب چہر انہیں اندلو	کیونکر بھلا نصیب آرام جان مجھ

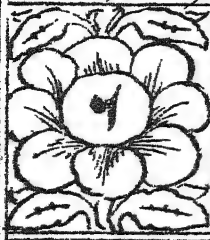


دوبارہا ہونے میں کسی سرف کی چاہ  
تم چاند ہو کھلانے رشون کا ماجر

قتل تو قتل کیجیہ تیشہ دمان مجھ  
دکھلائی دے رہی ہر دین آسمان مجھے

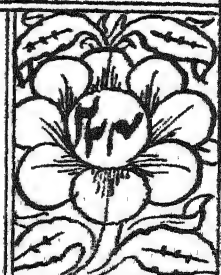


حافظ میں یہ خواجہ سلیمان احمد حبیب  
نور نظام دین یہ فخر جہان مجھ

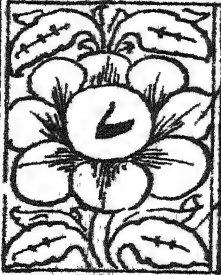


لڑاکا و فتنہ بخش جسم دیا آتی ہے  
پیشہ کلکتہ کا کیوں تجھ کو حفظ  
کلیجہ تھام لیتا ہوں زور رشون میں اپنا  
ادا ہے چال جسم و قیامت جیسے چلتا  
ہلال عید ہو جاتا ہر ماہ نو محرم کا

قیامت بھی کج تی ہوئی فریاد آتی ہے  
میرے شکر کلکتہ کی کو تیری مدد آتی ہے  
صدا آنا قہ شیر جی و فریاد آتی ہے  
بلاؤ آسمانی بر سر شاد آتی ہے  
جو دلیں نے پایا و بردی جلا آتی ہے

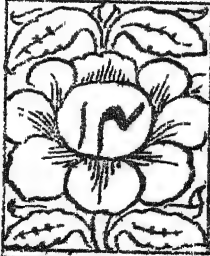


حبیب ایک جھپوٹا سیادمان احمد مین  
جناب قدس سے مجھ کو مبارکباد آتی ہے

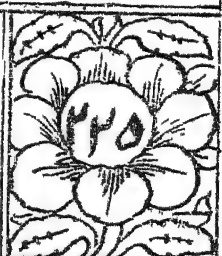


یار کے نام سے الفت ہے مجھے  
 آملے مجھے دے ہمدرد ہم  
 یک نظر غیر گرا نظروں سے  
 ہوں سگ کو درجناب حافظ  
 یک زمانہ کو گردن زیر و زار  
 بھول کر پانچ جنت میں ہوں

اس لئے خلق پہ نصرت ہے مجھے  
 کہوں حاصل ہوئی دولت ہے مجھے  
 یاد محبوب کی صورت ہے مجھے  
 اس لئے خلق میں عزت ہے مجھے  
 آپ کے نام کی طاقت ہے مجھے  
 کو چہ یار میں احت ہے مجھے



عین اعیان میں عیاں ہے حلیہ  
 پر نہیں چشم بصر ہے مجھے



مجھے فردوس بھی گنجِ قفس ہے  
 جو ادسکی یاد سے خالی نفس ہے  
 جو اکثر تین دیکھا خارخوس ہے

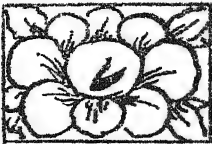
درِ دلدار کی ایدل ہوس ہے  
 دی دم ہے دم غفلت سرا ہے  
 مرا تھا گلشنِ حدت میں رہا ہے



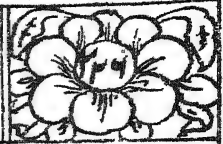
کہانتک صدہ فرقت ٹھہرا  
 ستم اچھا نہیں ہر یکسو پر  
 گر انظر و نسیر میری جملہ عالم  
 ہمیں ہر کا کل م رخصا رہا جان  
 سلیمان جنگ بہن جامی و حافظ  
 ہمیں بین کاروان ملک و جا  
 ہوا او کی سواری کیوں نہ ہو  
 میری نکھیں تیری دولت میں  
 اندھیر کو چہ کیسو میں وہ ہر  
 برنگ گلستان گل داغ دل میں

یہاں یکیک گھڑی یکیک برس  
 ہمارا بھی کوئی فریاد رس ہے  
 اویسے دید کی ہر پل ہوش  
 گل و سنبھل نہیں ہر خار خون ہر  
 ہمارا نزدیک ان کی ایک گلس ہے  
 چلو آگاہ ہو بانگ جرس ہے  
 کہ خود باد صبا نام فرس ہے  
 میری مرگان تیرے بجلہ کی خبر ہے  
 کہ سر گردن شرب کا عرس ہے  
 گل افشاں عنید لب گل نفس ہے

مجھے کوچہ میں پن کر دی مدفون

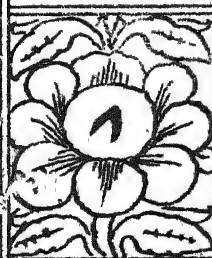


صیبت اور سیر سیوچہ ملتے سے

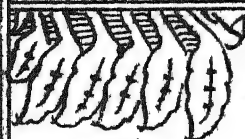
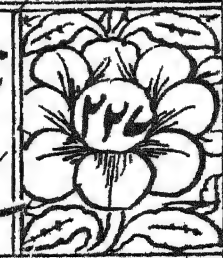


مالکِ خلدِ بریں عثمانی فی النورین ہے  
وہ شہِ دنیا دین عثمانی فی النورین ہے  
سب میں خلدِ بریں عثمانی فی النورین ہے  
دو بند پر عزیز عثمانی فی النورین ہے  
وہ شہِ نازِ عین عثمانی فی النورین ہے  
صاحبِ نشین عثمانی فی النورین ہے

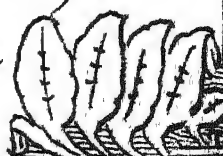
مانِ ابروِ نین عثمانی فی النورین ہے  
سبزِ انوچہ فرشتہ دیکھ کر حبیبِ حیا  
لیکے خیمہ بونی کتیرے رشتہ تک کی جا  
سب جانِ جا کر مدینہ کی زمین اُٹی حرم  
جو کلامِ حق کو پڑھتے ہیں اصلِ حق  
بعدِ صید و عمر کو مصطفیٰ کا نشین

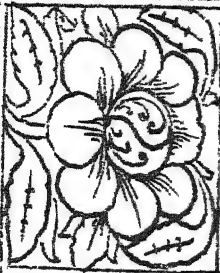


نامِ حبیبِ ناقصانِ خستہ جگر  
اپنے در کا کین عثمانی فی النورین ہے



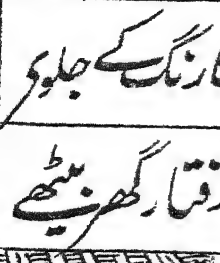
تماشا ہر اگر ملجائے وہ دلدار گھر نیٹھے  
عجب کیا ہے خدا دے دولت دیدار گھر نیٹھے





پلاوے وہ محو الفت کہ جس کے نشہِ خوس سے

رہیں سمرست لاکھوں سیکڑوں سرشار گھڑیٹھے



دکھائی کسکی نیرنگی نے رنگارنگ کے جلوے

کئی تاب تو ان اور طاقتِ رفتار گھڑیٹھے



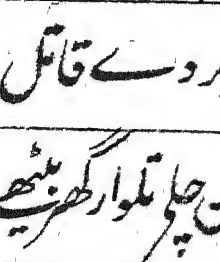
برابر ماجرا ہے نظم و نسقِ حسن کا اونے

بہت سے ہو گئے باہر بہت یا ر گھڑیٹھے



بجھے گرتشنگی وصل اب خضر ملجائے

ہو جلدی قطرہ زن اب چشمِ دریا گھڑیٹھے



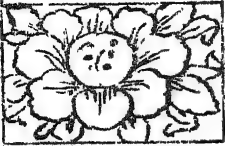
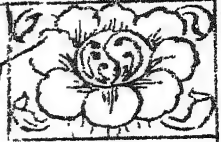
ہلالِ آسا ذرا چکے جو تیغِ ابرو سے قاتل

جہان کی اونگھیاں ان ٹھین چلا تلوار گھڑیٹھے

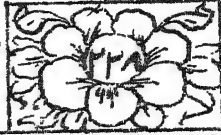


قیارِ خرقة زاہد صومعہ سے ہو تو دامنِ چین

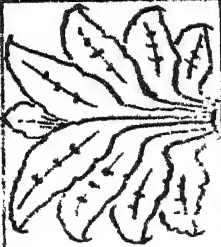
کہ چھپے جاتے ہیں یاں جبہ و دستار گھرنٹھے



جو ہوا بستہ و امان حافظ ای حبیب اوسکو



تعب کیا ملے گردِ دولت دیدار گھرنٹھے

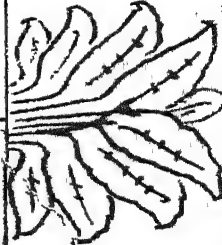


رہو مشغول ہر دم ذکر حق میں گر تو شاغل ہے



اگر یکدم بغیر از یاد کے گزرے تو غافل ہے

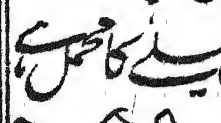
ہر اک نعرہ میں تابان نور خورشیدِ حقیقت ہے



ہر اک قطرہ میں دیکھو بحرِ امواج و ساحل ہے



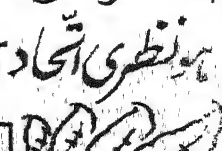
ہزاروں جگہ مجنون ہیں کڑور دن اوسکو دیوانہ



چلے آتا ہے تو سہ سے بھیکس لیے کاغذ ہے



ہر نظری اتحادی انعکاسی اور صیادی



وہی ہے صوفی صافی بھہ نسبت جسکو حال ہے



مگر انکار باطل سے کہ ہے ہمیں ظہور حق  
جو غیر حق نہیں کوئی کہان پھر حق و باطل کے

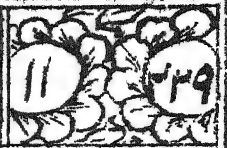
وصال اوسکو ہی ہر دم اور حضوی جسکو ہی ہم  
وہی ہر اکمل کمل وہ عارف اور وصل ہے

عزیز و خواہش مولا میں چھوڑا جسے دنیا کو  
بڑا وہ صاحب ہمت ہے جانو اور عاقل ہے

ارادت جسکی کامل ہے مرید و نینجہ شامل  
محبت جسکو حاصل ہے وہی بعیت میں داخل ہے

فنائی اشج کارتیہ ملا ہے شیخ سے جس کو  
کسیکی اوسکو کیا پروا کہ جسکا شیخ کامل ہے

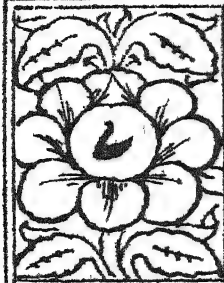
صدیق جسے اپنے یار کو اپنے میں پہچانا



وہی ہر صاحب نعمت ہی قابل ہر ضل ہر

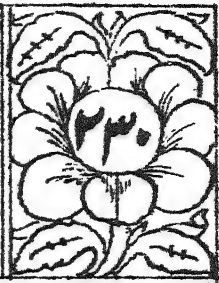
تم ہو شیخ الاحم حسن بصری  
 ہر گھڑی تم سے اپنا حال بتا  
 کوئی مسئلہ جو ہم پر آتی ہے  
 اچھے ہوتے کس عرض کروں  
 جس قدر سلسلہ میں بن سہیں  
 اپکا آفتاب مہر ہر بس  
 کوچہ ہر اپکا کہ خست ہے  
 کوئی آنکھ نہیں میری دیو لگا  
 کیجئے دور بھرب کریم  
 یا محمد علی زبان پر ہو

کیجئے مجھ پر کرم حسن بصری  
 عرض کرتا ہوں ہم حسن بصری  
 کہتے ہیں مبدع حسن بصری  
 اپنا رنج و الم حسن بصری  
 ہر تمہارا قدم حسن بصری  
 کیا کروں جام جم حسن بصری  
 یا کہ باغ ارم حسن بصری  
 تیری خاک قدم حسن بصری  
 میرا درد و الم حسن بصری  
 نکلے جب میرا دم حسن بصری



دبدم پیه صلیب بیچاره

بھرتا ہر تیرا دم حسن بھری



ہر طرف یا رنظر آتا ہے

عین دلدار نظر آتا ہے

دینم سو بار نظر آتا ہے

جب طرح دار نظر آتا ہے

خار گلزار نظر آتا ہے

ہم کو ہشیار نظر آتا ہے

رنج دلدار نظر آتا ہے

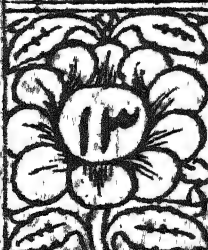
غیریت اوٹھ گئی اغیار کہنا

جلوہ اوسنار کا دیکھو تو نیا

تھامتا ہوں نہیں تھمتا ہر دل

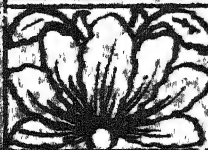
جس بیابان میں ہر گلر و آیا

بہو کہ مجھ کو ہر رنج لیا کا



اپنے محبوب کی آنکھوں کا صلیب

مجھ کو سبب از نظر آتا ہے



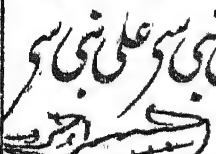
علی تو مولا ہے مومنوں کا علی وسیلہ ہے یکسو نکا



یقین سمجھو جدا نہیں ہر علی نبی سے علی نبی سے



نبی سے اونکو جدا نہ تو ہمارے کہنے کو خوب مانو



ہر سب سے ظاہر انہیں ہر علی نبی سے علی نبی سے



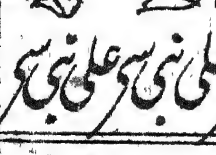
علی کی لفت ہو نور ایسا عبادت اوں کی ہر آفت جان



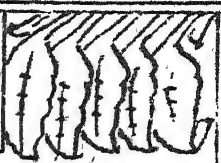
کہ فرق آسمین را نہیں ہر علی نبی سے علی نبی سے



میں جسم واحد سے دو تو بیچ ایہیں نور واحد سے دو ہو



بھید و سمجھنے کی جا نہیں ہر علی نبی سے علی نبی سے



نایب ملکشاخو جہید الدین

چمکات خد خوجہید الدین

حرم شمس صفا خوجہید الدین

کاملو کا پتہ خوجہید الدین

۱۳۲

جانشین صطفیٰ خوجہید الدین

عین حقیق اولیا خوجہید الدین

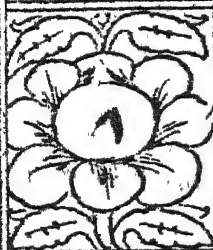
عین فانی کونین عین ملک طبر

ہر گز نہ بھی کامل ہو نہ ناقص

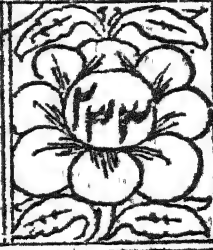


خواجه شاد گد خواجه سید الدین  
میرامرشد زبنا خواجه سید الدین  
ناصر اهل صفا خواجه سید الدین  
شرح شان فتنه خواجه سید الدین

بنده فرمان بین این تخت اهل دیوبند  
حکم حقس حق بین گویین کجی  
خضر خرمی حافظ و حشمت کا حافظ  
کسرم کجی چندیون فتح باب کشف



کثر عصیان کی یار و حکمت  
شافع روز جزا خواجه سید الدین

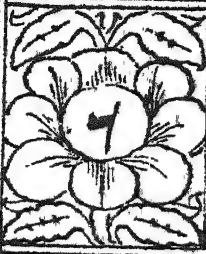


جید صغیر سید الدین مرعشی  
که شتیو نکا هر سید الدین مرعشی  
که ابن سخت هون طری سید الدین مرعشی  
تجی حضرت سید الدین مرعشی  
سبک فانی و نه سید الدین مرعشی

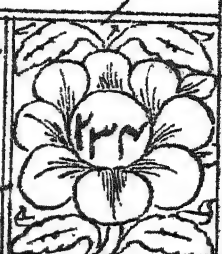
پاپنا مرشد بر سید الدین مرعشی  
تختی فنا و خرمی تها هر سید الدین مرعشی  
محمد رنج و الم و دین سید الدین مرعشی  
که در مغل سید الدین مرعشی  
بهت ری سید الدین مرعشی

برایم بود یالہ ہون تر سید الدین عیسیٰ  
رہ جاری تا شمسید الدین عیسیٰ

تھا ان ہو تمھا ہو تمھا ہو تران  
میرا سلسلہ کے چا فط اپنا صربو

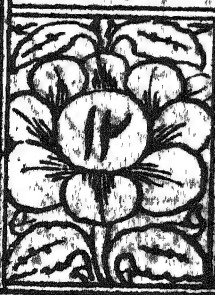


حبیب تن کو دیکھے چشم تر حم  
پڑا آپ کے در پر سید الدین عیسیٰ

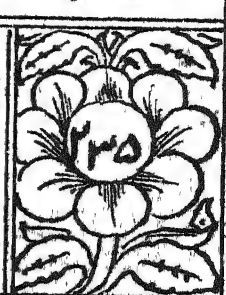


بے تکلف تو نظر آیا مجھے  
شعلہ زن ہر سو نظر آیا مجھے  
شش جہت میں تو نظر آیا مجھے  
کل میں ہی ہو نظر آیا مجھے  
یار در پہلو نظر آیا مجھے

جب کوئی خوش و نظر آیا مجھ  
طور کے مانند کوہ و دشت میں  
جب گھلی شان تو لو لائے  
دیکھ لی آیت ہوا اول کی جب  
نخن اتر ب کی تجلی جہنمی



جب حبیب پائین بکھا غور  
جلوہ فرما تو نظر آیا مجھے



میرے اوپر عنایت ہے ابو اسحاق چشتی کی  
میرے سینہ میں صورت ہے ابو اسحاق چشتی کی

مرید اس خاندان کے سب جلا جائیگے جنت میں  
عجائب یہ کرامت ہے ابو اسحاق چشتی کی

ابو احمد سے لے تا خواجہ حافظ تلمک دیکھو  
ملی سبکو خلافت ہے ابو اسحاق چشتی کی

جو ایسا اس طریقہ میں بنا چشتی بہشتی وہ  
ملی او سبکو حمایت ہے ابو اسحاق چشتی کی

اوسیکے واسطے ہر سب حکومتیں دنیا کی  
ولایت ہے ریاست ہے ابو اسحاق چشتی کی

تمامی خواجگانِ چشت کا سردار و سرور ہے

عزیز و بادشاہت ہے ابو اسحاق چشتی کی

نظامی صابری فخری سلیمانی جہانگیر

یکہ ساری فیض برکت ہے ابو اسحاق چشتی کی

ابی احمدین اور خواجہ محمد پوسف و مودود

انھیں میں سب بامنت ہے ابو اسحاق چشتی کی

جہانگیر اس طریقہ کے جوہن غوث و قطب

جلی آتی وہ نعمت ہے ابو اسحاق چشتی کی

بلاد شام میں عکہ کہ جسکا نام اطہر ہے

وہاں کیا پاک تربت ہے ابو اسحاق چشتی کی

جسے ہر عشق خواجہ کا دہی ہے صاحب بیت

ہوئی حاصل جو نسبت ہے ابو اسحاق چشتی کی

حلیب خستہ دل کو دین دنیامین نہیں کچھ غم

وساطت ہے حمایت ہر ابو اسحاق چشتی کی

حافظ ہر دو جہاں شد درین د

راہ بجوالا پھر تا ہوں بھنگتا ہر سو

ہو کر دیوانہ تیرا کوہ بیابان بھرا

چشت کے درگاں ہوں شمع جان کھان

جان پان کے انجان میری جان

اب برادشہ مشکل کا میری رشتا

رحم ہو طالع حق تعالیٰ بقول ہمارا

ہوں لیخا سا جھنکاتی تیری چٹائی

۲۳۶

فخر خویاں دے نور سلیمان مدد

خضر خویاں دے پیر مریدان د

تن عریان دے خار غیلان د

ہر تن بدیر سنا ماہوں سان د

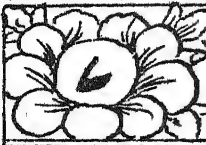
رحم کر بھر خد مجھ پیر جان د

نور سبحان دے شاہد یردان د

فخر دین فخر جہاں شہ پکان د

ماہ کسما مدد یوسف دوران د

حالِ نیند و ماضی حلیب حیران



تمیہ جالی ہا خواجہ یامان د



زاہد تو کسلمہ چھپان چہین میں  
دیوار و درین ہی مکان دین  
حافظین فخر دین سلیمان میں  
تاثیر کچھ عجیب اوس سر زمین میں  
سب کچھ میں ہر جی کچھ میں  
جو آسمان پر وہی تو زمین میں

لعل نور ذات زمان زمین میں  
دریا میں قطرہ میں لکھو دین  
احمد میں علی حسین حسن میں  
جمیر کوسونہ میں ہنہ کہیں  
دیر و حرم شین و برہن گئی تو کیا  
زاہد رکھا ماتھہ دعا مالکتا کیا



فرستے میں ای جلیپ نیاں ہا اقبیا  
پر دید منظر نظر یارین میں



میر دلکی ارمان میری التجا ہوا ابو احمد ابن فرستہ  
میر دلکا مطلب میرا دعا ابو احمد ابن فرستہ



عجیبی پھول میرا غنچہ دل نہ ہو سکی باغ میرے میل  
 کہ ہر نخل امتی پھولا پھلا ابو احمد ابن فرسناقتے  
 جو جیتی ہو نازا تو نازکی جا اگر فخر ہو فخر یونکا جی  
 بیٹھ سکون خدا فتاخر قہ ملا ہی ابو احمد ابن فرسناقتے  
 کوئی لوٹتا ہو کوئی رو رہا ہو کوئی بخود نہ ہو خود ناچتا  
 غنا کا ہر اک سمت شور تو ہی ابو احمد ابن فرسناقتے  
 ہا خواجہ محمد کو انوس خلافت محمد علی تک ملی سیکو نعمت  
 میری پیر و مرشد نسب کچھ لیا ہی ابو احمد ابن فرسناقتے  
 ہر اک الن جن بادشاہ ولیا سب ہی عین مطلوب مطلب  
 طرقت حشمت کے عرض کرتا کھڑا ہی ابو احمد ابن فرسناقتے  
 کر وڑن ولی سنگی جنکے دھڑکے ہیں دریا تکرید سے

یہ فیضان حق کی عاری ہے ابو احمد بن سنانے

کیکو تو شاہی کیگو گدائی کیسے کیو ہوئی خوشانی

حقیقت میں مطلوب عالم ملا ہے ابو احمد بن فرسانے

کر و جلد روشن چراغ لب ہوسر سبز و شاہ آباغ ماب

حیث ہے کی ہر دم دعا ہے ابو احمد بن سنانے

یا کرتا ہوں تجھی یا اوٹھ اور بیٹھے

ہاتھ اوس کے دامن کی پھینچا ہوتا

جز زینچانہ خریدار ہوا یوسف کا

وجد کر کے ہو جسمیرین ہر شام و

مستین ہم نگہ یار ورنہ بمنے

طاق بروکر کیا طاق سر سہا

۲۳۹ دردم حید کر ار اوٹھے اور بیٹھے

خوش حال میں بار اوٹھے اور بیٹھے

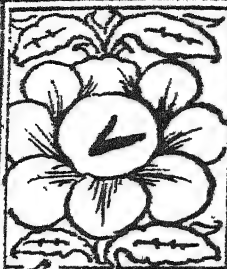
یون تو لاکھوں خریدار اوٹھے اور بیٹھے

سیکڑوں محکمہ ار اوٹھے اور بیٹھے

سیکڑوں خانہ تھا اوٹھے اور بیٹھے

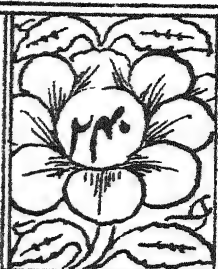
کسطح تیرا کرتا اوٹھے اور بیٹھے





اس حبیبِ خستہ کو نہ تسکین کی

جب تک کہ دیکھ نہ دیدار اٹھو اور ٹھہرو



صوفی زندہ میں کی فریں سلیمان

جانیں جانے جا رہا جان جان میں

لہذا محمد شہد و زوہدی ہمایاں

برخ میہ فقط دیکھئے دریا میں

فخر نوریں جان فطین سلیمان میں

پیر کامل کی نظر فیض کے آئین

جلوہ یار نمودار ہر اک شانیں

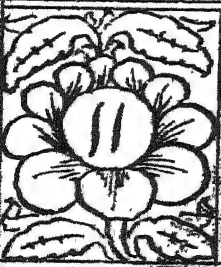
اتحادی گاہتہ میں سمجھ نہ نسبت

پیر ارشاد جو کچھ مجھے کی تعلیم

مطلقاً فرق حدیں نہ حمد میں

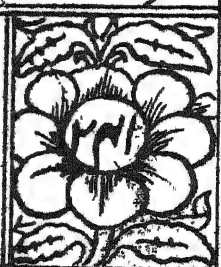
جلوہ اوس محضر منور کا یہ انوار عجیب

وصل حق نہ دریا یہ نہیں ہے موقوف



یونے سب کو نظر میں حبیب

منظر خاص حضرت نہا میں

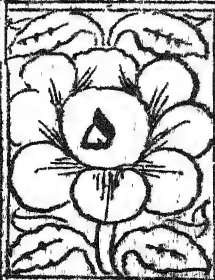


کعبہ شاہ گدا خواجہ محمد حشتی

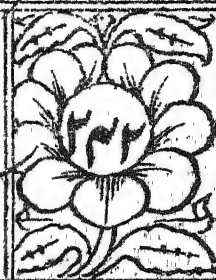
قبلہ اہل صفا خواجہ محمد حشتی

بادشاه و دوسراخواجہ محمد حشتی  
 توسخی ابن بنی اور کریم ابن کریم  
 عارف وصال حق بن تواریق کا  
 عاجز و خستہ بیچارہ نگار بنویر  
 اس گنگار کو ملی و برآمدن  
 ناصر الدین احمد کا تو ہر شہزادہ  
 تا جم نامی ہر تحار انجم اعظم  
 مشکل آسان فی دم میں طلب حاصل  
 سببید ہو تو اوصاف فی سبب

حامی و زبرخواجہ محمد حشتی  
 مین ہون محتاج تیراخواجہ محمد حشتی  
 راہ حق پر مجھ لاخواجہ محمد حشتی  
 کون ہر آپ سواخواجہ محمد حشتی  
 چشتین تھوڑی سی خواجہ محمد حشتی  
 خلف شیر خداخواجہ محمد حشتی  
 دافع پنج و بلاخواجہ محمد حشتی  
 با وضو بنویر پڑاخواجہ محمد حشتی  
 تو زب کیکھ لیاخواجہ محمد حشتی

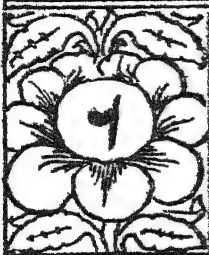


راہ نکستہ ہو بیجا تیر در پہ صلیب  
 نکند دیکھ ذراخواجہ محمد حشتی

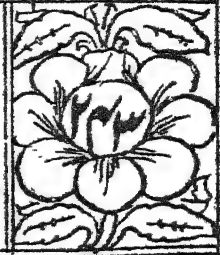


رقیبوں کے دل میں گری لگی  
مجھے اپنی صورت پیاری لگی  
مجھے آپ کی انتظاری لگی  
اوسے روز و شب دزاری لگی

مجھے یاد اپنے یاری لگی  
حقیقت میری گل میں جلوہ گر  
ابھی ہنستے ہنستے کہ ہر کوئے  
تیرے چشم کا جو کہ بہا رہا

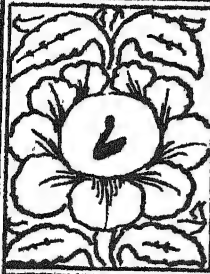


صلیب جو ملتا ہو ملتے شتاب  
دل زار کو بقیہ لاری لگی

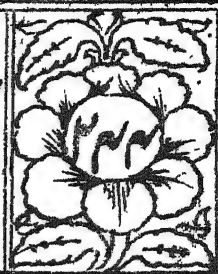


نہ تابا کر نہ در چشم اشکبا میں ہے  
جو لطف چنگ و باب دہل سہا میں ہے  
ہمارا مسکن دیا تو کوئی یار میں ہے  
ابھی تلک کہ میری آنکھ دھوپ میں ہے  
ہر ایک دل تیری لفظ کو تار تار میں ہے

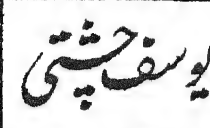
شباب کہ دل را انتظار میں ہے  
میں تیری یاد میں  
چن بین  
ام صلیک  
کر شہ لاکھوں تو نماز و ادا کر و پرا



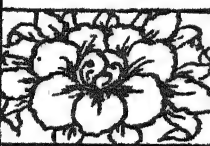
ہزار دن چشم کو بجا رسیکڑوں سہل  
حسینت عاثر تو کشا رینے



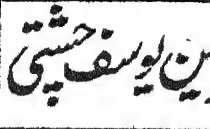
کس سے کہوں مطلب لکنا صردین یوسف حشتی



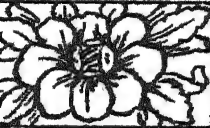
اب سو اگون میرا صردین یوسف حشتی



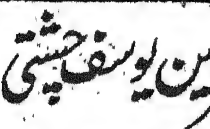
مانگے ہر کوئی تخت تاج کوئی گریہ اسہم دتا



اپنے در پر شاہ و گدا صردین یوسف حشتی



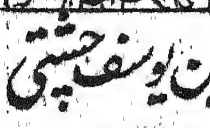
دفع ہوں او کو درد و الم غیش خوشی ہو وہم



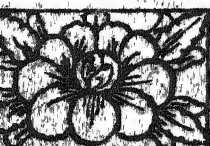
جسے وسیلہ تیرا لیا صردین یوسف حشتی



مجھ کو نہو نا چاری دور ہو میری بیماری



بخشے صحت اور شفا صردین یوسف حشتی



میری رکھو شرم و مان نبی علی کے رح جان

جسم ہو گا روز جزا ناصر دین یوسف حشتی

لطف و کرم سے میری چشم عنایت کی نہو نظر

میں ہوں یوانہ تیرا ناصر دین یوسف حشتی

بندۂ عاجز خستہ جلیبی تیری در کاغیب

چشت مبارک اسکو دکھانا ناصر دین یوسف حشتی

ساقیاؤم پاتا دل ہو غیر ۲۴۵ گر کہعبیت چکر کام کیا ہر

ہم یں بلین تیرے گلزار کے گلزار کیا غرض خانہ ارم اور ستانی میرے

طالب دنیا نہیں طالب عقیقہ نہیں طالب کوڑیا مطلب شتر خیر

ہم خجستے ہیں حسن کے خانیہ نر ہم کو کیا مطلب کسی دوستی و بر

سمن سودا گلشن بیکر چہر جلیبی

طار دلو ہر میر کام ہر دم طیرے

۹

خوشنوع و عین تیرین سلف محمد

ارمانج و لکاه پیری پاپنا مدعا

یکه عرض دستنویس و نیتا ضرر

قانون و عظیمه که عظیمه دوم بود

نکته نمین جاسه لگا و نیتا ضرر

پڑهتا هونگشتال این این نیتا ضرر

ایدل خدا کریم هی هرکی عجب که د

جب چشم بند کی تو ده هی پسر رید

کهنه پی معرفت گهر که صد محمد

دیو کفر کی جا و رد آنجف محمد

دنیایو نجفیه کهنه یک طرز محمد

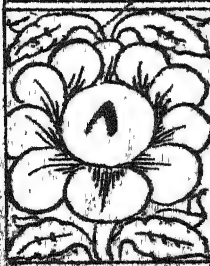
بهتر سنا و عظمه آواز دق محمد

ملکی بو تراب گئی که خاک کف محمد

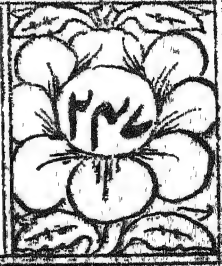
مکتب این عشق که ملایکه کف محمد

نرسد مرید که کوئی خلف محمد

کھولی جو نکجه که کاه هر طرز محمد



عرفان ہو گیا ہر جیسے اپنی ذات کا  
صدکر ملک کی ہر درین عرف محمد



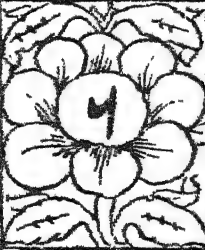
ہر خواجہ قطب دین بود و دوستی

امام راستین بود و دوستی

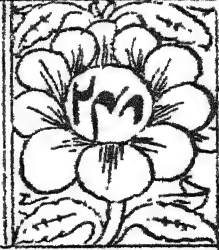


بنی کرجانشین مود و دشتی  
 بھری روزین مود و دشتی  
 بہت ہوں بحزین مود و دشتی  
 نہوں سو کہیں مود و دشتی  
 ملے خلد یرین مود و دشتی  
 خلیفہ جانشین مود و دشتی

علی اور فاطمہ کو تم ہو پوتا  
 تمہارے فیض سے الحمد للہ  
 مدد کیجے خدا کی وسط اب  
 قیامت میں ہماری شرم گھر  
 ہم عاصی کترین بد نکو خواجہ  
 ابو یوسف کے صاحبزاد ہو پوتا



تمہارا نام پر صدقہ ہر دل سے  
 حبیب کترین مود و دشتی

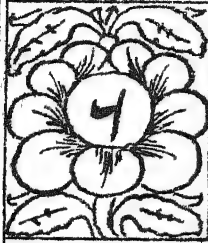


سر سیمہ پنا بنا د مجھے  
 محبت میں اپنی جلا د مجھے  
 ذرا خضر فرخ جگا د مجھے

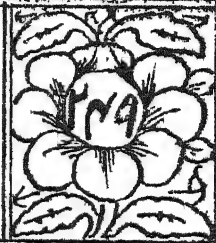
ذرا اپنی صورت دکھا د مجھ  
 لگا آتش عشق ای خانہ سوڑ  
 میں سو تا پڑا خواجہ غلامیہ میں



یہی مدعا ہی یہی آرزو  
کہ سینے سر اپنے لگا دو مجھ  
پھر دن مست مینا نہ عشق مین  
شراب محبت پلا دو مجھے

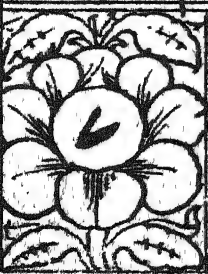


بھکتا پھر کب تک حلیہ  
ذرا راہ سیدی دکھا دو مجھ

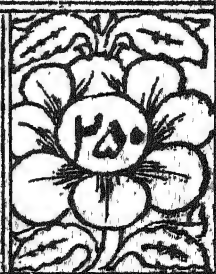


لبو چہاں ہر نکھو کو انتھاری  
تمہارے عشق دیر آتھ دزاری  
نقیہ جسم اور دل کو بیکاری  
اگر نہ کھین تو قصیر بھی ماری  
تیری گلیمیں صنم آج اپنی باری

تمہارے عشق کا دل پر دم کاری  
ستا و تانا عاشق کو اپنی جان  
ہمارے گھر میں تشریف کا حضرت  
ہزار طور سے وہ یا جلوہ افکن ہے  
تیرے قدیس نے اور کو مہنہ دیدی جان



پلا دیا تھا جو ساقی کا ایک جام شراب  
حلیہ نہیں اپنی و نشہ طاری



وہی فردوس ہر باغ جنان

مکان ان سکان پر چھو لاں سکان

حقیقت اسکی جانو لاں بیان

کہ روح القدس کا دار بیان

سخن بھہ مادی شیخ زمان

عباد تکھ تیری حر کی کان

ہمارے یار کا جو آستان

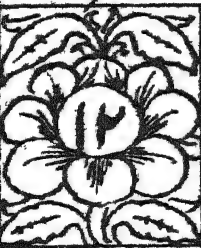
پتا اوسکا کچھ اوسکا کھنا

بنی فرما دیں ما عرفنا

اداکس منجھ سی ہونچیت بہر

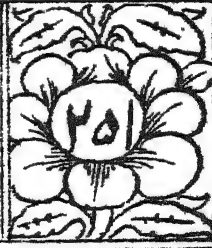
ہر باطنین خد اطا ہر بندہ

نکر عابد عباد لگا تو تکیہ



حلیہ انسانہ حافظ دو جہان

سیمان نمان فخر جہان



فیض بخش گلستان خواجہ عثمان ہرنی

قام باغ جنان خواجہ عثمان ہرنی

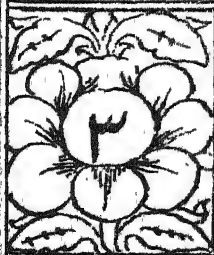
مقدس عارفان خواجہ عثمان ہرنی

بادشاہ عارفان خواجہ عثمان ہرنی

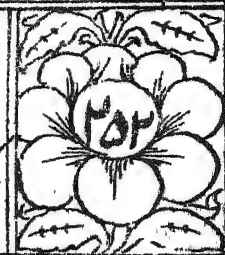
ایک دم نکیون مانہ گُل پھولین دلا

نایب ملک نبی اور راجان علی

<p>             ہونو مہاشی ہر پنی سقد ہر خود آ              مصد اوصا بانی ہر جملہ صفا              نا تو گنا کہ بیانار کوئی کر یا              ہو کہ خود اسکا مال عین بیانی سہ کیجیہ              حضرت خواجہ معین الحق معین الدین کا              رحم کر مجھ پر طفیل خواجہ حاجی شرف              درد و غم اچھو اوکر سبکدوش عطا              گرم ہو یا ز اور خوش خیر یاران ہو           </p>	<p>             بہ نشان عیشاں ہر خواجہ عثمان ہر              رہا گمران ہر خواجہ عثمان ہر              سر کمال از جان ہر خواجہ عثمان ہر              سب کا فاسقا ہر خواجہ عثمان ہر              پیر مرشد یکساں ہر خواجہ عثمان ہر              اندون فتن جان ہر خواجہ عثمان ہر              پسر کیا باکران خواجہ عثمان ہر              سر سیری اداکان ہر خواجہ عثمان ہر           </p>
---	--



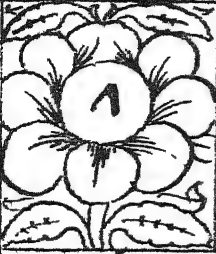
بندہ صلیب تریج حال پر  
 شکر تو کیا مجھ پر ہر خواجہ عثمان ہر



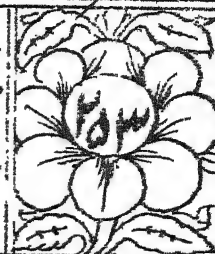
عزیز و بیٹا پیر کی آمد آمد

ہمارے گھر میں سر کی آمد آمد

خوشی سر باغ چین ہر نغمہ ز بلب  
کہ آج دس گل خوشتر کی آمد ہے



یہی ہر وقت دلمہ پڑھ تو ناد علی  
حبیب ناک قنبر کی آمد ہے



جو خط و رسم کر تو ہر بیانیہ کیں  
یہ خم و ہر حبس و سلایا نہیں کرتے  
کسوا و مطلب میر اور انہیں کیں  
بندہ گنہ گرنہ پر و نہیں کیں  
کیونکہ نہ نظر محصر کی مولانا نہیں کرتے  
سطح کوئی لگایا نہیں کرتے  
بندہ تو اپنے کچھ

کہتا ہر تھیں کو کہ اچھا نہ کرتے  
زخمی مجھ پر و گیا اور یہ بولا  
تم عقد کشا ہو مجھ فرماں صاحب  
ہر صاحب بخشش عیدت میر آقا  
ہم ذرہ این را پے خورشید کرتے  
جو اپنے در قمعین لگائی ہر چھ آتش  
جو جو رخا ہر ایجان کیا ہر

کیونکہ حبیب دل سے خفا ہو





جو ہاتھ پکڑ لیا ہیں چھو انہیں کرے



پریشان خاطر ہوں یا علی مدد

اگرچہ سہو کتر ہوں یا علی مدد

بسا تیغ نگون ہوں یا علی مدد

گدا سبھ پیر ہوں یا علی مدد

کہو نکاح عاشق حید ہوں یا علی مدد

مشائصا تعصہ طر ہوں یا علی مدد

غلامِ حضرتِ قنبر ہوں یا علی مدد

برہمن یا جین تہ ہوں یا علی مدد

وہ پیر شیخ تہ ہوں یا علی مدد

پڑا میں کے پدر ہوں یا علی مدد

میں لکھو درگمضطرب ہوں یا علی مدد

توئی ہر میر سلیمان مجھ نہیں کچھ غم

زبانِ طبعِ خلاق سہو سپر افکن

نکیوں ہوں فخرِ خجہ خسرانِ عالم پر

یہ میں کہ نکیرین کرنگ سوا

جنا بدلی ہوا نوس جانِ بلیب نہیں

تمہا درگم لکھو فخرِ سلطان پر

اے خال نشین کے دین کا ہوں

مجھ دستگیر کرنے پر ہوں

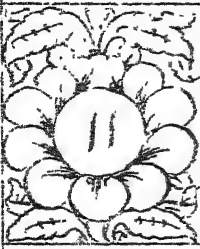
تاکہ مقصود

اگر چہ نامہ سید ہون کے دین لین نہا

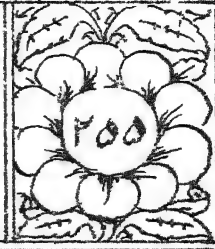
تمہارے مہر کا دفتر ہوں یا علی مدد

نہیں بن خضر کا آبجیات کا تشنہ

میں تشنہ لکے شہ ہوں یا علی مدد



ہزار جاک میں اور چلیپ سر دیکھ



فدا ی باقر و جعفر ہوں یا علی مدد

واعطا پند زبانی اور ہے

عاشقوں کی خوف نشانی اور ہے

طاہر اور در زبانی ہو نہ ہو

اپنے دکلی پاسبانی اور ہے

قید میں القاطر کہ ہم ہیں بھنسن

لیکے باطن میں معافی اور ہے

گو ضعیفی میں بھی ہوں عاشق خراج

عالم وقت جوانی اور ہے

مست ہر قلبی و سری میں کجی

ہاں لا ذکر لسانی اور ہے

زاہد خلوت نشین کو طہ اور ہے

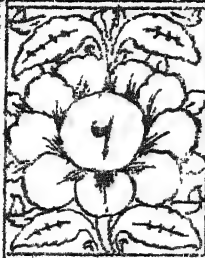
عشق بازوں کی نشانی اور ہے

عاشقوں کو لپ پارنی کا سوا

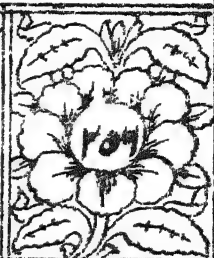
شاہدوں کی لہ ترانی اور ہے

کاشف ستر نہانی اور ہے  
عشقی اپنے کہانی اور ہے  
ہاں حاتمِ اصفہانی اور ہے

گرچہ ہر مدد رسیدین بختِ علم  
فیس اور فریاد کے قصہِ جد  
شاہِ خیر آباد کے ابرو ہوا



پیرِ گرچہ سب کے اچھے ہیں جلیب  
اپنا وہ ہندوستانی اور ہے



ہم سرِ سیرِ غلام ہیں اُنِ دستگیر کے  
بس کے جابِ بیٹھ جائیو در پر فقیر کے  
جاسر کو بلِ نجف کو تو حضرتِ شیر کے  
ای عشقِ بھید نشان ہیں تیرے میر کے  
چھکے یہاں نہ چھوٹ گئی ہم صغیر کے

اوصاف کیا بیان ہو پیرانِ پیر کے  
گرخو ایش وصالِ آہی ہو زار ہا  
جب تجھ سے راہِ عشقی منزلِ طبری  
دل میں ہو شوقِ آنکھ سے ہو اشکِ بریا  
ہر روز و شب ہونا فریادِ غیاث



کیا مرتبہ ہر فقر کا کوئینِ جلیب





محتاج ہیں جہان میں تو گر فقیر کے

۸

۲۵۶

جسے ولے علی نہیں ہر وہ شام غفلت کر خواہیں

ہر ایک مھر سچر وحدت محبت بو تراب میں ہے

پیامی جسے شراب وحدت نہیں ہر سر میں نما کرت

جو سینہ بریان ہو دیدہ گریان کب سکون لذت کباب میں ہے

مٹا دیا جسے اپنی مستی نگیون ہو او سکودام مستی

ہر دور میں او سکا کائنات سر نشہ و چشم پر آب میں ہے

تلاش کرتا ہر اوسکی ہر سو بھٹکتا ہر کسے لئے تو

قریب شہر گم ہے وہ خوش دید کیا اُم اکتاب میں ہے

کوئی ہر حیران کوئی پریشان کوئی ہر مانند ابر گریان

جسے کیا اوستے اپنا عاشق عجب وہ حال خراب میں ہے

اٹھا دی پر پردہ کو ماؤں کر لہ چاک ہو دہن تعین  
 ہر بیجا باب و سکی ذات بیچون خود می سر خود تو حجابین  
 ستار و ڈھولک کوئی بجایا کوئی مغنی سلب نیکے گایا  
 کسینے ہ ہ مین و کو پایا کوئی تو چنگ و ربا مین ہے  
 ہزار تیرنگہ کمر کشتہ مین تیغ ابرو کمر لاکھ بمل  
 جناب مولانا فخر دین کمر حبیب تو کس حساب مین ہے

میرے آنکھو مین صورت ہے معین الدین چشتی کی  
 میرے دلمین محبت ہے معین الدین چشتی کی  
 خدا کی جو اطاعت ہے اطاعت ہے پیغمبر کی  
 وہی بیشک اطاعت ہے معین الدین چشتی کی  
 رسول اللہ نے اونکو بنایا ہست کا سلطان

عزیز و بیہ ولایت ہے معین الدین چشتی کی

جناب قطب دین سے خواجہ حافظ تکریت دیکھو

ملی سبکو خلافت ہے معین الدین چشتی کی

کوئی اجمیر میں جا کر تو دیکھو کس تجمل سے

حکومت کرتی تربت ہے معین الدین چشتی کی

قیامت تک کمر بستہ ہیں مریدین اس گھرانے کے

اونھوں پر کیا عنایت ہے معین الدین چشتی کی

فرید الدین نظام الدین نصیر الدین فخر الدین

ملی ان سبکو دولت ہے معین الدین چشتی کی

گنہگاروں کو اپنے سلسلے کے بخشواتے ہیں

یہ عادت ہے یہ خصلت ہر معین الدین چشتی کی

سبھی جہن بشریہ تاج فرمان ہیں اونکے  
 دوعالم میں حکومت ہے معین الدین چشتی کی  
 مریدوں کو جو اپنے پیر سے فیضان ہوتا ہے  
 چلی آتی وہ نعمت ہے معین الدین چشتی کی  
 ولایت دیتے ہیں غوث و قطب کرتا ہیں یکدم میں  
 عجیب بھہ سخاوت ہے معین الدین چشتی کی  
 اثر ہو دیو شیطان کا نہیں ممکن مریدوں پر  
 یہ دہشت ہے یہ ہیبت ہے معین الدین چشتی کی  
 ملے ہر پانچ کو بچہ تو اندھے کے تئیں انکھیں  
 بھہ عادت رکھتی تربت ہے معین الدین چشتی کی  
 مریدین اس گھرانے کے ذلیل خواہ کیونکر ہوں

خدا کے پاس عزت ہے معین الدین چشتی کی

صلیب اتنا زکھ تو خوف روزِ حشر کا دل میں

ترے اوپر عنایت ہے معین الدین چشتی کی

پر تصورِ تجھ معشوق کا ہر آن رہا  
بھٹے منزل کو مگر راہ ہی بجان رہا  
روز و شب صل کا اپنی ہی سامان رہا  
اور زبانِ پیر تو میری خواجہ سلیمان رہا

جبتک جسم میں عاشق تیرا چھان رہا  
سطحِ جاگہ دہن نہ تو باندھ دیکھ رہا  
اب رہو یا رہو اور خانہ تمام بھی ہو رہا  
مر تو دم سانسِ حافظ کی ہو تصویرِ ندر رہا

اس قدر مخوفنا ہو تو صلیبِ شقائق

کہ فنا ہو نیکا ہرگز نہ تجھ دہیان رہا

اور ساری عاشقوں کی برباد تو ہو رہا  
اور ان ہی تو ہو ہر عرفان تو ہو رہا

یہ شیخ ہر دو عالم ایمان ہی تو ہو رہا  
تیرے سوا نہیں عقلِ حواسِ محض رہا

ہاں ہر فلسفہ نکھاسا مان ہر تو تو ہر

یہ آں زوہر تیری ارمان ہر تو تو ہر

مجھ کو گلاب شہور یحان ہر تو تو ہر

دل میں خیال تیرا اور دہیا ہر تو تو ہر

کر نیکو میری شکل آسان تو تو ہر

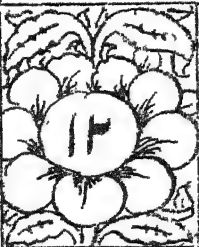
نہیں ہے پری پری پری پری پری پری

تیرے سونہرے دل میں کسی کی شوق

تجھ گل کی ہوائی لہری مرغ جان

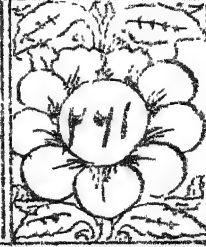
کر تا ہوں بات بہت پر تجھ کے دل میں

مشکل کت کہ تو ہر مجھ پر نہت کس



بھاتی نہیں ہر شاہی بس ہر ترگی ائی

بیشک حبیب اپنا سلطان ہر تو تو ہر



ہماری التجا ہے خواجہ قطب الدین کا کی سے

اور اپنا مدعا ہے خواجہ قطب الدین کا کی سے

ہمارے پیر و مرشد نے وہاں پہلے ریاضت کی

ملاحو راستہ ہے خواجہ قطب الدین کا کی سے

نہیں ممکن رسائی پاس حق کے بیوسیدہ کے

خدا ہکو ملا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

فرید الدین بدر الدین حمید الدین شمس الدین

انھن کیا کیا ملا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

بزرگ مردم دیدہ ہوا منظور آنکھوں میں

تصافح جو کیا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

کوئی مشکل جو آتی ہو تو اونکا نام پڑھتا ہوں

دلا دفع بلا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

تمامی چشتیہ ہندو دکن کے وجد کرتے ہیں

ملا ذوق غنا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

عجب کسیر ہے پھانکے فقیر دن کی توجہ میں



ملی کیا کیسیا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

انھین کے ماہ انور کا ہر جلوہ دونوں عالمین

کہ دہلی پُرسنیا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

انھین کی فیض و برکت ہے انھین کی بھینچاوت ہر

کہ جمع اولیا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

کہا کرتے ہیں اہل حق جو محفّوٰی کا منہ چمکا

یہ بزم اصفیا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

حبیب کمرین کو غیبر کا محتاج مت کیجے

ہماری التجا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

مقبول کائنات توئی ہر توئی توئی

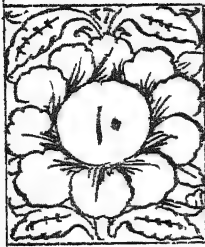
۵

حلالِ مشغلات توئی ہر توئی توئی

فضل و کرم کی ذات توئی ہر توئی توئی

جرم و خطا میری کیون چشم پوش نہ

ابندون میں سخت پریشان ہوں کہ	ہاں باعث نجات توئی ہی توئی توئی
کے بغیر سے خدا کے التجا کروں	جس پر سری برات توئی ہی توئی توئی



ہر جا توئی ہی حافظ و ناصر حبیب  
ہر دم ہمارا ساتھ توئی ہی توئی توئی



سریر آراے عرفان تاج بخش علم ربانی

نظام الدین و الملت شہ محبوب یزدانی

جناب قدس سے اتری ہے رحمت انور و ضیاء

یہاں کر و بیان کرتے ہیں باہم نور افشانی

ہمیں جو مشکلین پڑتی ہیں تم سے عرض کرتے ہیں

ہماری مشکل مشکل کی ہو دے جلد آسانی

سگ درگاہ والا ہوں نہیں پھرتا ہوں میں در

امیدِ زلہ خواری میں کیا کرتا ہوں درباری

تمہارے نورِ عارض کا تصورِ دل میں رہتا ہوں

دلِ بیتاب میں اپنے ہر اک خورشیدِ نپاتی

زلیخا سا تمہارے چاہ میں ہم کنوین جھانکتا ہوں

جمالِ باکمال اپنا دکھا ایو یوسف ثانی

تمہارے اوستجگمہ پر لبِ ہلین بیانِ کام بنائے

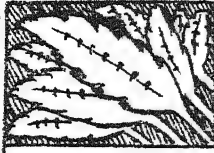
تمہاری محضرِ رحمت کی ادھ ہو نورِ افشانی

گدائی اچھے در کی ہے بہتر بادشاہی سے

خدا نے گلِ مشائخ کی عطا کی تمکو مبدطانی

دمِ مستغل ہے ہر دمِ ناکمین دمِ حزن سے آیا

کشاکش ہر نفس ہے کیجئے اب مستغل آسانی



حبیبِ نشتہ خاطر خواجہ حافظ کا طالب ہے

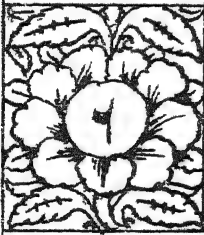


اکھی اوسنے باعث دور ہو میری پریشانی

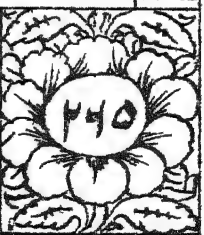
پر کسید طور سے ملا کیجے  
اپنے بیمار کی دوا کیجے  
میرے قصہ کو تم سنائیجے  
کچھ تو ملنے کا راستا کیجے

۵

ہم پہ ظلم و ستم پائیجے  
اے مسیحا مرے برا بخدا  
قصہ پر دا زود داستان گو  
غمِ فرقت سے زیرِ سنگ نہ بن



اپکا ہر حبیبِ امیر محبوب  
کو وفا کیجے یا جفا کیجے



محمد علی کی عنایت ہے  
وہان فخر دین کی حمایت ہے  
مرے سلسلہ کی حفاظت ہے

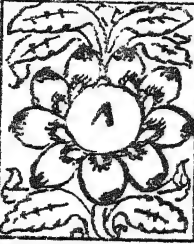
دو عالم میں سب میری عزت ہے  
نہو گا کسی کا کوئی رز و حشر  
خدا یا بحق سلیمان ولی

سدا چشتیوں کی برکت رہے

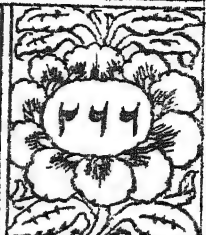
میرے اکل و اولاد پر یابی

کہ دامن خاتون جنت رہے

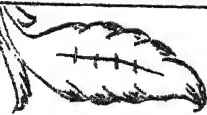
میرے سر پر چشترین ای کر دکا



جنھوں نے کہی کی محبت جیت جلیب



اونھیں جھکی دایم محبت رہے



جو کوئی بل کے آیشیج علم الدین چشتی سے



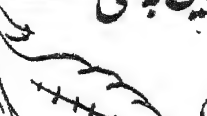
ملاحق جھت کو پایشیج علم الدین چشتی سے



میرے قاصد تیرے صدقے براہ لطف شامانہ



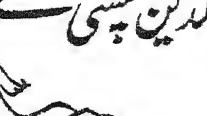
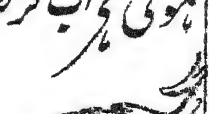
بیا نکر حال میرا شنیج علم الدین چشتی سے



ہوئی ہر اب قرضدار می ہمین از بس ہر نا چاری



ذرا بولو کوئی جاشیج علم الدین چشتی سے



وہی ہے عاشق صادق وہی ہر عارف کامل



رکھا جسے تو لاشع علم الدین چشتی سے

مدینہ میں دکن میں ہند میں پنجاب میں پھیل

ولایت کا پکارا شیخ علم الدین چشتی سے

کہا کرتے ہیں عاصی اس نظامیہ طریقہ کے

ہر جہت میں اجارا شیخ علم الدین چشتی سے

نہ مطلب اُسکو حاصل ہو نہ کامل اور وہل ہو

کیا جسے کنار شیخ علم الدین چشتی سے

حبیب اپنی دعا ہو خواجگان چشت کی نعمت

۲۶۷ ملے مجھ کو خدا یا شیخ علم الدین چشتی سے

دیکھو ائینہ کو صفا کر کے



پاک کر دلو اتقا کر کے

ہاتھ آیا خدا خدا کر کے

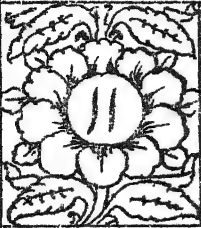
دامنِ اوست کا بعد مدت کے

جاٹے مت ہمیں خفا کر کے

مرض عشق کی دوا کر کے

آئے دل میں کچھ اپنا مکان

اے سیاح کرو مجھے زندہ



کی وہ محبوب فر و فانیہ حبیب

میں نے سمجھا تھا آشنا کر کے



کوئی جا کے کھوا حوال میرا محمود راجن چشتی سے

ہر مطلب دل ایدل میرا محمود راجن چشتی سے

جس نے دل سے یاد کیا اور نام مبارک ادا نکا پڑھا

برآویگا مقصد اوسکا محمود راجن چشتی سے

کی جس نے تجھ سے دلایا جس نے حسد کی ڈالی بنا

میں عرض کرونگا تمامی جا محمود راجن چشتی سے

سب تکلین آئے ان اوسکے ہوئے اور حال سامان اوسکے ہوئے



جو دل سے اپنے عرض کیا محمود راجن چشتی سے

پیران پٹن جو جا پہنچا اور قبر مطہر کو دیکھا

خالی نہ پھر اچھ لے آیا محمود راجن چشتی سے

سب فخری نوری سلیمانی کیا کرتہ ہین اونکی درباری

بھہ رتبہ عالی اونکو ملا محمود راجن چشتی سے

سے راضی جس سے علم الدین اور حضرت خواجہ نصیر الدین

ہان روشن اوسکا چراغ ہوا محمود راجن چشتی سے

مستقلین اوسکی ہونم میں جل کوئی کام میں اوسکا نہ آو خلل

جو کہ مانگے اٹھا کے ہاتھ دعا محمود راجن چشتی سے

نہیں کھلتا ہر کچھ بھی راز دلا کہ بھہ سودا جو نکا کیسا ہوا

یہ مرض کی عجب نہیں ہو دشتا محمود راجن چشتی سے

میری کشتی ہر بحر ضلالت میں منج الم سہ آفت میں

تہیں کوئی میرا کہو جا کر دلا محمود راجن چشتی سے

ہو وہ دام بلا میں سخت پھنسا اسی بھین ہتا ہر صبح صبا

۲۶۹ کہو کوئی پیام حلیہ کا جا محمود راجن چشتی سے

۱۲ یہ کسی زلف کی یاد گئی ہر

گھٹا سورج کے اوپر چھا گئی ہے

مجھے حیرت زدہ بنوا گئی ہے

حقیقت بنے اپنی پا گئی ہے

یہ اپنے بات دلمین آگئی ہے

انانیت اوس کی چھا گئی ہے

کہ وحدت یک بین فر پا گئی ہے

طبیعت پہنچ جو یوں کھا گئی ہے

تمھاری زلف زخیر آگئی ہے

میری تصویر منہ بتلا گئی ہے

حقیقت میں ہو وہ نسا کامل

نہ نکھیں صورت اغیار ہرگز

انالیے کہوں مجھ کو سنا جی

دوئی کا توڑا دیوین زنا

نشانین بنشان کے ہم جو تھو گم	اوسکی شان ہم میں گئی ہے
تصویریں ہمارے گلبدن کے	کلی نے گل بدین پہ کھا گئی ہے
نکیوں پھولے ہمارے غنچہ دل	وہ گل خسار کی یاد اگئی ہے
ہمارا طور دل جکڑے ہوا خاک	تجلی کسے یہ دکھلا گئی ہے

جلید عیان ہے جس کو خدا کا	اوسیکو اپنی صورت بھا گئی ہے
---------------------------	-----------------------------

دلائل حقائق ہے جمال الدین حسن کی

عجب صورت و سیرت ہے جمال الدین حسن کی

ہوئی جو اولیا غوث و قطب بدار اس گھیر میں

یہ سب جو دوست و سخاوت ہے جمال الدین حسن کی

نکیوں ہونا رنچ گلشن گلزار سا گل گل

بداشکِ ملکِ حُبّتِ ہر جمال الدینِ حسن کی

نہالِ فیضِ پھولا ہر کھلا ہر گلشنِ ابدے

خضر شاخِ ہدایت ہے جمال الدینِ حسن کی

دلا ہے گرمیِ بازارِ محشرِ سردِ سرتاسر

جہانِ پر عینِ رحمت ہے جمال الدینِ حسن کی

نصیر الدینِ چراغِ دہلوی کے خانوادہ میں

دلا شمعِ ولایت ہے جمال الدینِ حسن کی

سلیمانی و فخری ہیں اسی خورشیدِ کمرِ ذرہ

عجایبِ محض و برکت ہے جمال الدینِ حسن کی

عموماً دکھتی و گجراتی ہندی خاص پنجابی

یہ سب کے دل میں الفت ہے جمال الدینِ حسن کی

اگرچہ ہوں ضلالت میں لیکن کیا خجھر پروا

حریدون کو ہدایت ہے جمال الدین حسن کی

بجاء اللہ جلیب خستہ جان کو حال پر ہر دم

۲۸۱ عنایت ہے شفقت ہے جمال الدین حسن کی

تو بحر وحدت میں غوطہ زن ہو کہہ سکتا وہی ہی ہے

کہاں کی موج اور کہاں کا قطرہ کہ عین دریا وہی ہے

لباس مستی کو چاک کر دیں لکٹ رشتا وہی ہی ہے

اوٹھا حجاب صفات نادان کہاں کا پردا وہی ہے

وہی ہی اول ہی ہے آخر وہی ہی ظاہر وہی ہی باطن

بیشکل آدم جو سب ملک سے کر آیا سجدہ وہی وہی ہے

زلیخا کو باولی بنایا کنوئین وہ یوسف کو خود جھنکنا

لباس لیا پہن کر مجنون جو منہ دکھایا وہی ہے

وہی تو عثمان ہرونی ہے وہی تو خواجہ معین دین ہے

وہی تو دہلی کا قطب بکتا فرید مولیٰ وہی وہی ہے

وہی محمد علی دلی ہے وہی سلیمان توسوی ہے

وہی نور محمدی ہے فخر پیارا وہی وہی ہے

جدا نہیں ہے مجھ سے یک پل تماشا دیکھ کر ہٹلیو بگا

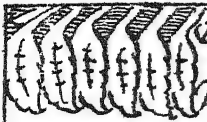

وہی ہر منظور عین ناظر کہ چشم بنیا وہی وہی ہے

سبچہ نہ غیر خدا کیسے اٹھا دے دے دھیکا پردہ

جہاں رشتہ میں دیکھ دو بین کہ عین بکتا وہی وہی ہے

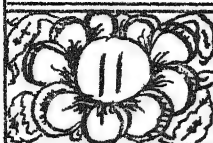
وہی ہوتا اور وہی ہر زخمہ ہی ہوتا اور وہی ہر کوش

نواہی مطربین طرز نو سو ترانہ آرا وہی وہی ہے

جو ہمنہ او بن سہ کی تھی لفت تو پائی لاکھون جلی دور   
 حبیب عاشق کو دو جہانیں کیا جو رسوا وہی ہے 

الہی محرمت شیخ المشایخ مظهر اللہ الصمد شیخ محمد  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ - در حبیب الاولیا است کہ نام شریف  
 آنحضرت شیخ محمد است و کنیت ابی الحسن و لقب  
 شمس الحق والدین ابن شیخ حسن محمد حشتی - و آنحضرت  
 تا دوازدہ سال در مقام قطبیت بودند بعد از ان بمقام  
 محبوبیت رسیدند و تولد گرامی آنحضرت در سال نہصد  
 پنجاہ و شش ہجری بودہ - چنانچہ از لفظ شیخ ولی مفہوم  
 میشود - وفات آنحضرت وقت چاشت روز یکشنبہ بتاریخ  
 بہست و نہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۰ و عمر شریفش شصت و چہا سال

از انجمله ارشاد پنجاہ و ہشت سال - و قبر شریف در پورہ شاہپور  
احمد آباد گجرات در پہلوے پدر خود شرق رویہ واقع است



## مطلع



مطلع مصر صفا شیخ محمد حشتی

حاکم حکم قصا شیخ محمد حشتی

مرجع شاہ دگر اشع محمد حشتی

نادی راہ ہدی شیخ محمد حشتی

کون ہر آپ سوا شیخ محمد حشتی

شمع خسار دکھا شیخ محمد حشتی

یک نظر کجیکہ شیخ محمد حشتی

آپ ہوتا خدا شیخ محمد حشتی

منظر ذات خدا شیخ محمد حشتی

ملک جن بشو آپکے ہین تابع حکم

مستفیض ہے دروازہ ہین خاں

ہونین کھر و مجھ دکھلائیگا اسید

نزعین کو رین محشر میں برآمد

شب حشت کے اندھیری اورانی ہو

گوشہ چشم کا مشتاق بیکہ گشتہ

جان بلیب نہیری کشتی لب ساحل



دَمِ مِیْنِ شَعْلِ مَرِی حَلِی تَنی ہر دمِ لیل	جسکے کئی تباہوں یا شیخ محمد حشتی
گوہر آید اور کو کو جان ایمان	ایکے نہ کیا شیخ محمد حشتی

کیونچ محبوب حیاتِ یح وینان جانِ حبیب	۱۵
خاص محبوب خدا شیخ محمد حشتی	۲۶۳

پردہ جب خسر اٹھایا یار نے	عجب کو دیوانہ بنایا یار نے
کر پریشان مثل کا کل سر سبز	ہم کو سر گشتہ پھر آیا یار نے
کیا کہوں نیرنگیان اُسکی دلا	رنگ بیرنگی دکھایا یار نے
بنکے صیاد ازل دانہ صفت	دام میں اپنچھنسا یا یار نے
ہر تعین میں تشخص کا لباس	پھسے خود آپ آیا یار نے
سر سبز سار ملانیک سے بہم	ہم کو کیا سجدہ کرایا یار نے
عین مردم ہو ہر پل آنکھ میں	پتلیو نکو کیا دکھایا یار نے

اپنی خود صورت چھپایا کرنے	صورت آدم میں ہو کر جلوہ گر
مجھ کو لرپر دایا یا کرنے	اہل دنیا کچھ کاروبار سے
آپ جب نظرین لڑایا کرنے	غیر ہر پل چشم دل سے ہر پر
کچھ سبق ایسا پڑھایا کرنے	ہو گئی سب سے فراموشی مجھ
مجھ کو آئینہ بنایا کرنے	آپ اپنے دیکھنے کی واسطے
کچھ تو ایسی سنایا کرنے	ابتلاک عشاق ہیں مست است
ناچ کیا ہم کو نچایا کرنے	آئے ہیں اعیان ثابت سے یہاں



غیر نظر و نہیں آتا حبیب  
جہین کچھ ایسا سمایا کرنے



مدد یا شیخ مولانا کلیم اللہ جہان بادی  
بھروسا ہے مجھے تیرا کلیم اللہ جہان بادی

مجھے رنج و الم کھیں اکلیم اللہ جہان بادی

بھیکاری ہوں تیرے در کا کلیم اللہ جہان بادی

دل نادیدہ ہے مشتاق تیرے روی انور کا

جمال اپنا ذرا دکھلا کلیم اللہ جہان بادی

محبت دلمین آنکھوں میں تصور ہے تیرا ہر بل

میرے سر میں ہوا سودا کلیم اللہ جہان بادی

تمہیں محبوب رکے ہو تمہیں مطلوب حق کہو

شرف میں کون ہے تمسا کلیم اللہ جہان بادی

ذرا شیخ المشائخ شیخ بچے کے لئے دیکھو

عجائب حال ہے میرا کلیم اللہ جہان بادی

یکایک گئی ہے ناد میری اب تباہی میں

اے اب پار کیجے گا کلیم اللہ جہان باد

دکن میں ہند میں پنجاب میں پورب میں تو سہ میں

تمہارا فیض ہے پھیا کلیم اللہ جہان باد

ولایت میں کرامت میں شفقت میں سخاوت میں

نہیں تمسا ہوا پیدا کلیم اللہ جہان باد

غنائت کوئی لقمہ کیجئے کشکول سے اپنے

گدا ہوں آپکا شاہ کلیم اللہ جہان باد

ہر اک منظر میں ہے طاہر تمہارا چھ فرانو

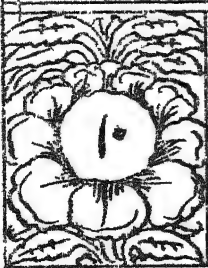
کہ ہر شیریں کہان لیے کلیم اللہ جہان باد

مجھے بلجاء صدقہ خواجہ فخر الدین چشتی کا

ہو فخر عالم عقبے کلیم اللہ جہان باد

حسب بندہ مسکین کو دیکھو ترحم سے  
 ۲۶۵ مدد یا شیخ مولانا کلیم اللہ جہان بادی

صلی علی نبی بہ صلوٰۃ و سلام	توسین جبکہ ابرو کا آدم مقام ہے
حاجی تباہوں لیر اسیت محرام ہے	کہتے ہیں اسکان حج اپنا مقام
حقے کہو کا حشرین جی بہو بیج	کچھ خواجگان چیت بند کو کام
محبوبین خدا جو خواجہ نظام دین	دین نبی کا اونسے لانتظام ہے
عشاق دین ارکو عشق تہا بایا	میر طیر قمر ہندون کو رام رام
کہتے ہیں ملک کہ چلو مصطفیٰ	یہ باب جبریل یہ باب لہلام



منکر نکر دیکھتے کہتے حسب کو

یہ تو حسین ابن علی کا غلام ہے

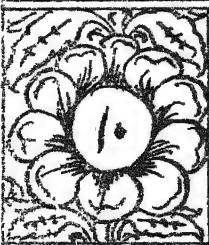


نائب ملکشاہ کلیم اللہ ولی

جانشین مصطفیٰ شاہ کلیم اللہ ولی

برگزیدہ ہوں بجا شاہ کلیم اللہ ولی  
 آپ ہوشکشا شاہ کلیم اللہ ولی  
 ہر یہ دلسر التجا شاہ کلیم اللہ ولی  
 ہر تمہارا آسرا شاہ کلیم اللہ ولی  
 ہر یمن لکین بجا شاہ کلیم اللہ ولی  
 آپچے درگم سوا شاہ کلیم اللہ ولی  
 ہوں گے فتا بلا شاہ کلیم اللہ ولی  
 آپ ہوں دست خدشاہ کلیم اللہ ولی

گر برگزیدہ ہوں بجا شاہ کلیم اللہ ولی  
 حاجتیں کچھ بردار سنبھالنا چیز کے  
 صنعت دم ناکہ ہے قہر گم نہ  
 رنج میں غم میں الم میں سبکی کے جان میں  
 گویند دہریہ ہیں غیاں ساخوار ودا لیل  
 یہاں میرا کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں  
 آئے جلد یا کچھ مصیبت کچھ  
 دستگیری کچھ اس میں سامان کی



چشمِ رحمت سے چلیں یہ سوا مان پر  
 کیجئے عین عطا شاہ کلیم اللہ ولی

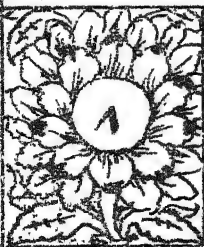


بت توئی اور بت آرا تو ہے

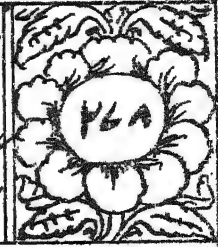
کعبہ و دیر و کلیسا تو ہے

غیر جو آپ کو سمجھا تو ہے  
 توئی آئینہ دینا تو ہے  
 آپ خود آپ کی کو جانا تو ہے  
 قیس و فرما دو زلیخا تو ہے  
 غیب سے بھانپہ جو آیا تو ہے  
 قید مطلق سے میرا تو ہے  
 عین ناسوت میں آیا تو ہے  
 عین اعیان میں جو آیا تو ہے

ہے تجلی جدالی کا ظہور  
 شش چہت میں ہر عیان تیرا نور  
 کون عارف ہر یہ بتلا دیجے  
 ہر تعین میں نئی شان بنا  
 توئی ہے کوئی نہیں تیرا شریک  
 ذات مطلق ہر تیری بڑا اطلاق  
 کسکو دکھلانے منظر ہر منظر  
 عین رب شکل عربیہ ہون نہا



تو ہی محبوب اور تو ہی حلیب  
 کسے دامق کہے عذرا تو ہے



انت المرشد انت الهادی نظام دین و رنگ ابادی

انت القلمی انت فوادی نظام دین اورنگ آبادی

یہاں کی بلا کو کبھی دور میرے مرشد میری حضور

ہندو دکن کے آبادی نظام دین اورنگ آبادی

نفس شیطان دشمن ہر دین کا میری رہزن ہے

یکے بعد کی بربادی نظام دین اورنگ آبادی

کوئی نہیں ہے داد رس آپ سواے میرا بس

سُن لو میری فریادی نظام دین اورنگ آبادی

یا ایمان دنیا سے گزروں جشت کا گناہ بکر رہو

اوسدن میری ہر شادی نظام دین اورنگ آبادی

جلدی سیدھی راہ بتاؤ راہ ہدایت پر لاؤ

میرے رہبر میرے ہادی نظام دین اورنگ آبادی



کوئی نہیں سنتِ امیری ناتو خبر لیستامیری

بیہ نگری ہی بیدادی نظامِ دین اور نگ آبادی

اپنے حبیب کو راہ بتاؤ عاشق اپنا اسکو بناؤ

۲۷۹ غلامِ خیر آبادی نظامِ دین اور نگ آبادی

دنیامیں کون مرتبہ ان فقیر ہی	۳	جو لامکان ہو وہ مکانِ فقیر ہی
ہر شصت صفتِ خداوند آپاں		واللہ کچھ عجبیتِ شانِ فقیر ہی

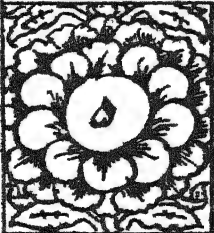
۲۸۰	لشکرِ مین بین و نکر عجب ننگِ کرم ہی	۲۱
بہرِ نعمتوں سے بچھو ان فقیر ہی		

معین الدین شاہِ اولیا ہی		معین الدین قطبِ اصفیا ہی
معین الدین سبطِ مصطفیٰ ہی		معین الدین رحمرِ کبریا ہی
ضعیفی ناتوانی عاجزی میں		معین الدین سپر و نکاحِ عصا

لکھا تھا بعدِ صلت سبِ خط سے  
 ولسرا بی ہوتا ہر حق  
 محی الدین سے پوچھو انکی تعریف  
 ہوئی ہر دین کو اس سے روشنی  
 جہان میں ہر جہان بانی اسکی  
 اگرچہ ہوں ضلالت میں لیکن  
 نیکوں حاجت و اہو ایک دم  
 بنی جس سے وہ جاہیر دیکھے  
 تمامی اولیا ہتھیے الحق  
 نیچے غمیر کا پسے کو محتاج  
 پکارو درد و غم میں درد مند

معین الدین محبوبِ خدا ہے  
 معین الدین ابنِ مرتضیٰ ہے  
 معین الدین آیاتِ خدا ہے  
 معین الدین نورِ کبریا ہے  
 معین الدین جہانکا بادشاہ  
 معین الدین میرا رہنما ہے  
 معین الدین میرا حاجت روا ہے  
 معین الدین کیا دولتِ نباہ ہے  
 معین الدین کو حقے چن لیا ہے  
 ہماری آپ سے کچھ التجا ہے  
 معین الدین درد و غم کی دوا ہے

مہون کس طرح ایدل مشکلین حل	معین الدین میرا مشکل کشا ہے
ہر اک حاجت روائی کی پہن	معین الدین کے در پر کھڑا ہے
مرید و نکو سب اپنے سلسلے کے	معین الدین ہر دم دیکھتا ہے
بوقت نزع و گرجی قیامت	معین الدین تیرا سرا ہے
قطب اور غوث تم کہتے ہو جسکو	معین الدین کے در کا ماتھا ہے
ہر اک سہ سُن ناہون نی مین	معین الدین چشتی کھ رہا ہے



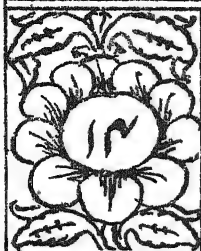
حلیب بنوا ہے نام جسکا  
معین الدین کے در کا گدا ہے



جسے یار کمر در پہ عزت ملی	اوسے دین دنیا کی دولت ملی
تو کر زاہد اماغ جنت میں سیر	ہمیں گویا ثامنِ راحت ملی
نکیوں بارور ہو نہالِ کمرست	کرم سے وہ گل کے کراست ملی

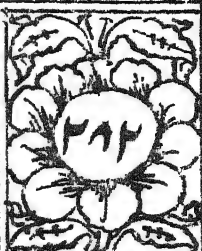
قبابو گئی خلعت جاہ و حشمت

گردائی کی جس درج خلعت ملی



ولا جسکو حافظ کی ہر اوجہ حبیب

اوسے گھر میں بیٹھے ولایت ملی



مقطع عز و علا خواجه سلیمان چشتی

ہر نظام و سوار خواجه سلیمان چشتی

تخت آرا و لا خواجه سلیمان چشتی

فر دیوان قصا خواجه سلیمان چشتی

مرکز عین صفا خواجه سلیمان چشتی

فیض یابی ہر سدا خواجه سلیمان چشتی

کر تہ تیغ تیری ثنا خواجه سلیمان چشتی

چشم حرم بختا خواجه سلیمان چشتی

مطلع نور خدا خواجه سلیمان چشتی

فخر دیشاہ صفا خواجه سلیمان چشتی

ای شہنشاہ ہد خواجه سلیمان چشتی

دفتر علم خدا خواجه سلیمان چشتی

منہر دست خدا خواجه سلیمان چشتی

وہ سلیمان زماں کہ دوعالم ہم سے

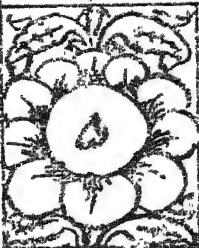
عرش سرفراز تلک ماہی سیر کیا تہا

کیک نظر چشم ساگردش میں نہیں لینا

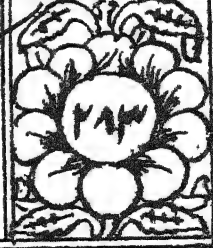
## قطعه

ہیں وہ محبوبِ خدا خواجہ سلیمان چشتی  
 وہ کسی کو نہ دیا خواجہ سلیمان چشتی  
 رہبرِ راہِ خدا خواجہ سلیمان چشتی  
 جسکے کہتا ہوں میں با خواجہ سلیمان چشتی  
 دردِ حرام کی دوا خواجہ سلیمان چشتی

حافظِ مصحفِ لوحِ شہِ خیر آباد  
 اپنے یار و ہمیں رتبہ میرِ حافظ آباد  
 گوہرِ بحرِ صفا خواجہ یارانِ کرم  
 شوقِ پھولِ گل ہو بہا ہر چہ تنگی  
 جانِ بلیبِ نہیں بلّا ذکرِ خورشیدِ مسیح



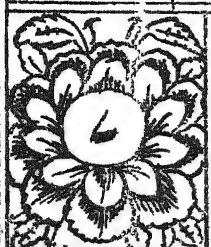
کوئی مامن نہیں پاتا ہر زمینِ طیب  
 درِ اقدس کے سوا خواجہ سلیمان چشتی



جامِ وصال و مجسمِ خرمِ سہ سال کے  
 ہم معتقد نہیں ہیں سیرِ قیل و قال کے  
 ہر روزِ نہا میں ہیں وہ سال کے

قربانِ قیامتِ حسنِ جمال کے  
 صبحِ نصیحتوں سے تیرے قندہ ہر کیا  
 جب سے نہیں ماہِ دو ہفتہ ہمارا پس

ہر قال سے مقام پر اپنا اسلٹو | شفته دل سے ہم ہر لہلہاں



پامان کا ہر مال ہے صلیب مال  
جو ہین مال میں نہیں شفته مال کے



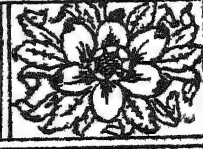
سرمایہ عرفان ہے خواجہ سلیمان تو سوی  
پیرایہ ایمان ہے خواجہ سلیمان تو سوی  
دین کی ہدایت اس سے ہر دنیا کی حیرت اس سے  
دنیا و دین کی جان ہے خواجہ سلیمان تو سوی  
مطلوب ہر شاہ و گد ادنیٰ و دین کا بادشاہ  
کیا خسر و ذیشان ہے خواجہ سلیمان تو سوی  
ہر بسیر و سامان کا بیشک سر و سامان ہے  
ہر درد کی درمان ہے خواجہ سلیمان تو سوی

جن بشر حور و ملک سب تابع مندن ہیں  
 سلطان انس و جان ہے خواجہ سلیمان توسوی  
 نور خدا علیٰ خداست خدا زور خدا  
 شان خدا ہر آن ہے خواجہ سلیمان توسوی  
 کیا غم جلیب کترین حافظ ہے تیرا فخر دین  
 اور بشافع عصیان ہے خواجہ سلیمان توسوی

<p>۵</p> <p>شام کی دوری اور شام غریب ہے          زہد اپنا اور ہے حقیقی عنایت ہے          ظاہر اخلاقیہ دیکھو تو عزت اور          ماہ کامل اور ہے محض ولایت اور ہے</p>	<p>روزی جاناں رہی صبح سعادت اور ہے          تراہد اکب ہدیہ موقوف ہے وصال خدا          جسم عریا میں ہو ہیں فیکر کیا حاصل          در بدر کیونکر ہو دیر کو گردش</p>
--	---



حَبِّ حافظ اور ہے سن ای جلیب مینوا







حُبِّ مولیٰ اور ہر اور حُبِّ دُلت اور ما



جدہر دیکھا اودہر صورت نہ کی  
ہوئی فانی بنی صورت بقا کی  
دگر نہ اصل کب ہر ماسو کی  
عجب پتلا ہر بیہ انسان خاک کی  
فقیری بادشاہت ہر گدا کی  
ملے گر خاک پا آل عبا کی  
ہوئی تائید حسیں مرتضیٰ کی

کسلی جب مجھ پہ معنی اینا کی  
ہماری نستی ہر عین ہستی  
تجلی جلالی کا اثر ہے  
فرشتوں نے کیا ہر جسکو سجد  
ہی الفقر اذ اتم ہوا لله  
لگاؤں سرمہ آچشم جان  
عدو کا شق ہوا سینہ سرا



دکھا ہر تن میں جلوہ نچتن کا  
جیسا چشم دل جب بین کی

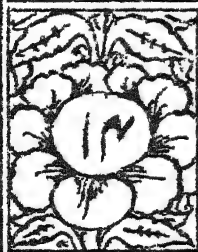


کعبہ اہل فنا خواجہ محمد علی

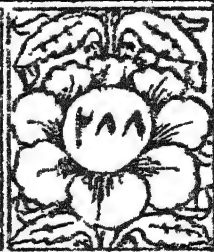
قبۃ اہل صفا خواجہ محمد علی



چشم کا بیمار ہو طبع لب دیدار ہون	رنگ تو اینی دکھا خواجہ محمد علی
شافع روز جزا کاشف سر خدا	دافع رنج و بلا خواجہ محمد علی
چشت کے دربار کا فخر کمر کار کا	کچھ ہو تصدق عطا خواجہ محمد علی
قاضی حاجی رافع درجہ جات	نام مبارک تیرا خواجہ محمد علی
آنکھ میں تصویر پاؤں میں رخسار	دگر ہی عشاق کا خواجہ محمد علی
حافظ بہر دوسرا نایب شکشا	مادی راہ ہر خواجہ محمد علی



عاجز و سبک حیدر پیرا جو غیب  
چشم عنایت ہو دا خواجہ محمد علی



واہ کیا شان ہر شان چشتی	رشک فردوس مکان چشتی
جنس بھان عشق ہر اور سوز و گداز	ہر خریدار دکان چشتی
سیکڑوں مست ہیں لکھوں سہ شام	خانہ محراب مکان چشتی

تیر مقصد لب معشوق بنے

اگے سوداگر و سوداے لو

فخر دین چلہ نشین تیر اقلن

حال مستی کا میری خالی ہے

بہ نشان تک کر شاخ جی ہے

غیر دانندہ اسرار تہان

بہ بیان ذات ہے مجموعہ صفات

تیغ زن کیون نہ سپر اقلن ہو

ٹٹکلی پیر و جوان کی ہے بندھی

مردم دیدہ ز در پردہ کہا

کیونکہ سیفی ہے زبان چستی

ہر شہر میں ہر دکان چستی

ہر کماندار جو ان چستی

کیونکہ ہوں بادہ کشان چستی

عین مقصد ہے نشان چستی

کون ہے مرتبہ دان چستی

ہو سکے کس سے بیان چستی

چڑھی رہتی ہے کمان چستی

کون آتا ہے جو ان چستی

نظر آتا ہے جو ان چستی



بندہ عاجز و بیچارہ حبیب





ہر گنعت خوان چشتی

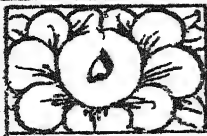


ہون گگیر خواجہ محمد علی	میرے پیر خواجہ محمد علی
دی تاثیر خواجہ محمد علی	نہیں میری نالہ میں کچھ اب اثر
ہر پنج خواجہ محمد علی	تیرے سامنے جو کوئی آگیا
لگا تیر خواجہ محمد علی	مرہ کا تیرے دل میں عشاق کے
نہ ہمیشہ خواجہ محمد علی	پدری میرا اور نہ مادر میری
ہر زنجیر خواجہ محمد علی	تمہارا محبت کی مان پانوں
مجھے شیر خواجہ محمد علی	اکھین بخشوانا جو اگر بلائی
دی شمشیر خواجہ محمد علی	میرے نفس دشمن کا سر کاٹنے
ہر توفیر خواجہ محمد علی	مردید کی تیرے بروز جرا



سیہ ہو گیا اب تو قلب جلیب



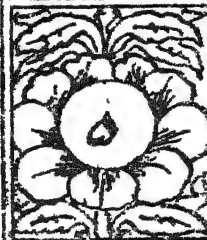


دے تنویر خواجہ محمد علی



ہند کے بادشاخبر لومیری  
نایب مصطفیٰ خبر لومیری  
رود بھر خدا خبر لومیری  
میر شمسکات خبر لومیری

سید الادلیا خیر لومیری  
خواجہ خواجگان معین الدین  
ہون پریشان اتدنون میں  
تم بلا شک علی کو پوتر ہو



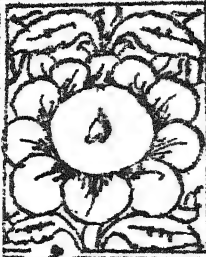
بینوائی سے ہر صلیب زین

سازمہ بنو اخبار لومیری



بحق محمد محمد زلی  
میر دل کی گدا گئی ہر کلی  
مجھے رشک جنت ہر تیری گلی  
کہ عشاق کو پڑ گئی تلملی

ترحم کرو مجھ پہ کاملی  
کرو اب عنایت سے تازہ چمن  
کسے اب تمنا ہر باغ ارم کی  
نقاب اپنی منہ سے اٹھاتے نہیں



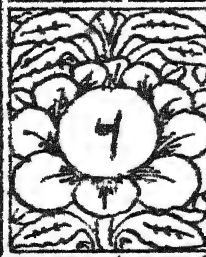
کرو شاد اپنی حبیب زین کو

نہایت ہی دکھ و میرے بیچلی



دکھ داد و شش بہت تو اپنی جھلک  
اشمع طور جلد دکھا جا جھلک  
پوشاک کھنچ بکھایا بھڑک  
ہو سر جھپٹ گئے ملک مجھ

ای خالق زمان زین فلک مجھ  
ٹھیری ہر زندگی تیرے دیدار پیری  
اوس بلباس کے میں عجب ثلین  
کیسا یہ جزئی بار امانت اٹھالیا



ایسا دماغ میں تو بے آج حبیب کے

ہر جایہ کو یا رکی کو جھٹک مجھ



بابا شرف الدین چشتی اب خدا کے واسطے  
حل میری مسئلہ کر و مشکلات کے واسطے  
خو اچکان چشت کے بندہ کو کچھ ملجائے بھیک

در پہ حاضر آچکے ہے التجا کے واسطے  
 ہو معین الدین چشتی کی اعانت دہم  
 خواجہ عثمان ہر دنی اہل عطا کے واسطے  
 مرکز پر کارگردش ہوں مدد کیجے میری  
 خواجہ قطب الدین قطب الاولیاء کے واسطے  
 اس گدا پر مکنظر ہووے نگاہ عین لطف  
 شہ نظام الدین محبوب خدا کے واسطے  
 کچھ صلیب بنو اکو ہو عنایت ساز و برگ  
 ہاتھ پھیلایا ہے گل سا التجا کی واسطے

جیسا شیشے میں پری ہتی ہے  
 اوسکی تصویر دہری ہے

آنکھ میں نیت دیکھری رہتی ہے  
 ہر نفس کے مرقع میں دلا

یہ خبر کی جسے ملتی ہے خبر

دل سوز آنکھوں جلائے ہر دم

مردم دیدہ لڑائے نکھین

جب تجلی کا برستا ہے منہ

خود اوسے یہ خبری رہتی ہے

ہو بھوکا وہ پری رہتی ہے

عین دیدہ میں لڑی رہتی ہے

کشت امید ہری رہتی ہے



رویا اس طرح تیر و غم میں حبیب

جس طرح منہ کی جھڑی رہتی ہے



میری التجا ہے محمد علی سے

رموزِ حجت علیہم نہان میں

ہوں بیکل میرے دکھ کو پڑتی یہ

میرے گل کی بو جھین ایسی سہائی

ہر اک فعل کا حق ہے فاعل حقیقی

محمد علی خاص حجتِ ولی سے

نہیں بوجھ گل کو جدائی کلی سے

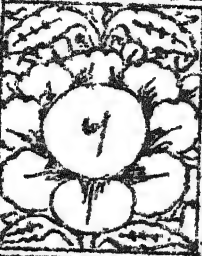
نہایت گذرتی ہے اب بیکلی سے

نہ مطلب گل سے غنیمت کلی سے

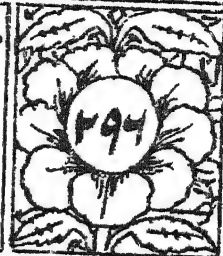
تو فاعل سمجھ غمیر کو جاہلی سے

تو سمجھا ہر غیر اگر جو جاہلی سے  
یکھ کا مل نے نکتہ کہا کا ملی

صفا خدا ذات کے حبس ہیں  
خدا سے خدا کو طلب تو ہر دم



حبیب کین با ننگ لڑ دین دنیا  
نبی سر سخی سے علی سے ولی ہو



قادر کے خاندان میں کس طور کی جھلک ہے  
خواجہ کے خاندان میں کس وضع کی چمک ہے  
بغداد میں وہی ہیں اجمیدین وہی ہیں  
روضہ پہ اونٹنے ساجد دل سے ہر اک ملک ہے  
ازماہ تاباں شاہی حق نے دی اونکو شاہی  
نقارہ اونکا بخت از ارض تا ملک ہے  
تہانہ محنت زبان تنہانہ سپر مخمور کو



گردش میں گئے دایم سگشتہ خود فلک ہے

جو ہے غلام خواجہ وہ ہے ہمارا آفت

حُب جناب خواجہ ایمان کی مہکت ہے

محبوب کبریٰ کے ہیں وہ صلیب الحق

اسمین نہ کچھ تردد اس میں نہ ہمکوش ہے

فضاے عرشِ عظم وسعت میدانِ حافظ ہے

فلک کا دور سب گئے خم چوگانِ حافظ ہے

قمر سایہ میں جکے اقتباسِ نور کرتا ہے

وہ شمسِ عالم آرا عارضِ تابانِ حافظ ہے

جبابِ آسمان جسمین نہیں تھمتا تلام ہے

وہ بحرِ بیکرا نہ قلزمِ عرفانِ حافظ ہے

حرم میں دیر میں رہتا ہی چرچا اسکی خوبی کا  
 قیامت تک جہان میں منظر فیضانِ حافظ ہی  
 نہیں کچھ ہم کو خوفِ آفتابِ حشر اے زاہد  
 کہ سر پرابرِ رحمت سایہ دامنِ حافظ ہی  
 گلستانِ ارم میں جائے یا باغِ جنت میں  
 میرے سر میں ہواے روضہ رضوانِ حافظ ہی  
 نہیں کچھ غم مجھے گھیرا ہے جو شامِ ضلالت نے  
 کہ تاصبحِ قیامت وادِ ایوانِ حافظ ہے  
 زبان پر نغمہ داؤد ہے یہاں نامِ حافظ ہے  
 نواے بلبیل شیراز میں احسانِ حافظ ہی  
 گدے شاہ خیر آباد ہو جا بادشاہی کر

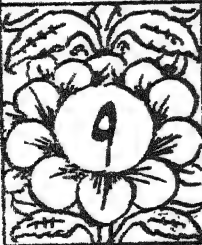
حبیب یا تو اتو بتدہ فرمان حافظ ہر

۶

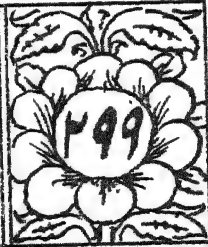
۲۹۸

مین ہون غنی جہان کب محمد افلاس  
 جیمین کیم کیا خیال لار ما خناس  
 دلین تیر غیر کا پڑ گیا دوس  
 ایک میرا خضر ہر دوسرا الیاس  
 موتی چین تیرا ہر پھول چین تیرا

نرخ میں اور گور میں یا میری پاس  
 یار نہیں جسکے پاس کیون نہ ہر دم اوداس  
 غیر نہ اوسکا شریک جان سے لاس  
 خواجہ محمد علی اور سلیمان ولی  
 پاس ہر ایک کے دو کسی نہیں



جہل جسے حبیب اپنے کو جانا ہر غیر  
 ناس وہ ہر گز نہیں جان کہ سناس ہا



ماہ جمال خواجہ محمد علی ولی  
 میرا چھ حال خواجہ محمد علی ولی  
 کسکی مجال خواجہ محمد علی ولی

مصر جلال خواجہ محمد علی ولی  
 تم باخبر ہو کیون نہیں لیت میری  
 یا شیخ تیرے حسن تشبیہ کو دو

اے آفتابِ حبیبِ تابان چھلکتا

فی الواقعی تو آلِ محمد کے باغ کا

ور در زبانِ خواجہ سلیمان قوسی

آسان پہن سکلین میر نئی دیکھ پکے

کشتی ہماری اندنوں طبعِ فانیں گئی

بدرِ کمالِ خواجہ محمد علی دلی

پہ تو نہالِ خواجہ محمد علی دلی

دن میں خیالِ خواجہ محمد علی دلی

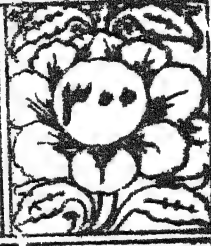
جھکو محالِ خواجہ محمد علی دلی

جلدی نکالِ خواجہ محمد علی دلی



تیرا غلام عاجز و سکین حبیب ہے

ادسکو سنبھالِ خواجہ محمد علی دلی



دردی کو شفا دینا یہ کام تمہارا ہے

یا شیخِ میری کشتی اب گئی طوفان

اب کس سے کہوں کہ جاں لے لے جا

ای حاضر میری رہ گم کر دہ رہ نہیں

حرر کو جلا دینا یہ کام تمہارا ہے

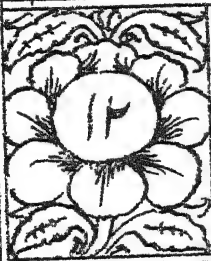
دُہ بونکو ترا دینا یہ کام تمہارا ہے

بچھڑو نسو ملا دینا یہ کام تمہارا ہے

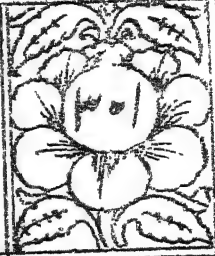
اباہ بتا دینا یہ کام تمہارا ہے

گر رنگ ہو سنگین کین پین ہو پہل  
بکڑی ہو کھامون کو اس بنی عجز کے  
ابر کے اشارے نے شستہ کین عالم کو  
عاشق کو دم مردان رقبہ میں پیر

زاہد کو لٹا دینا بیچہ کام تمھارا ہے  
کیدم میں بنا دینا بیچہ کام تمھارا ہے  
ٹھوکر سے اٹھا دینا بیچہ کام تمھارا ہے  
صورت کو دکھا دینا بیچہ کام تمھارا ہے



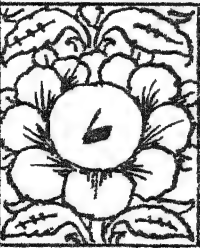
ابیر چلی ہے بوجا کر گنا ہو گنا  
حشہ میں پال دینا بیچہ کام تمھارا ہے



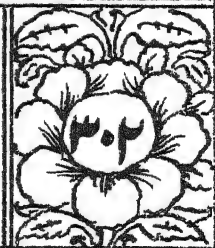
پھر خد کدلی کا صندل ہے  
بے وضو نام لہ نہیں سکتا  
آلہین صاحب کرامت ہیں  
ہر جو معشوق کو تسکا کا د  
یہاں ملک میں میان پیر ہیں

جانشین نبی کا صندل ہے  
آج اُس شقی کا صندل ہے  
بیچہ بھی گویا نبی کا صندل ہے  
عاشق نکی خد سیٹھا صندل  
کہیے ایسا کسی کا صندل ہے

عارفِ حافظِ کلام اللہ	ہاں محمد علی کا صندل
خوانِ نعمت کا چرخِ ہر نزد	کس کریم و سخی کا صندل
اشناسا تھے ہن نہیں اغیا	یکھہ نرادرستی کا صندل
ہادی کا ملانِ دین جو تھا	اُس دلیل قوی کا صندل
بتدی جبکا عقل اول ہر	آج اُس مہتی کا صندل
غیر حق کوئی کچھ نہیں کہتا	واہ کس راستی کا صندل



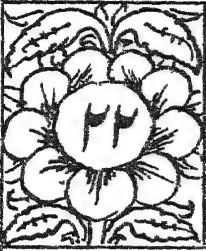
وید میں ای حبیبِ نبین بھی  
عالم بخودی کا صندل ہے



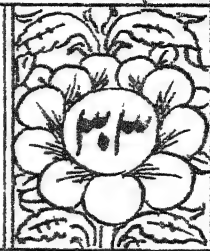
کاشف اسرارِ حق و جلی	قدوہ دین خواجہ محمد علی
تیری عنایت ہو نہیں باغبان	گل سی نیو نگر کھلے دل کی کلی
آج ملا آن کے وہ گلِ عدا	جسکی تھی فرقتیں سدِ بکلی

گلشن فردوس ہر تیری گلی  
گلشن وحدت کی ہو اجب چلی  
بات کیسی نہیں لگتی بھلی

خوشخت نہیں دین میر  
اڑ گئے کثرت کے تماشے تو  
دام محبت میں پھنسا جب دل



واہل محبوب ہو اہم حلیب  
سر سے بلا ہجرت کی کیر ٹلی



جانشین مصطفیٰ کا عرس  
عارفوں کے پیشوا کا عرس  
پادگے مقصد نما کا عرس  
آج اُس حاجت واکا عرس  
خسر و ملک ہدا کا عرس  
اُس صفات مرتضیٰ کا عرس

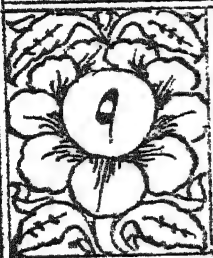
آج محبوب خدا کا عرس  
عاشقوں کے مقصد کا عرس  
جسکو جو کچھ مانگنا ہو مانگ لو  
ہوتے ہیں دارین کے مطلب  
سید والاہم عالی نسب  
جسکے حافظ ہیں محمد اور علی

قد سید نکو و جد حور و نکو جا  
 آشتا کہتے ہیں بڑا پارہم  
 آب ہو گوہر نہیں آب آبرو  
 شمع ایمین سے نیکو روشن خلق  
 حافظ دنیا و دین قطب بین  
 مورچل زلف زلیخا کا بنے  
 جسکے قسمت ہو یہ جلوہ لکھ  
 منزل مقصود کو پہنچینگے ہم  
 پیشوائی کو چلے شاہ و گدا  
 خلق مصروفِ بلاوت ہی تمام  
 خاندانِ حشمت کے روشن چراغ

دھلائیاتِ خدا کا عرس ہے  
 آج اپنے ناخدا کا عرس ہے  
 آج اُس بحرِ صفا کا عرس ہے  
 موسیٰ بلوہ نما کا عرس ہے  
 شرحِ شانِ لافتر کا عرس ہے  
 یوسفِ مگلون قبا کا عرس ہے  
 کاشفِ سرِ خدا کا عرس ہے  
 آج اپنے رہنما کا عرس ہے  
 سب جہان کے پیشوا کا عرس ہے  
 دنیترِ علمِ خدا کا عرس ہے  
 نورِ چشمِ مرتضیٰ کا عرس ہے

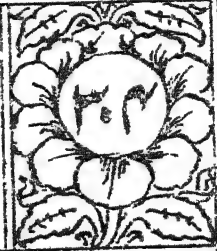


وارث شاہ وگدا کا عرس ہے	اسجگہ سیلا ہر خاص و عام کا
آج ایسے باخدا کا عرس ہے	عاشق باللہ خادم جس کے سین
اسجگہ اُس با صفا کا عرس ہے	آج اپنا شہر خیر آباد ہے
کیونکہ اُس اہل رضا کا عرس ہے	بے تحلف سب ہیں اور غم سر پر



و جہد میں کیونکر نہ آجاؤں حبیب

شاہد رنگین ادا کا عرس ہے



محمد علی خاص تھے ولی سے  
کسے کیا ہماری بی و بھلی سے  
نبی کے دھسے خد کے ولی سے  
ہنایت گذرتی ہر اب سبکی سے  
ہمیں کام کیا مسند محلی سے

ہر فریاد میری محمد علی سے  
براہوں تمھارا بھلا ہونے کا  
میری التجا دم بدم ہر زمان سے  
کلی دکلی کملائی پڑتی نہیں گل  
ملے بوریا بے ریا تیرے کد سے

نخل باغی اگر کوئی اسکی گلی سے

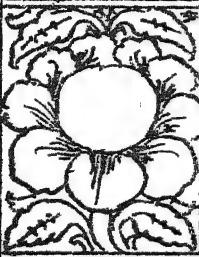
خردمند کو فائدہ عاقلی سے

اگر ایک دم ہوں غافل سے

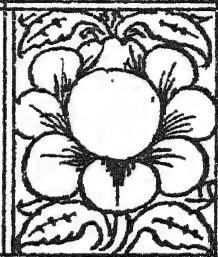
نہو نزع پھول نہ تمہیں سمائے

تولید ہر ہم سیر مجنون ہیں

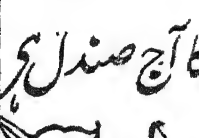
ہو ستر بنیوں کا گردنہ خون



رہ دوست چستی سچیل و حبیب  
بھلا یا رکیونکرے کاہلی سے



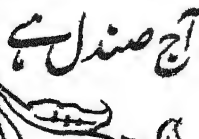
سلیمان زمان کے جانشین کا آج صندل ہے



جہان گلزار ہے سلطانین کا آج صندل ہے



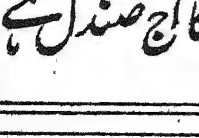
یقیناً حافظِ علم یقین کا آج صندل ہے



سہ برج رضا محرابین کا آج صندل ہے



بھلا کیونکر نہ لاوین کا سہ ہفتاب میں صندل



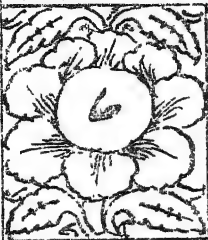
کہ اُس نجمِ حقیقت شمسِ دین کا آج صندل ہے

طریقہ ہر نظم مینہ نسب بھی ہے نظم مینہ  
 ظہورِ دودہ قطبِ زمین کا آج صندل ہے  
 بنادین صاحبِ تمکین بناوین صاحبِ تلون  
 در دریاے ربِّ العالمین کا آج صندل ہے  
 چلو نکاسر کے بل میں بھی حسیب اُس بنم اقدار  
 جنابِ پاک قطبِ عاشقین کا آج صندل ہے

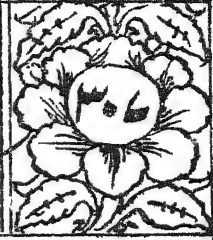
دلا رکھ تو خواجہ سلیمان لی سے  
 عقیدے سے نکلے جو انگلی گلی سے  
 علی سے نبی سے نبی سے علی سے  
 اوسے کام کیا ہر بری اور بھلی سے  
 غرض چھوٹ ہے نہ اسکو گلی سے

دلا رکھ محبت محمد علی سے  
 ہو آتشِ جہنم کی او سپرِ حرام  
 جو کچھ مانگنا ہو تو سن مانگ لے  
 جو عاشق ہو اپیر و مرشد کا پائے  
 سمائی ہی جسمین دہ گلو کی بو

عنایتِ ہر شیخ کی فیضِ حق کا	نہ رومی نہ قلبی نہ سہری علیؑ
خدا یا بچ محمدؐ سے	محبت ہو مجھ کو محمد علیؑ سے



سنا دیکھا جو کوئی مجھ کو حبیب  
کہو نگاہ میں حافظ محمد علیؑ



تصدق یار کے اد پر میری اب جانِ ایمان ہے  
میرے اک جان کیا ہے لاکھ جان سپر قربان ہے  
فراق یار کی تعریف مجھ سے کوئی ست پوچھو  
شبِ دیو بجو ریچھ ہی ہی یہی شامِ غریبان ہے  
شبِ معراج میں صلّ علیٰ ہر اک ملکِ بولے  
عربین رب کا جلوہ ہر بظاہر شکلِ انسان ہے  
لباسِ مختلف میں اتنے کیا کیا حکومت کی

وہی خود فخرِ دین نور محمد شہ سلیمان ہے

تجھے تو سب طرح عابد عبادت کا بھر دسا ہے

مجھے کیا خوف محشر کا مرا حافظ نگہبان ہے

نیو چھو کوئی مجھے کوچہ دلدار کی باتیں

اسی کا نام جنت ہی رہی تو باغِ رضوان ہے

جیسا دل کو اپنے تو سمجھ لے خاص بیٹہ

یہی کعبہ ہی قبلہ ہی خود عرشِ رحمان ہے

ہو دو نوجوانِ مہینہ سنی نامی

دو عالم میں پایا وہی سنی نامی

کر کر عنایت وہ ہم کلامی

ستاتی ہر از بس محبتِ تشنہ کامی

محمد علی شاہ چشتی نظامی

ترے سلسلے میں ہر جس کو غلامی

کروں جد و حال میں ماری ہو

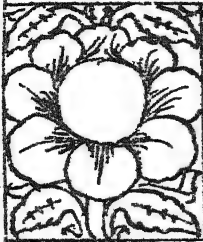
میں ہوں تشنہ دید سیرِ آبِ کعبہ

پریشان خاطر ہوں بآندوین  
 ہو شاہ دگدگ جمع خدمتیں تیری  
 تصدیق تیرے غلامانِ فضا  
 کبھی ہر مرے دلمیں تصویر تیری  
 تو ابرو کی تلوار کا دار مار  
 بجائے ہیں نکالایت کا تیری  
 ہو نام اپنا دفتر میں عیشا کے  
 میں کوتاہ بین بن کے خوف کیا  
 حراز ندگی کا تو پاویں گے ہم  
 ہے رفقا لیے کا دیو نہ جیون  
 مدد سیدی مرشدی مالکی

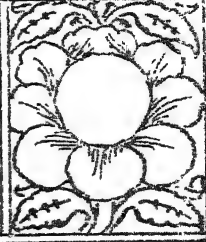
میری سلسلے کی کرو تظامی  
 ادب کے کھڑی ہیں براسلامی  
 رہنشاں دو خرم ہمیشہ تمام  
 جو درد زبان ہے ہر انام نامی  
 چلے سر پہ دشمن کے ضربا می  
 بخاری و بلخی و رومی ستامی  
 نہ باقی ہے جمع الفت میں خامی  
 بڑی ہر تمھاری جناب امی  
 اگر ہو دے مقبول اپنی غلامی  
 مرے دلو بھائی تر خوشنم  
 مرے دیکھو دشمن ہو ہیں نامی

ہر جن لشکر تابع وزیر فرمان

غلام و کنیزک ہین تیر تمامی



حلیب کین پر کرم کیجئے گا  
محمد علی شاہ چشتی نظامی



محبت ہے خواجہ محمد علی کی

بڑنیک قسمت ہے جسکو عزیز

جسے دیتے ہین اُس سے لیتے ہین

کیا دشمنوں کو میرے پایا

نہ عارف نہ کامل ہوں لیکن محمد

جگر شیر کا دیکھ کر آب ہو

دیا اتنا رتبہ جو مجھہ بنو اکو

دلائل قیامت جری سلسلے کو

مودت ہے خواجہ محمد علی کی

ارادت ہے خواجہ محمد علی کی

بچہ عادت ہے خواجہ محمد علی کی

وہ غیرت ہے خواجہ محمد علی کی

نیابت ہے خواجہ محمد علی کی

وہ ہیبت ہے خواجہ محمد علی کی

سناوت ہے خواجہ محمد علی کی

حمایت ہے خواجہ محمد علی کی

خصوصاً مرآۃ الاولاد پر  
 سنو حیدر آباد میں دکن کے  
 عنایات حق سے مر مر پاس رو  
 مریدوں کے ہر شیطان لڑنا  
 مرطوف میں لہان جن ملایک  
 مر مر گھر میں جو دیکھتے ہو عزیز  
 اگر چاہیں ذریکو خورشید کریں  
 مریدوں کو ان کے نہیں جی جی  
 جو میں شاہ ان کے فقیران کو  
 مر مر پاس کچھ جو تم دیکھتے ہو  
 جو ہر متصف و صفا ان کو

حفاظت ہر خواجہ محمد علی کی  
 ریاست ہر خواجہ محمد علی کی  
 امانت ہر خواجہ محمد علی کی  
 وہ دہشت ہر خواجہ محمد علی کی  
 وہ تربت ہر خواجہ محمد علی کی  
 برکت ہر خواجہ محمد علی کی  
 یہ طاقت ہر خواجہ محمد علی کی  
 یہ عزت ہر خواجہ محمد علی کی  
 کرامت ہر خواجہ محمد علی کی  
 یہ دولت ہر خواجہ محمد علی کی  
 خلافت ہر خواجہ محمد علی کی



ولایت ہر خواجہ محمد علی کی

اطاعت ہر خواجہ محمد علی کی

وراثت ہر خواجہ محمد علی کی

کہ صورت ہر خواجہ محمد علی کی

وکالت ہر خواجہ محمد علی کی

اعانت ہر خواجہ محمد علی کی

شفقت ہر خواجہ محمد علی کی

سیکھا کہ قہر ہندو دکن میں

مرید و نپہ فرض اور جہان پر

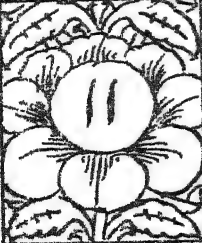
ولایت کرامت سخاوت میں ال

میر و سینہ میں دل میں نخت جلا

خلافت کے لایق نہیں محبو لیکن

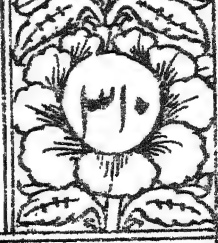
بفضل الہی مرید و نپہ ہر دم

دلا محبہ مادر پدر سے زیادہ



حبیب کین تجھ پہ روزا زل

عنایت ہے خواجہ محمد علی کی



جد اگل سے ایدل کہیں ننگ و بوب

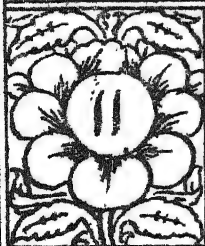
یہ عشق میرا میرا ہو بہو ہے

میرا یا رہر دم میری روبرو

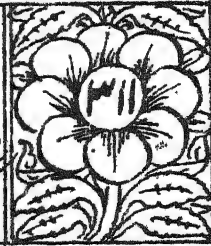
کہا حقے خوش ہو کر معراج کی

وہ ہر پاس سے میری پاس آئے  
 کہا کرتی ہر موج دریا ہر دم  
 ہر الفقر فخری حدیث محمد  
 تصور جافح اقرب کا کیا  
 عجب کیا ہر مستی میں دین الحق  
 میرے پیر حافظ محمد علی بن  
 وہ ابرو قاتل ہر اللہ اکبر  
 جو کئی ہر مین بندہ باطن میں ہو

طلب سکنی اہد تجھ کو کب ہو  
 جو تو ہر سو میں جن میں جن میں  
 کہے بادشاہت کی آب آرزو  
 جسے ہونڈتا تھا وہی رو برو  
 پیادہ سیاتی سر میں سب ہو  
 تو لے نام انکا اگر با وضو  
 تھہ تیغ ہر دم ہر اک گل ہو  
 عجیب بھی انسان کی نیکی ہو



حلیہ گل و جو آیا چمن میں  
 گل و غنچہ مشغول ہا اور ہو



خواجہ حافظ محمد علی کی

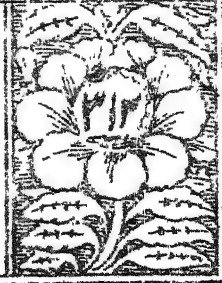
ہر چہ قذیل حق کے ولی کی

جلوہ افروز ہے آیت النور  
 مست پیر و جوان ہوں مکیو نگر  
 دکنی قندیل میں فی الحقیقت  
 شمع افروزِ عالم ہے قندیل  
 بزم آرا عرفان ہے قندیل  
 دست بستہ ملائک ہیں ہمراہ  
 غریب میں بسکی نکلی ہے قندیل  
 کیون نہ خورشید غرقِ عرق ہے  
 ہو حنائت میں جانے کہ دایم

روشنائی ہے ابن علی کی  
 اس میں تاثیر ہے بخود ہی کی  
 روشنائی ہے ہند الولی کی  
 اوس کریم و رحیم و مہج کی  
 شہ سلیمان کیسے پیا روحمی کی  
 اور جلوین ہے صرف شمع کی  
 یاد آٹھون پہر ہے اوس کی  
 ہر جہ قندیل کس نشہ کی  
 دیکھ قندیل جسے خوشی کی

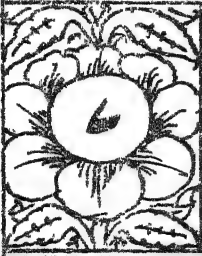


اپ کے عشق میں جان نکلے  
 بھد دعا ہے حبیب علی کی

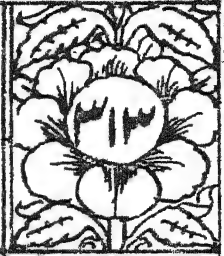


کہتے ہیں دوست مجھ کو حبیب الحبیب  
 لاکھوں کو مرض عشق ہو سکودیکھ  
 مجھ کو کاکوہکن کا سناسب دنیا  
 جو خواجگان چپکے در کا مرید

دربار حافطی کا کچھ ادنیٰ عزیز ہے  
 الحق ہمارا درد کا وہ ہی طبیب ہے  
 یارو ہمارے عسک کا قصہ عجیب ہے  
 اسکو یقین جانو بڑا خوش نصیب ہے



رحم و کرم کا آپ سے امید وار ہوں  
 در پر کھڑا جو بندہ عاجز حبیب ہے

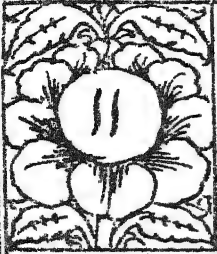


یہ کیا شان عالی محمد علی ہے  
 میری آنکھ سے ایک پل کب جدا  
 مجھے دیکھ کہتے ہیں عاشق شہ  
 حصول مقاصد ہو پڑے جس کے  
 ہوئی جس سے کعبہ میں سر زد کرا

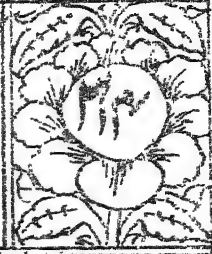
دو عالم کا والی محمد علی ہے  
 جو شکل مثالی محمد علی ہے  
 یہ شکل خیالی محمد علی ہے  
 یہ اسم جمالی محمد علی ہے  
 وہ قطب شمالی محمد علی ہے

وہ شان جلالی محمد علی ہر

عدو کا جگر چاک ہو جاوے



چمک جا اختر حبیب کین کا



وہ بدر کمالی محمد علی ہے

اور ایمان حافظ محمد علی ہے

جو احسان حافظ محمد علی ہے

عجب شان حافظ محمد علی ہے

وہ لمعان حافظ محمد علی ہے

نگہبان حافظ محمد علی ہے

یہ فیضان حافظ محمد علی ہے

یہ فرمان حافظ محمد علی ہے

وہ انسان حافظ محمد علی ہے

سیری جان حافظ محمد علی ہے

ادا کس زبان گروں ستر اید

صفات محمد علی کا ہر مظہر

نجات سے منہ پھیرے برقی لٹا

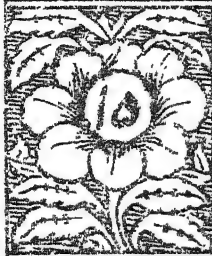
قیامت تک سلسلے کا ہمار

میرے حال پر تم نظر کر دیکھو

نلاؤ عقیدت جو بے شرع ہو

ہر ظاہر میں یہ حقیقت میں ہو

طیب ہوائی دل درمندان	کہ درمان حافظ محمد علی ہر
ہے فخر حبان اور نور محمد	سلیمان حافظ محمد علی ہر



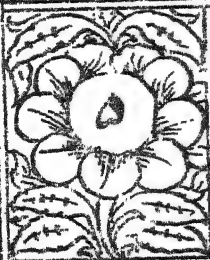
طیب علی خلق کہ تہی ہر جسکو  
وہ دربان حافظ محمد علی ہر



رسول ہر دوسراہین محمد عربی  
ظہور خاص خدایین محمد عربی  
سیرے رسول خدایین محمد عربی  
وہ جان و دل خدایین محمد عربی  
تھارے درگاہین محمد عربی  
چراغ نور و ضیاءین محمد عربی  
تمام زلہ ربایین محمد عربی

شفیع روز جزاہین محمد عربی  
ہواہی اونکی بدولت خدایین محمد عربی  
سحریں ہستی ہونے کیین محمد عربی  
تھارے نام مبارک پہ صفیاءین محمد عربی  
تمام اولیا کل انبیاءین محمد عربی  
تھارے نور پیداہی ہر محل علم  
تھارے خونِ استیلا سے رو بہ ہر

<p>چراغ نور ہدیٰ ہیں محمد عربی ہمارا رہنما ہیں محمد عربی نہیں خدا جدا ہیں محمد عربی کہ خسرو و سہرا ہیں محمد عربی کہ ہر مرض کی دوا ہیں محمد عربی جو کچھ کہوں تو بجا ہیں محمد عربی</p>	<p>وہ ہیں مسیحی ادھی ہیں بدھ جی تھاکر اتھی بولتے پلہ صراہو عزیز و سنت پیغمبر کو جانا تو فرجن گداہیں کچھ پادر کے تمام شاہ و زور مریض عشق کو کیا احتیاج ارو کی خدا نہیں ہوں و لیکن تجھیں خدا کہہ سوا</p>
--	--



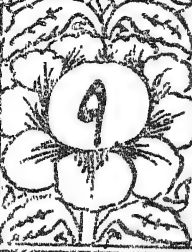
حبیب دین کر خوف و درخشہ کا  
شفیع روز جزا ہیں محمد عربی



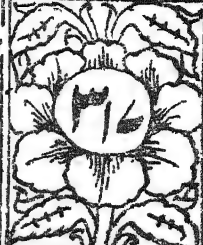
پیالہ ہاتھ میں سینہ میں بکبا بکبا ہے  
حضور دریا ہیں میری مثل حبیب کی ہے  
ہر ایک رتہ میں تاثیر آفتاب کی ہے

نشہ حبیب اساقی تیری شراب کی ہے  
صفا گو نہیں دانت علیہ کی  
ہر اک مرید میں مرشد کی شان ہو

تو آپ اپنے کوس گل سجھ لے بلبل  
کہ دیکھ آئین موجود بوگیا کی ہر



حبیبِ خاکی سہرت نور کو قضیدہ



ہماری خاک کف پاؤں تراب کی ہر

حق سے ملی ہر شکو شاہی نظام دین محبوب الہی  
کرتے ہو سب کی پشت پناہی نظام دین محبوب الہی  
حق کو تنہ راضی کیا سب کچھ تم کو حق نے دیا  
آپ ہو مجمع لطف الہی نظام دین محبوب الہی  
آپ ہو محبوبِ یزدان اور آپ ہو معشوقِ سبحان  
سار کو لی شیتے ہیں گواہی نظام دین محبوب الہی  
حال ہم اپنا کیا بولیں عرصہ کی حاجت کیا پڑھیں  
سبکی ہر شکو اتگاہی نظام دین محبوب الہی



غوث و قطب کا تو ہر امام ہند دکن میں سیر غلام  
 شاہ و وزیر اور جملہ سپاہی نظام دین محبوب الہی  
 کفر کی غلطی و رجحان کی ہر آپنے سب پر روشن ہو  
 ماہ سے لیکے تا ماہی نظام دین محبوب الہی  
 آپ ہو مضر جرج عرفان آپ ہو صبح عین صفا  
 دور ہو سیر دل کی سیاہی نظام دین محبوب الہی  
 سبھی حافظی فخری سلیمانی تیرے در کی ہو کر تہذیبانی  
 تیرے در سے ملی ہر حشمت جاہلی نظام دین محبوب الہی  
 یہ صلیب کین کو کر مقبول بطفیل علی جناب تول  
 تیرے فضل و کرم میں لا ملتا ہنی نظام دین محبوب الہی

ہنیں کوئی سیر یا حافظ چشتی

۱۴

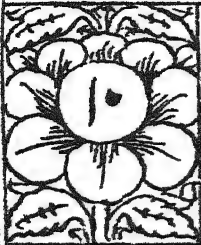
تیرے در کے سوا یا حافظ چشتی

ہوں سب برایا حافظِ حشتی  
 ستارِ عیوبِ گنہگارِ ان  
 اقاتِ سماوی سے ہسکو  
 کشتی ہی بہاری طوفان  
 تو شاہِ ولایت کا پوتا  
 تیرے در پہ ضعیفی آچھنی  
 کر عفو برائے فخر الدین  
 گر سارا زمانہ مجھ سے پھرے  
 دیدار کا تیرے طالب ہوں  
 میں کس سے کہوں بیاری کی  
 سبِ نچ و مصیبت دور ہوئی

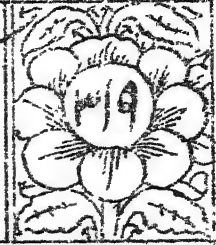
پر ہوں میں تیرا یا حافظِ حشتی  
 دربارِ تیرا یا حافظِ حشتی  
 تو جلد بچا یا حافظِ حشتی  
 تو پار لگایا حافظِ حشتی  
 میں تیرا گدا یا حافظِ حشتی  
 کہاں جاؤں بھلایا حافظِ حشتی  
 میری جرم و خطایا حافظِ حشتی  
 تو مت ہو خطایا حافظِ حشتی  
 صورت تو دکھایا حافظِ حشتی  
 میری کیجے دوا یا حافظِ حشتی  
 جو دل سے پڑا یا حافظِ حشتی

ہوئی مشکل اسکی آسان

جو درد رکھایا حافظِ حشری



کر جسم طیبِ خستہ پر

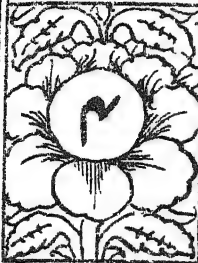


از جبرِ خدا یا حافظِ حشری

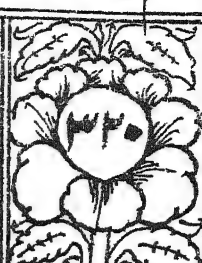
یچہ ہماری التجا ہی خواجہ اقبال  
جو غیاثِ پورین حاضر ہو لاغیا  
جلدِ المشائخ سی سفارش کیجئے  
عرضِ محبوبِ الھی سی مای کر تہین  
رحمۃ للعالمین کے نام پر کچھ دیجئے  
حضرتِ اجہ نظام الدین کے دربار  
زندگیمیں و بعد فنا پائین شیخ  
خادمِ محبوبِ عالمین کے اسلئے

بلکہ اپنا مدعا ہی خواجہ اقبال  
اوسکا مطلب ہو گیا ہو خواجہ اقبال  
روز و شب میری عافیتِ خواجہ اقبال  
رہتا ہکھو ملا ہی خواجہ اقبال  
یچہ بھکاری مئی تختا ہی خواجہ اقبال  
ہمکو کچھ صد ملا ہی خواجہ اقبال  
اسقدر راضی خدا ہی خواجہ اقبال  
ملتی شاہ و گدا ہی خواجہ اقبال

دم میں شکل حل نہ جاتی جاوے گی  
عرض نہ ہو گیا خواجہ قبائل

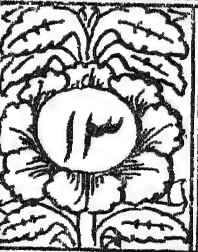


حلیہ کیا ہے حسن اپنا جان  
ادس کو سب کچھ مل گیا خواجہ قبائل

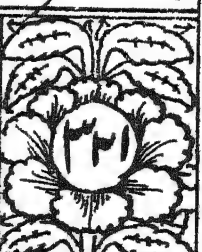


اکھی ماری کی ہمیر بھیہ سر فرازی را  
ہمارا عشق بھی ماری کی بھی بازی ہے  
بلا سے سا بیٹھا اگر نزاری را

سدا حضور ہی وقت دیداری را  
حجاب جو حقیقت کی راہ ملتی ہو  
پلاتا جا مجھ بھر بھر جام حواسی



جناب حضرت حافظ سر عرض کرتے ہیں  
غریب بن سیراد پر کرم نوازی را



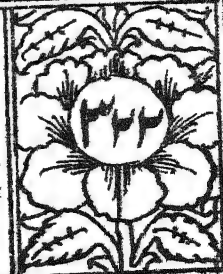
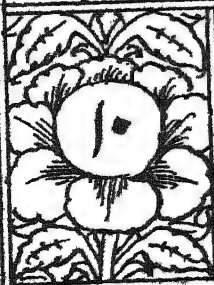
تمہیں حق سے ملی ہی بادشاہی  
نعلی و کمرے دلی سیاهی  
جناب خضر دیتے ہیں گواہی

نظام الدین محبوب الہی  
ہو مجھ پہ رحم سلطان شاہ  
کوئی تمسا ہوا ہر گز نہ ہوگا

ہوئی اس سلسلہ میں سبکی سعیت  
 ستارہ میں مجھے جو لوگ ناحق  
 سراسر درگاہ گنجشکر سے  
 بلا شکر رحمۃ للعالمین ہو  
 نظام الدین میری کشتی سنبھالو  
 ملک فقر اساکینو کج تم ہو  
 نکالو مجھ سے سلطان لہ شاخ  
 بجا اللہ نظامی خاندان کے  
 جہان میں جو ولی دیکھو تو جانو

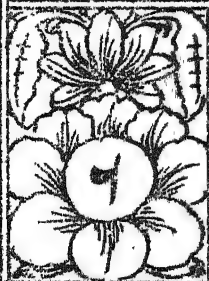
ملی محبوب کی پشت پناہی  
 میں تم سے چاہتا ہوں اونچا  
 ملی ہے آپکو دہلی کی شاہی  
 ہو روشن سے لیکے تاباں  
 میں رہتا ہوں آج و بتا ہی  
 نکیوں ہم پائین الادستگاہی  
 میری دلمین بھری ہو حجابی  
 غلاموں کو ہر دوزخ سے منہای  
 میرے سرکار کا ہر چہ پای

حبیب کترین پر رحم کیجے  
 نظام الدین محبوب الہی

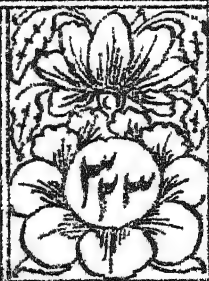


بندہ نوازی ہر فخر دین کی  
 محبوب حق ہیں اس مرتبہ پر  
 ہو فرش مجلس کچھ چشم ز دین  
 بیچار گونج وہ چارہ گزین  
 ہم سے غریبوں تخت گون پر  
 جب بسکراوین لاکھوں لٹاؤین  
 جتنے تھے بیدل اب بدل ہیں  
 عشاق سار ہیں سر شکتے  
 اس سلسلے کُل خادموں میں

اور سر فرازی ہر فخر دین کی  
 عاشق نوازی ہر فخر دین کی  
 و دید یازی ہر فخر دین کی  
 بیکہ کاری ہر فخر دین کی  
 غربا نوازی ہر فخر دین کی  
 کیا پاکبازی ہر فخر دین کی  
 وہ دلتوازی ہر فخر دین کی  
 کیا بین یازی ہر فخر دین کی  
 سوز و گدازی ہر فخر دین کی

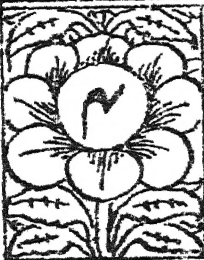


عاجز جلیپ تہ کے اوپر  
 عاجز نوازی ہے فخر دین کی

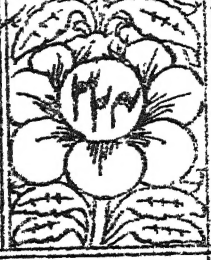


ہزاروں ہی جانِ تجھیہ بان ہے  
تو سلطان ہر ابنِ سلطان ہے  
دو عالم تیرے زیرِ فرمان ہے  
تیرے حکم میں جن انسان ہے  
محمد علی فتحِ دوران ہے

نہ تنہا نقطہ اک مری جان ہے  
یہی کا نہ اس اہی پوتا علی کا  
دیا ہر تجھے حقے اسی حکومت  
کثیر ک ہج رین تو غلامِ غلام  
بچھ کہنے ہیں انسانِ جن یک



نکرو حقِ محشر حبیبِ کین تو  
مدد پر تیری شہِ سلیمان ہے



بنی کے تو آخذ کے ولی  
میرے پیرِ حافظِ محمد علی  
کئے گریہ ستری و قلبی حلی

محمد محمد محمد علی  
علی کے ہیں پوخذ کے ولی  
بغیر از عنایاتِ مرشد کیا ہو



کرم کی نظر ہو ذرا اُسکے اوپر



سک در ہر تیر احیب علی

محمد کا سایہ محمد علی ہے

وہ خاتون جنت کا پوتا ہریش

سندو حافظی جسکا ہر دین و ملت

سندو حافظی ہر میرا دین و ملت

کسیکو نہیں ہر ذرا خوف تھا

تو پڑھتا رہو با و صدق و دل

تو محبوب حق ہے تو معشوق رب

علی کا وصی ہر خدا کا ولی

مجھے رشک دوس اسکی کلی ہے

نہ وہ شافعی نہ وہ حنبلی ہے

کوئی حافظی ہر کوئی حنبلی ہے

یکہ کیسی ہوا اندون میں چلی ہے

تیرا حل مشکل کو نا د علی ہے

تیرا نام حافظ محمد علی ہے

رہے ہمیشہ دایم تمھاری عیت

حبیب علی کی دعا دلی ہے

ایک کسی بچہ میں اب کی جوت

کھکھ کھکھ تھا ہر چہ تلمی جوت





کتابوں مجموعہ کو سی محمد حسین چھوڑ

ساجت ہنسنے عرض کی اور پانی دیا

وہ پیر و سنگیر ہی دو تو جہان کا

حافظ کی شان اور محمد کا شین

آل نبی ہی لخت جگر ہی بتول کا

بخشنش کا حال اور کئی نہ جاننا ہی خوا

رشتہ بہشت اپنی دیکھ گلی جو ہر

کچھ عیاہی مری مراد ولی جو

سلطان ہند خواجہ ہند الہی جو

حضرت علی کا پوتا محمد علی جو

محبوب حق ہی تو اس سر جلی جو

جسکے تین یہ در تو نعمت ملی جو

حافظ ہی وہ تمام مرید و انجاء مرید

مرشد ہی میرا اور خدا کا ولی جو

